صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 29 اگست 2019ء بمطابق 27 ذی الحجہ 1440 ہجری صبح گیارہ بجکر اکتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الۡـكُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ وَاغۡلُظۡ عَلَيۡهِمۡ‌ؕ وَ مَاۡوٰهُمۡ جَهَـنَّمُ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ O يَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوۡا ؕ وَلَقَدۡ قَالُوۡا كَلِمَةَ الۡـكُفۡرِ وَ كَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِهِمۡ وَهَمُّوۡا بِمَا لَمۡ يَنَالُوۡا‌ ۚ وَمَا نَقَمُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ اَغۡنٰٮهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ ۚ فَاِنۡ يَّتُوۡبُوۡا يَكُ خَيۡرًا لَّهُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ يَّتَوَلَّوۡا يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ‌ ۚ وَمَا لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ۔

(ترجمہ): اے نبیؐ، کفار اور منافقین دونوں کا پوری قوت سے مقابلہ کرو اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آؤ آخر کار ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بد ترین جائے قرار ہے۔ یہ لوگ خدا کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے وہ بات نہیں کہی، حالانکہ انہوں نے ضرور وہ کافرانہ بات کہی ہے وہ اسلام لانے کے بعد کفر کے مرتکب ہوئے اور انہوں نے وہ کچھ کرنے کا ارادہ کیا جسے کر نہ سکے یہ ان کا سارا غصہ اسی بات پر ہے نا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا ہے! اب اگر یہ اپنی اس روش سے باز آ جائیں تو انہی کے لئے بہتر ہے اور اگر یہ باز نہ آئے تو اللہ ان کو نہایت دردناک سزا دے گا، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، اور زمین میں کوئی نہیں جو ان کا حمایتی اور مددگار ہو۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ، 'کوئسچنز آور'، کوئسچن نمبر 353، میاں نثار گل صاحب۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

* 353 _ میاں نثار گل: کیا وزیر توانائی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) KPOGCL جب سے بنی ہے، سے لیکر 2018 تک اس کے چیف ایگزیکٹیو بمعہ تمام سٹاف کی تنخواہ عہدہ اور جس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں، کی تفصیل ایئر وائز علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا)(تفصیل اسمبلی کو فراہم کر دی گئی)

Mr. Speaker : Supplementary, please.

میاں نثار گل: شکریہ، جناب سپیکر! ایک تو آپ کو یہ مبارک باد دیتا ہوں کہ شکر الحمد للہ جنوبی اضلاع میں آئل کے دو کنویں اور بھی کامیاب ہو گئے، اس ملک کیلئے، اس صوبے کیلئے یہ کامیابی کی نشانی ہے، تیل اور گیس سے بھرے ہوئے ذخائر، جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کے پی او جی سی ایل جب سے بنی ہے، سے لیکر 2018 تک اس کے چیف ایگزیکٹیو بمعہ تمام سٹاف کی تنخواہ، عہدہ اور جس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں، کی تفصیل ایئر وائز علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر! ایک تو مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ کب سے بنی ہے، یہ 2012 سے بنی ہے، دوسری جناب سپیکر! یہ سٹاف جو دیا گیا ہے، میں کسی ضلع پہ وہ نہیں کرتا ہوں، ہمارے لئے پورا صوبہ ایک ہے لیکن جدھر وسائل ہوں، آج بھی انرجی اینڈ پاور کی ایک سٹیٹمنٹ آئی ہے کہ پینتالیس ہزار بیرل تیل، چار سو ایم ایف سی بی گیس اور ایک ہزار ٹن ایل پی جی ہم روزانہ پیدا کر رہے ہیں جناب سپیکر! یہ لسٹ آپ دیکھ لیں پانچ پیجز ہیں، اس میں ڈسٹرکٹ وائز لکھا ہوا ہے، میرے لئے ایبٹ آباد کا آدمی قابل احترام ہے، میرے لئے مردان کا بھی قابل احترام ہے لیکن جنوبی اضلاع وسائل سے بھرا ہوا ہے، اگر ان لوگوں کو سر وسز نہ ملیں تو پھر استحصال پیدا ہوتا ہے، محرومی پیدا ہوتی ہے اور دوسرا سوال میرا مطلب یہ تھا کہ اس ڈیپارٹمنٹ نے سات سال میں اربوں خرچ کئے ہیں، او جی ڈی سی کام کر رہی ہے، ویلز کامیاب ہو رہے ہیں، Mole کام کر رہی ہے، ویل کامیاب ہو رہے ہیں، اس کمپنی نے سات سال میں ایک کنواں ابھی تک نہیں کھولا ہے اربوں خرچ کر کے، سوال کا مطلب جناب سپیکر! یہ ہوتا ہے کہ ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ اسمبلی میں ریفر ہو جائے لیکن ہمارا مطلب یہ ہے کہ یہ وسائل پورے صوبے کے ہیں، یہ کمپنی اتنے وسائل خرچ کرتی ہے، ایک لاکھ، دو لاکھ، تین لاکھ، یہ تفصیل آپ دیکھ لیں، یہی 2012 میں میں اسمبلی ممبر تھا، یہ لیجسلیشن ادھر ہوئی تھی، آج 2019 ہے، سات سال کا بڑا عرصہ

گزر گیا،اس کمپنی نے ایک ویل کامیاب نہیں کیا،جناب سپیکر!میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں آپ کی وساطت سے کہ اس کمپنی کا تھوڑا گائیڈ لائن سیدھا کر لیں، ان کو فیلڈ پہ نکال دیں اور ان کو جوابدہ کر لیں کہ اس علاقے کے لوگوں کو بھرتی کریں،ادھر انجنیئرز بھی ہیں،ادھر اچھے لوگ بھی ہیں،پوراصوبہ ہمارا ہے لیکن جنوبی اضلاع کا تو استحصال ہو رہا ہے،Mole سروس نہیں دے رہی،او جی ڈی سی نہیں دے رہی،جب اپنا کے پی او جی ڈی سی بھی نہیں دے گا،پرسوں دھرنا ہوا تھا،تین دن کوڑی پلانٹ پہ،اس وجہ سے کہ لوگوں کو روزگار نہیں مل رہا تھا،صرف میرا مطلب یہ تھااور میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور یہ بھی کہتا ہوں کہ اللہ کرے کہ اربوں کے وسائل پڑے ہوئے ہیں کہ نکلیں اور ملک بڑا کامیاب ہو لیکن انسٹرکشنز دیدیں اس کمپنی کو کہ خدا کیلئے دفتر میں نہ بیٹھیں،فیلڈ پر نکلیں،سروے کریں اور ڈرلنگ شروع کر لیں کہ اس صوبے کو فائدہ ہو۔ تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: Thank you. Who will respond? Energy and Power.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر اطلاعات)</u>: On behalf of Minister for Energy and Power،جناب سپیکر!معزز ممبر نے جو بات کی،ان کے Grievances اپنی جگہ،ظاہر ہے وہ لوکل ہیں اور ان کی Expectations بھی زیادہ ہوں گی لیکن انہوں نے جو کوسچن مانگا تھا،اس کا پوری ڈیٹیل سے جواب دیا گیا ہے،Properly جو کوسچن انہوں نے کیا تھا،اس کے علاوہ اور بھی اگر ان کا کوئی وہ ہے تو

<u>جناب سپیکر</u>: ان کا یہ کہنا ہے کہ گورنمنٹ کے پی او جی ڈی سی ایل کو انسٹرکشن دے کہ ایک تو یہ کہ چونکہ کرک ڈسٹرکٹ سے یہ آئل نکلتا ہے وہاں کے لوگوں کو Priority دیں اور نمبر دو،ان کا کہنا ہے کہ یہ کوئی خاص کام نہیں کر رہے ہیں، دفتروں میں بیٹھے ہوئے ہیں،انہیں گورنمنٹ انسٹرکشن دے کہ باہر نکلیں اور فیلڈ میں جاکر کام کریں۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: میں سر،اسی پہ آ رہا ہوں، میں نے جیسے کہا کہ وہاں بڑا Potential ہے اور اللہ کے فضل سے میں ان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں اور پورے ہاؤس کو مبارک دیتا ہوں کہ ابھی ایک نیا ذخیرہ دریافت ہوا ہے،تو یہ بڑا زبردست ایریا ہے اور میرے خیال سے ہمیں ان کو تو مثالی بنانا چاہیئے،کرک ہے یا کوہاٹ یا جو Near جتنے بھی ڈسٹرکٹس ہیں،جہاں سے ہمیں یہ قیمتی ان کے ریسورسز مل رہی ہیں،تو ان کو تو زیادہ Priority دینی چاہیئے،تو اس کے ساتھ بالکل میں اتفاق بھی کرتا ہوں اور ان شاءاللہ جو بھی ان

کےGrievances ہونگے،وہ جس کے پی ایجنسی کے حوالے سے جوبات کر رہے ہیں، بالکل ان کو زیادہ محنت کرنی چاہیئے، زیادہ کام کرنا چاہیئے،اس حوالے سے بالکل گورنمنٹ آپ کے ہر مشورے کو اہمیت بھی دے گی اور ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کی بات مانیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، کوسچن نمبر 331، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

*331 _ محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ: کیا وزیر توانائی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا)KPOGCL میں گزشتہ پانچ سالوں میں کتنے افراد بھرتی کئے گئے ہیں، بھرتی شدہ افراد کی تفصیل بمعہ اخباری اشتہار، ٹیسٹ وانٹرویو، میرٹ لسٹ، کیڈر و سکیل وائز اور ان بھرتی شدہ افراد پر سالانہ خرچے کی تخمینہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان(وزیر اعلیٰ): (الف) گزشتہ پانچ سالوں میں KPOGCL نے مختلف شعبوں میں 474 بھرتیاں کی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 81 ہے جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی ہے۔

کنٹریکٹ پر بھرتی ہو کر ملازمت چھوڑنے والے ملازمین کی تعداد 30 ہے جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی ہے۔

موجودہ ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے افراد کی تعداد 113 ہے جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی ہے۔

ڈیلی ویجیز ملازمین جنھوں نے مختلف ٹاسکس پر کام کیا اور اس کی تکمیل پر چھوڑ گئے، 250 ہے جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ کنٹریکٹ پر بھرتی شدہ افراد کی تفصیل بمعہ اخباری تراشہ اشتہار، ٹیسٹ وانٹرویو، میرٹ لسٹ، کیڈر و سکیل وائز ایوان کو فراہم کر دی گئی ہے۔

جبکہ بھرتی شدہ افراد پر سالانہ خرچہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	خرچہ
2013-14	13,530,842/-
2014-15	. 51,000,175/-
2015-16	. 75,214,361/-
2016-17	. 168,514,480/-
2017-18	. 210,838,894/-

. 126,263,691/-	2018-19

Mr. Speaker : Supplementary, please.

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں نے جو سوال کیا تھا تو اس میں میں نے کافی ڈیٹیل سے ان سے مانگا تھا کہ آپ مجھے ڈیٹیل دے دیں، اخباری اشتہارات ہیں جو انہوں نے انٹرویو، میرٹ لسٹ، کیڈر وائز جو بھرتی شدہ افراد ہیں اور سالانہ جو خرچے کا تخمینہ ہے، ایک تو انہوں نے مجھے جو نام وغیرہ دیئے ہیں کہ کتنے لوگ انہوں نے اپوائنٹ کئے ہیں، باقی جو ڈیٹیل کا میں نے سوال میں کہا تھا، اس کا جواب مجھے نہیں دیا اور دوسری سائڈ پہ انہوں نے بات کی ہے کہ جی ہم نے جتنے لوگوں کو بھرتی کیا تھا، اس میں سے جو ٹاسک ختم ہوا تو وہ چھوڑ گئے ہیں تو پھر اس میں جب انہوں نے مجھے یہ بھرتی شدہ افراد کا جو سالانہ خرچہ ہے، اس میں اگر آپ دیکھیں تو 14-2013 میں یہ 13 کروڑ Something ہے اس کے بعد 15-2014 میں 51 کروڑ اور پھر 16-2015 میں 75 کروڑ اور اسی طریقے سے آپ دیکھیں کہ پانچ سالوں میں یہ 21 پرسنٹ اس میں اضافہ ہوا ہے، اگر آپ لوگ ایک پراجیکٹ کو تکمیل تک پہنچاتے ہیں اور آپ ان کو پھر وائنڈ اپ کر دیتے ہیں تو پھر اس حوالے سے آپ کا جو خرچہ ہے تنخواہوں کی مد میں تو اس میں 21 پرسنٹ اضافہ ہوا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ انہی لوگوں کو کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ جو ریٹائرڈ ملازمین ہیں تو ان کو دوبارہ بھرتی کیلئے آپ لوگوں نے کیا Criteria رکھا تھا کہ آپ نے ریٹائرڈ لوگوں کو دوبارہ لاکھوں کی سیلری ان کو دیتے ہیں تو کیا اس صوبے میں ہمارے جو اتنے زیادہ نوجوان بے روزگار ہیں تو کیا ان کیلئے یہ آپ نہیں کر سکتے، ان کو Space نہیں دے سکتے تھے؟

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، جی میاں نثار گل صاحب، سپلیمنٹری۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! اچھا اس دوسرے سوال میں جواب خود بخود آ گیا ہے، میں نے جو سوال اٹھایا تھا، میں نے لسٹ مانگی تھی لیکن شگفتہ بی بی نے پورے خرچے اخراجات، وہی بات آ گئی کہ منسٹر صاحب کو ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ پر ہم Criticism کر رہے ہیں، پیسہ اس صوبے کا ہے، اس ملک کا ہے، ایک ادارہ اربوں خرچ کر رہا ہے، کمپنیاں ایک سال میں ویل کامیاب کروا رہی ہیں لیکن یہ ادھر پشاور میں بیٹھے ہوئے ہیں، اب دوسرا سوال، میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ اس پر کتنے ارب خرچ ہوئے ہیں، یہ ذرا Calculate کر لیں، ہمیں Satisfaction کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ کمپنی فیلڈ پہ نکلے اور کام شروع کر لے، آپ دیکھ لیں، اربوں خرچ ہوئے ہیں، اربوں۔

جناب سپیکر: بالکل جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ)(جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): جناب سپیکر! معزز ممبران جب کوئسچن کرتے ہیں اور ان کو پوری ڈیٹیل دینے میں محکمے کا کافی ٹائم بھی لگتا ہے اور کافی محنت ہوتی ہے، میں خود بھی رات کو سٹڈی کر رہا تھا، تو انہوں نے جو کوئسچن کیا ہے، اس کا جواب تو ملا ہوا ہے، اب یہاں یہ دوسرا کوئسچن لے آتے ہیں، میری گزارش ہے کہ چونکہ یہ کیس Already نیب کے پاس ہے اور نیب اس پر انکوائری بھی کر رہا ہے تو میرے خیال سے نیب پہ چھوڑ دیا جائے، جب انکوائری مکمل ہو گی کہ وہ کیا نکالتے ہیں، اس کے بعد بھی پھر اس پہ، کیونکہ ابھی ہم اگر کمیٹی بھی بنالیں تو Already نیب کے پاس یہ پورا اس کا کیس نیب کے پاس ہے، وہ اس کی انکوائری بھی کر رہا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ میرے خیال سے میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس میں ایسی کوئی بات ہے نہیں، جو آپ نے ڈیٹیل مانگی ہے وہ پوری ڈیٹیل موجود ہے، کہیں بھی آپ کو کنفیوژن ہو تو آپ بتادیں، میں اس کو کلیئر کردوں۔

جناب سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب! بالکل منسٹر صاحب نے جو بات کی، ہماری ایسی کوئی ذاتی بات نہیں ہے اور آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ اس کو Already نیب اور اس میں بہت زیادہ ایشوز ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم اس کو اسمبلی میں لیکر آئے ہیں، تو میری گزارش ہے کہ اس کو آپ کمیٹی میں ریفر کر دیں اور جو ڈیٹیل جو چیز میں نے مانگی تھی، وہ نہیں ہے اس میں کیونکہ آپ دیکھیں اس میں میں نے جو ایڈورٹائزمنٹ کی بات تھی تو ایک اخبار کا انہوں نے حوالہ دیا ہے تو کیا آپ جب کسی بھی جاب کیلئے یا کوئی Apply کرتا ہے تو وہ ایک ہی اخبار میں دیتا ہے، تو یہ تمام چیزیں، جو جواب ہے، اس میں نہیں ہیں تو Kindly اس کو آپ ریفر کریں تو اس کو ہم کمیٹی میں   ڈیٹیل سے ڈسکس کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):   جناب سپیکر صاحب! اس پہ ایک ایگریمنٹ ہے کہ جتنے بھی نان ٹیکنیکل لوگ ہیں، وہ مقامی لوگ بھرتی کئے جائیں گے اور یہاں پر لسٹ ہے، میں نے تو کوشش کی میں تھوڑا سا 'سوری' لیٹ آیا یہاں پر، جو مجھے ذاتی طور پہ بھی معلومات ہیں، چونکہ میں جب فیڈرل گورنمنٹ میں منسٹر تھا اس وقت سٹینڈنگ کمیٹی میں اٹھایا تھا، ابھی اس ایگریمنٹ کی Violation ہو رہی

ہے اور اس میں اکثریت کے لوگ جو ہیں وہاں پر جو لوگ آجاتے ہیں، وہ اپنے اپنے علاقوں سے اور اس کے جو ہیڈ ہوتے ہیں، ان کا زیادہ تر تعلق ہمارے علاقوں سے نہیں ہوتا، وہ تقریباً زیادہ تر پنجاب سے، سندھ سے یا کسی دوسرے علاقوں سے آتے ہیں، تو میری آپ سے گزارش ہو گی اور شوکت یوسفزئی صاحب نے چونکہ اس پہ بات بھی کی کہ اس کو جی کمیٹی کے حوالے کریں، اس راستے کو اس اسمبلی نے بند کرنا ہے، چونکہ مجھے معلوم ہے اس پروانشل اسمبلی کی یہاں پر کے پی، او جی ڈی سی ایل وہ فیڈرل گورنمنٹ کا ایک ادارہ ہے لیکن یہاں سے ہم جب اس کو دیکھیں گے کہ اس میں غیر مقامی افراد کیوں بھرتی ہیں اور وہاں پر غریب لوگ کراچی جاتے ہیں، دبئی جاتے ہیں، جو ملک کے کونے کونے میں جاتے ہیں یہ ہمارے وہ ایریاز ہیں، جس طرح ہمارا کوہاٹ ہے جی، ہنگو ہے، کرک ہے، ابھی سدرن ڈسٹرکٹ کا ایریا ہے اس میں بھی ابھی ان شاء اللہ آئل نکل رہا ہے، بنوں ہے، لکی مروت ہے، ٹانک ہے، ڈی آئی خان ہے تو گورنمنٹ کیلئے میرے خیال میں اس میں اتنی پیچیدگی نہیں ہو گی، اگر زیادتی ہے تو آپ کے صوبے کے ساتھ ہے تو اس زیادتی کا یہی صوبائی اسمبلی ذمہ دار ہے اور یہی صوبائی اسمبلی اس کو روکے گی، تو میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی بھیج دیں اور صرف اس میں یہ دیکھیں کہ ان افراد کو کس نے یہاں پر بھرتی کیا اور وہ ایگریمنٹ بھی ساتھ لایا جائے جو کہ میرے وقت ہوا ہے، میں سی ایم تھا، یہاں پر جو بھی 'نان ٹیکنیکل' لوگ ہیں، لسٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ٹیکنیکل لوگوں میں بھی اگر وہاں کے مقامی لوگ ہیں تو ان کو ترجیح دی جائے گی، تو میری آپ سے بھی گزارش ہے اور گورنمنٹ سے بھی گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں کہ مستقبل کے لئے ہم اس کا تدارک کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات)</u>: کافی Deliberation پہلے بھی ہو چکی ہے، یہ جو انہوں نے بات کی بڑی Genuine بات ہے کہ ایک جگہ آپ کا پراجیکٹ ہے اور لوگ آپ باہر سے لاکر وہاں پر بھرتی کریں اس چیز کے تو ہم خود بھی خلاف ہیں، یہ پہلے بھی اس پر Deliberation ہو چکی ہے، پانچ تاریخ کو دوبارہ انرجی اینڈ پاور میں ان کے کوہاٹ ڈویژن کے جتنے بھی ایم پی ایز، ایم این ایز ہیں، ان کو وہاں بلایا گیا ہے، تو میرے خیال سے اس میں جو بھی فیصلہ ہوا، ہمیں تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر لوکل لوگوں کا حق ہے، میں اس چیز کو تسلیم کرتا ہوں اور میرے خیال سے ہونا بھی چاہیئے، تو اس پر تو کوئی دو

رائے ہے نہیں۔ جہاں تک شگفتہ بی بی کی بات ہے تو میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کیونکہ دیکھیں Parallel چیز آ جائے گی، ایک Already نیب اس پر پتہ نہیں کہاں وہ پہنچا ہے، کیا کر رہا ہے؟ اب دوبارہ ہم یہاں سے سٹارٹ کریں گے تو تھوڑی سی وہ ہو جائے گی، میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ ان کو کمپلیٹ ہونے دیں اس کے بعد اگر آپ کا کوئی ہو تو بالکل۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف) آپ نے ان کا حق بھی تسلیم کیا۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جی بالکل۔

قائد حزب اختلاف: اور ہم اس کی سپورٹ میں صرف اتنا ہی بتائیں گے جو فیڈرل گورنمنٹ کے ایم این ایز کی جو کمیٹی ہے، وہاں پر میرا بیٹا بھی اس میں ہے لیکن یہاں پر ہم اس کو سپورٹ دے سکتے ہیں؟ جو ہماری سٹینڈنگ کمیٹی ہے، اس کو بھی ادھر ہم لکھ دیں گے اور اگر زیادتی ہے تو ہم او جی ڈی سی ایل کو بھی لکھ دیں گے، وفاقی منسٹری کو بھی لکھ دیں گے اور ہم اس کمیٹی کو بھی ارسال کریں گے، تو میرے خیال میں اس میں کوئی قباحت نہیں ہو گی جی اور میرے خیال میں یوسفزئی صاحب تقریباً اس سے اتفاق رکھتے ہیں۔

وزیر اطلاعات: میں یہ کہتا ہوں سپیکر صاحب! کہ پانچ تاریخ تو گزرنے دیں ناں، پانچ تاریخ کو وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں، اس کے بعد دیکھ لیں گے کیونکہ اسمبلی میں کسی وقت بھی یہ کوسچن اٹھا سکتے ہیں، پوائنٹ آف آرڈر پر آ سکتے ہیں، یہاں پر تو کوئی پابندی بھی نہیں ہے ناں، آپ کسی وقت کسی بھی چیز پر بھی پوائنٹ آف آرڈر پر آ سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: مجھے تو جب شوکت یوسفزئی صاحب اخبار چلاتے تھے "سرخاب" تو وہ تو کوشش کرتے تھے کہ کسی کے ساتھ ناانصافی ہو گی تو وہاں پر وہ سرخی دیتے کہ مقامی لوگوں کے ساتھ وہاں پر تکلیف ہے، ابھی وہ منسٹر بن کر کتنا تبدیل ہوا ہے کہ اگر وہ ابھی نہیں چاہیں گے تو یہ تو عجیب سی بات آ رہی ہے سپیکر صاحب! میں تھوڑا سا آپ کا وقت لوں گا، بڑے ادب کے ساتھ، یہاں پر مجھے پتہ نہیں تھا، کل ہمارے فنانس منسٹر کھڑے ہو گئے، اس وقت تک مجھے علم نہیں تھا کہ پی آر ٹی پر وہاں اگر ٹی وی چینل والے جاتے ہیں، اخبار والے جاتے ہیں تو ہم اس کو نہیں روکتے، مجھے پتہ نہیں تھا کہ وہ کیوں کہہ رہے ہیں، باقی جب یہاں پر میں نے دیکھا تو ہمارے جتنے بھی صحافی تھے، وہ نہیں تھے اور پھر اس کے جتنے سینیئرز ہیں، وہ میرے چیمبر میں آ گئے، میاں صاحب گئے تھے اس کے پیچھے اور پھر میں اس کے بعد گیا، مجھے حیرانگی

ہوئی، پوری اپنی لائف میں میں نے اس طرح نہیں دیکھا ہے کہ 'سماء' ٹی وی چینل والے گئے ہیں وہاں پر، چونکہ ابھی اس میں مزید تبدیلی آ رہی ہے، کہیں پر ٹرن نہیں ہے، ابھی دوبارہ ٹرن بناتے ہے، کہیں پر تنگ ہیں وہاں پر دوسرا گارڈر لگا رہے ہیں تو وہ 'سماء' والے اس کی فوٹو لے رہے تھے اور جب 'سماء' والے فوٹو لے رہے تھے تو وہاں پر ایک سکوارڈ بیٹھا ہے جو کہ اس کی وردی پی ڈی اے کی نہیں ہے، اس کو میرے خیال میں جو Terrorist کے خلاف گارڈ ہے، اس کا یونیفارم ہے، تو وہ گئے اور انہوں نے بندوقوں سے، کلاشنکوف سے، 'سماء' والوں کو مارنا شروع کیا، اس کو مارا پیٹا وہ صحافی بے چارے چلے گئے شہرام خان کے پاس، شہرام خان نے اس کو بڑا پیار دیا اور اس کو کہا کہ میں ہدایات دیتا ہوں، آپ جائیں گے بھی اور رپورٹ بھی درج ہو گی اور اس کے خلاف بھی سنے گا، دوسرے دن ایک دوسرا چینل گیا، اس کو بھی مارا پیٹا گیا، تیسرے دن اور چینل گیا، اس کو بھی مارا پیٹا گیا اور آخر میں اس میں ایک صحافی کا بازو ٹوٹ چکا ہے، ہڈی Fractured ہے، جب وہ ہسپتال گیا، وہاں پر اس کے ٹیسٹ ہوئے، ایکسرے کئے گئے تو صحافیوں نے مجھے بتایا کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ڈاکٹروں کو ہدایات ہیں کہ آپ اپنی Opinion نہیں دیں گے کیونکہ Fractured ہے، سیریس ہے تو پھر وہ گرفتار ہوں گے، صحافی یہاں سے واک آؤٹ کر گئے، میرے پاس آ گئے، میرے پاس فضل الٰہی صاحب بھی آ گئے، یہاں پر ایم پی اے ہے، ایک دوسرے ساتھی بھی آ گئے، میں نے فون کیا اور فضل الٰہی صاحب نے بھی فون کیا سیکرٹری ہیلتھ کو، میں نے سیکرٹری ہیلتھ کو کہا کہ سیکرٹری صاحب! آپ اور فضل الٰہی صاحب جب بات کر رہے تھے تو سیکرٹری صاحب اس کو کہہ رہے تھے کہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ چونکہ ابھی جو ہماری نئی ایم ٹی آئی بنی ہے، ایم ٹی آئی ہمارے کنٹرول میں نہیں ہے اور لاؤڈ سپیکر کھلا ہے، فضل الٰہی صاحب کا، میں نے کہا مجھے دے دو، میں نے سیکرٹری ہیلتھ کو کہا کہ جناب! اگر واقعی آپ کے کنٹرول میں نہیں، چونکہ اس سیکرٹری ہیلتھ نے مجھے بھی بتایا تھا کہ یہ ہمارے کنٹرول میں نہیں آتے، تو پھر ہم نے اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بلایا اور کنٹرول بھی کیا، ادھر ابھی وہاں پر پھر اس نے کہا کہ ہم نے یہی ہدایات نہیں دی ہیں لیکن صحافی مجھے بتا رہے تھے کہ میسج بھی گیا ہے ادھر کہ نہیں دیں گے، اس کے بعد سیکرٹری ہیلتھ نے کہا کہ آ جائیں اور اس آفیسر سے ملیں، وہ اسلام آباد میں تھا اور میں نے صحافیوں کو کہا، فضل الٰہی صاحب بھی تھے اور وہ ادھر چلے گئے، ابھی اگر ہم نے جو دیکھا تھا کہ ممنوعہ علاقے وہ علاقے ہوتے ہیں جہاں پر ہمارا ایٹمی پروگرام ہوتا ہے جس کا فوٹو لینا منع

ہوتا ہے، ہمارا وہ کینٹ کا ایریا ہوتا ہے جس میں فوٹو لینا منع ہوتا ہے اور پہلے بھی ہے، ابھی بی آر ٹی پر بات بھی یہاں پر نہیں ہو سکتی، ہم اس کے لئے کمیشن کی بات کر رہے ہیں، وہ بھی نہیں مان رہے، صحافی جب جاتے ہیں اور فوٹو لیتے ہیں، اس پر بھی پابندی ہے، تو میرے خیال میں جی یہ کیا ہو رہا ہے؟ اسی طرح اگر سٹینڈنگ کمیٹی سے بھی آپ چھپا رہے ہیں ان لوگوں کو، اس میں آیا ہے کہ اس میں باہر کے لوگ ہیں، تو میرے خیال میں آپ سے تھوڑی میری گزارش ہے کہ اس اسمبلی کا حسن آپ سے بنتا ہے، اس کا وزن آپ سے بنتا ہے، جس کام کو آپ خود دیکھیں کہ اس میں زیادتی ہے، تو آپ کے پاس اختیار ہے، بغیر گورنمنٹ کے مانے ہوئے بھی آپ اس پر رولنگ دے سکتے ہیں کہ آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں اور آپ اس کو ادھر کریں۔ میرے تو ذہن میں نہیں تھا، میں نے تو کل صحافیوں کو منانے کی کوشش کی ہے، یہ سامنے بیٹھے ہیں، اگر اپوزیشن کے پاس وہ اس طرح آتے تو ہم اس کو کہتے کہ ابھی آپ بھی نکلیں، ہم بھی نکلیں گے، لیکن ہم نے ایک راستہ ڈھونڈنا تھا، تو اس میں جناب! آپ سے میری ایک گزارش ہے کہ آپ اپنے اختیار کو، کبھی کبھی آپ ایسی بات پر بھی غصے ہوتے ہیں جو اس میں زیادہ تر مجھے غصے کی بات نظر نہیں آتی لیکن اصلی جو بات ہوتی ہے، اس پر کبھی کبھی آپ غصہ بھی دکھا دیں، رولنگ بھی دے دیں اور آپ کی چیئر کا بڑا احترام ہے، اپوزیشن کے پاس بھی ہے، اور ان کے پاس بھی ہے، وہ مانیں گے، ہم بھی آپ کا احترام کرتے ہیں اور گورنمنٹ بھی مانے گی۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، درانی صاحب جی شہرام خان صاحب۔

<u>جناب شہرام خان (وزیر بلدیات):</u> شکریہ جناب سپیکر! لیڈر آف اپوزیشن نے بات کی، یہ واقعہ ہوا بی آر ٹی کے اوپر اور جب پہلا ہوا، میں اسلام آباد میں تھا، مجھے بتایا گیا، میں نے اس کو پھر اسی وقت میرے خیال سے Sunday تھا اور اس وقت تک رپورٹ نہیں ہوا تھا لیکن میری میڈیا کی ٹیم نے مجھے بتایا تھا اور میں نے اسی وقت ڈی جی کو ہدایت دے دی تھی کہ جو بھی ہے اس کے ساتھ سخت کارروائی کی جائے۔ دوسری بار جب پھر ہوا وہ Already admit تھا، All the media کے سارے بھائی ہیں اور ان کی پوری ٹیم تھی، ان کو میں نے بلایا بھی تھا، میرے ساتھ آئے تھے اور حکومت کی طرف سے بات میں نے کلیئر کی کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے جس کو ہم چھپائیں، رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ کے تحت ہر چیز بالکل اوپن ہے، کسی نیچے کنٹریکٹر نے یا اس کے گارڈ نے جو بھی ہے، اس نے پتہ نہیں کیا اس کو سوچا کہ اس ویڈیو بنانے

کی اس کو اجازت نہیں دی، اس کو روکا گیا، اس کے ساتھ زور زبردستی کی گئی، اس کی میں مذمت بھی کرتا ہوں اور میں کر بھی چکا ہوں، سارے میڈیا کے بھائیوں کو پتہ ہے، پھر ڈی جی (پی ڈی اے) سے میں نے بات کی اور وہ باقاعدہ ان کے ساتھ گئے، ان کے ساتھ انہوں نے میٹنگ بھی کی جو تین بندے ہیں کیونکہ وہ ہمارے اپنے بندے نہیں ہیں، وہ کنٹریکٹر کے بندے ہیں یا کسی کمپنی کے تھے، واچ مین تھے، اس کو سسپنڈ کیا، ان کو نوکری سے نکالا ہے، میں نے ان کو یہ بھی کہا ہے کہ آپ کا Right ہے، اگر آپ کو چوٹ لگی ہے، آپ سمجھتے ہیں آپ بالکل ایف آئی آر بھی درج کر سکتے ہیں، میں نے اس حد تک اپنے میڈیا کے سارے بھائیوں کو کہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں پھر فلور آف دی ہاؤس کہنا چاہتا ہوں کہ ہر بندے کو اجازت ہے کہ وہ جائے ویڈیو بنائے، میسج کرے جو بھی کرے، میں نے میڈیا کے بھائیوں کو یہ کہا تھا کہ جب آپ جائیں اور میں نے اپنی ٹیم پی ڈی اے کو بھی کہا کہ اگر یہ آئیں اور آپ سے رابطہ کریں تو آپ ضرور ان کو Accommodate کریں کیونکہ اگر یہ رپورٹ بنائیں گے اور ان کو انفارمیشن دیں گے تو ان کی یہ Informative report ہو گی، اگر یہ رپورٹ بنائیں گے اور وہ One sided ہو گی، تو ان کی اپنی رپورٹ جو ہے اس پر پھر کوئسچن مارک کیا جائے گا، تو اسی حوالے سے ان کی رپورٹ کو Credible بنانے کے لئے میں نے تجویز دی اور میں نے اپنی ٹیم کو بھی بتایا کہ جب بھی آئیں، بالکل ان سے ملیں، ان کو گائیڈ کریں، ان کی Help کریں، ان کو Inform کریں، اس میں کوئی دورائے نہیں ہیں، جو ہے وہ ہے اور یہ ایک اچھا کام کر رہے ہیں، اس کے ذریعے ہمیں بھی انفارمیشن ملتی ہے، ہمیں بھی میڈیا کے تھرو ایسی چیزوں کا پتہ چل جاتا ہے جو ہماری نظر سے نہیں گزری ہوں یا اچانک کوئی چیز ہو جاتی ہے، جب تک رپورٹ ہوتی ہے پھر آتی ہے، اس سے پہلے میڈیا ہمیں پہنچا دیتا ہے تو اس کو پازیٹیو میں دیکھتے ہیں۔ دوسری بات لیڈر آف اپوزیشن نے کی کہ ایم ٹی آئی حکومت کے کنٹرول میں یا ڈیپارٹمنٹ کے کنٹرول میں نہیں ہے، ایسا بالکل نہیں ہے، وہ ڈیپارٹمنٹ کے ہسپتال ہیں، ڈیپارٹمنٹ نے ان کو ایک اٹانومس باڈی کے طور پر ان کو فنکشنز کیلئے اختیار دیا ہے لیکن وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، ہیلتھ سیکرٹری اور ہیلتھ منسٹر کے انڈر آتے ہیں وہ ان کی بات بھی سنیں گے کیونکہ وہ حکومت کے پیسوں سے Run ہوتے ہیں اور وہ Bound ہیں کہ ہر بندہ جو وہاں پر آئے، ان کو وہ Accommodate کریں، ان کو وہ سروسز Provide کریں اور لوگوں کی کیئر کریں، تو اس وجہ سے یہ Clarity ہونا انتہائی ضروری ہے اور اگر کسی لیول پر کسی نے نہیں کیا تو یہ اس کی

اپنی کمزوری ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ منسٹر یا حکومت کی طرف As such کوئی نہیں ہے، اس کی بالکل Clarity ہونی چاہیئے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب، جو شگفتہ ملک صاحبہ کا۔

وزیر اطلاعات: میرے خیال سے وہ ایشو تو ہو گیا ہے لیکن صحافیوں کے حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ اس کی صلح بھی ہو گئی ہے اور میں نے معذرت بھی کی ہے اور شہرام صاحب نے بھی ایکشن لیا تھا اور تین بندوں کو سسپنڈ بھی کیا گیا ہے، میرے پاس اس کا وہ نوٹیفکیشن بھی آگیا ہے تو ان شاء اللہ آئندہ کوشش کریں گے کہ اس طرح نہ ہو کیونکہ صحافت جس ملک کے اندر آزاد ہو گی اس کی گورننس بہتر ہوتی ہے، تو میرے خیال سے اگر ہم صحافت پر قدغن لگائیں گے تو گورننس میں خرابی ضرور آئے گی، تو اس لئے صحافت پر تو کوئی قدغن ہونی بھی نہیں چاہیئے اور نہ ہو گی ان شاء اللہ یہ جو انہوں نے بات کی، لوکل کوٹہ کے حوالے سے جو ان کی بات ہے، دیکھیں جی Exploration جب ہوتی ہے، یہ بہت لمبا پراسیس ہوتا ہے اور یہ Already گورنمنٹ یقین دہانی کرا چکی ہے کہ جب صوبائی حکومت Drilling شروع کرے گی تو اس میں Exploration ہو گی تو اس میں سارے لوکل لوگ ہوں گے، تو یہ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ بھی ہے اور پانچ کو Already انرجی اینڈ پاور کے اندر میٹنگ ہو رہی ہے تو ان کے سارے جتنے بھی کوہاٹ ڈویژن کے ممبران اسمبلی ہیں، وہ اس کے اندر موجود ہیں، وہ وہاں پر فیصلہ کرلیں گے تو جو بھی فیصلہ ہو گا گورنمنٹ اس کو مانے گی، ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 325، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، وہ تو آپ نے پوچھا ہی نہیں ہے کہ منسٹر صاحب نے جواب دیا، میری گزارش یہی ہے سر! کہ یہ دیکھیں Important Questions ہوتے ہیں، یہاں پر منسٹر صاحب نے بات کی، میں نے تو یہ بھی پوچھا تھا کہ جو Top fifty کے لوگ آپ لوگوں نے Hire کئے ہیں، وہ کونسے علاقے سے ہیں، وہ راولپنڈی، لاہور۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی انہوں نے جواب دے دیا، اب آگے بھی چل جائے، کوئسچنز آ رہے، آپ لوگوں کے کوئسچنز ہیں اور میرے پاس پھر کوئی حل نہیں ہے، مجھے تو ووٹ کے لئے Put کرنا پڑے گا، چونکہ گورنمنٹ نے کہہ دیا کہ پاس کردیں۔ I put to vote.

محترمہ شگفتہ ملک: سر، تھوڑی میری گزارش یہ ہے، ہم جو سوالات لے کر آتے ہیں کہ گورنمنٹ کا بھی اس میں اصلاح ہو، میری یہ گزارش ہے منسٹر صاحب نے بات کی نیب کے حوالے سے، دیکھیں عدالتوں میں بھی یہ بات اب سامنے آرہی ہے کہ آپ لوگ پارلیمنٹ کے فیصلے اندر کیوں نہیں کرتے کہ آپ عدالتوں میں آتے ہیں؟ تو سر! اس پارلیمنٹ کا مقصد کیا ہے سر، اس پارلیمنٹ کا مقصد کیا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں اس کی Already نیب انکوائری کر رہا ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: تو سر، اس پارلیمنٹ کا مقصد کیا ہے کہ ہر چیز کو آپ کہتے ہیں جی نیب کے پاس ہے عدالت کے پاس ہے، تو ہم اس پارلیمنٹ میں بات نہ کریں سر، یہ Important چیز ہے اور پارلیمنٹ کے لئے، اب اگر عدالتیں اور ججز صاحبان یہ بات کر رہے ہیں کہ پارلیمنٹ میں فیصلے کریں، آپ عدالتوں میں نہ آئیں تو اس کا بھی تھوڑا سا آپ سوچیں، ان چیزوں کو بھی آپ دیکھ لیں، میرا اس میں کوئی ذاتی وہ نہیں ہے لیکن اس کو آپ ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: سر، یہ ایوان کا جو وقت ہوتا ہے، یہ کوئسچنز آور کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ پہلے تیاری کر کے ایک کوئسچن کا جواب جمع کرتا ہے وہ جمع ہو چکا ہے، پوری ڈیٹیل دے دی گئی ہے، میں اس پر نہیں جانا چاہتا اور عدالتوں کی انہوں نے بات کی تو عدالت کو آپ جاتے ہیں ہم تو نہیں جاتے، ہم تو ان سے کہتے ہیں کہ عدالتوں میں نہ جائیں، ادھر فیصلے کریں تو اچھی بات ہے، آپ سے تو میں یہ گزارش کرتا ہوں سر! کہ جو انہوں نے کوئسچن کیا تھا، اس کا جواب آ چکا ہے، باقی دوسرے ممبران کا بھی حق بنتا ہے کہ جو ان کے سوالات ہیں، ان کے جوابات آ جائیں۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: سر، شوکت یوسفزئی صاحب نے کہا کہ پانچ تاریخ کو میٹنگ ہے، میڈیا کو ریکویسٹ ہو گی، ظہور صاحب چیئرمین ہیں سٹینڈنگ کمیٹی کے، پی ٹی آئی سے تعلق رکھتے ہیں، انرجی اینڈ پاور کے چیئرمین ہیں، کوہاٹ ڈویژن کے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، ادھر مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم سٹینڈنگ کمیٹی کو سوال بھیجتے ہیں تو ٹی اے / ڈی اے یا گورنمنٹ پہ اخراجات آتے ہیں، میں جی حلفاً آپ کو کہتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی کو مت بھیجوائیں، ہم کوئی ٹی اے / ڈی اے نہیں لیں گے، آپ انرجی اینڈ پاور کے چیئرمین کو رولنگ دے

دیں کہ اس پہ کوہاٹ ڈویژن میں ایک میٹنگ بلالیں، کوہاٹ کے ایم پی ایز کو بلالیں، ساری کمپنی کو بلالیں کہ یہ گھوڑا سیدھا ہو جائے۔ شوکت یوسفزئی صاحب تو بڑے اچھے علاقے شانگلہ کے ہیں، بڑے پہاڑ ہیں، خوبصورت علاقہ ہے، وزیر اعلیٰ بھی دو تین دفعہ چلے گئے ہیں۔ لیکن ہم بڑے پسماندہ لوگ ہیں، ہمارا بہت استحصال ہو رہا ہے اس لئے خدا کے لئے آپ انرجی اینڈ پاور والوں کو کہہ دیں، وہ ایک میٹنگ بلالیں، ہم کوئی ٹی اے / ڈی اے نہیں لیں گے، کوئی Claim نہیں کریں گے لیکن اپنے حق کے لئے آپ سے یہ رولنگ چاہتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں اس پہ بہت زیادہ ڈیبیٹ ہو گئی، انہوں نے آپ کو یہ ایشورنس دلادی ہے کہ پانچ تاریخ کو جو میٹنگ ہو رہی ہے، اس میں آپ لوگ موجود ہوں گے، کوہاٹ کے اور کرک کے جو ایم پی ایز ہیں، اس میں آپ کے سامنے یہ سارے ہو جائیں گے تو آگے چلنا چاہیئے۔ اب ٹھیک ہے، شگفتہ بی بی! جی شگفتہ بی بی!

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> دیکھئے سر، جب ڈیبیٹ Fruitful نہ ہو اور اس کا کوئی مقصد نہ ہو تو سر۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> So! I have no other option; I will put the Question No 331 to vote before the House.

<u>جناب محمود احمد خان:</u> جناب سپیکر صاحب! فضل الٰہی سے موبائل لے لیں، ہال میں موبائل پر بات کر رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> فضل الٰہی صاحب! موبائل ہمیں بھیج دیں ادھر، موبائل ہمیں بھیج دیں ادھر۔ شگفتہ ملک صاحبہ کا مائیک کھولیں۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> سر، ایک ریکویسٹ کرتی ہوں کہ آپ لوگوں نے ووٹ سے بڑے فائدے لے لئے، ہمیں پتہ ہے اکثریت ہے، آپ کر سکتے ہیں لیکن میری گزارش ہے، اگر گزارش آپ مانتے ہیں Otherwise پھر ہم اس طرح کے کوئسچنز نہیں لکھیں گے، گورنمنٹ کی کوئی سنجیدگی اس میں نظر نہیں آرہی اور سارا دن ہم بحث بھی کرتے ہیں، تو ٹھیک ہے سر، ہمیں ووٹ کی ضرورت نہیں ہے، نہ ہم کوئسچن لکھیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 325، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 325 _ <u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پیڈو نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے ڈیموں کی تعمیر کی ہے، تفصیل بمعہ لاگت، پیش رفت اراضی وسٹاف اوران منصوبوں سے حاصل شدہ میگاواٹ بجلی، نیز حاصل شدہ میگاواٹ بجلی لوڈشیڈنگ میں کس حد تک کارآمد ثابت ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیراعلیٰ):</u> (الف) پیڈواس قسم کے ڈیم نہیں بناتا جس سے پانی ذخیرہ ہوتا ہے اور بڑے تالاب حوض بنتے ہیں جیسے تربیلا ڈیم اور ورسک ڈیم وغیرہ جس میں پانی جمع کیا جاتا ہے اور پھر یہ پانی آبپاشی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ پیڈو صرف بجلی گھر بناتا ہے جس سے پانی کو بڑے دریا سے موڑ کر (وئیر) کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ صرف پانی کا رخ موڑنے کا کام کرتا ہے، پانی ذخیرہ نہیں کرتا اس بنیاد پر پیڈو ڈیم نہیں بناتا بلکہ بجلی گھر بناتا ہے اور گزشتہ پانچ سالوں میں پیڈو نے صوبے کے مختلف اضلاع میں چھوٹے اور بڑے کئی بجلی گھر بنائے ہیں جن کی تفصیل ٹیبل میں لف ہے:

نمبر شمار	نام پراجیکٹ	تخمینہ لاگت	سٹاف	زمین	میگاواٹ	پراگریس
1	درال خوڑپاور پراجیکٹ	8492.94ملین	07	219کنال 13مرلے	36.6	لمیشننگ اناگوریشن مورخہ 29-09-2018
2	ماچئی پاور پراجیکٹ	1501.5ملین	کوئی نہیں		2.6	مکمل
3	رانولیا پاور پراجیکٹ	5248.87ملین	01	170کنال	17	مکمل
4	منی مائیکرو پاور پراجیکٹ	5.5ملین	61	کمیو نٹی شیئر	34.7	356میں 255مکمل ہوئے ہیں

اس کے علاوہ مختلف پراجیکٹس مثلاً 40.8 میگاواٹ کوٹو پاور پراجیکٹ، 11.8 میگاواٹ کروڑہ پاور پراجیکٹ، 10.2 میگاواٹ جبوڑی پاور پراجیکٹ، 84 میگاواٹ مٹلتان پاور پراجیکٹ، 69 میگاواٹ لاوی پاور پراجیکٹس آنے والے سالوں میں مکمل ہو جائیں گے، جس سے صوبے کو سالانہ اربوں روپے کی آمدنی متوقع ہے اور یہ منصوبے جب مکمل ہو جائیں گے تو اس سے بجلی کے بحران میں کافی مدد ملے گی اور صوبہ بجلی کی پیداوار میں کافی خود کفیل ہو جائے گا، لوڈشیڈنگ کی حد تک تو نئی مائیکرو پراجیکٹ نے اہم کردار ادا کیا ہے تاہم دیگر پیدا شدہ بجلی بھی اگر نیشنل گرڈ میں شامل کی جاتی ہے تو اس سے لوڈشیڈنگ کم ہو سکتی ہے۔

<u>Ms. Shagufta Malik:</u> Withdraw Sir.

Mr. Speaker: Withdraw,. Question No. 339, Mr. Inayatullah Khan Sahib!

* 339۔ جناب عنایت اللہ: کیاوزیرابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2017-18 ضلع دیر بالا میں محکمہ تعلیم (زنانہ) نے مختلف این ٹی ایس اور ریگولر استانیوں کے تبادلے کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 2017-18 میں کتنی استانیوں کے تبادلے کئے گئے، آیا یہ تبادلے ضلعی حکومت کی مشاورت سے کئے گئے ہیں، تمام تبادلوں کی تفصیل حلقہ وائز، سکولز وائز بمعہ طالبات کی تعداد فراہم کی جائے، نیز مذکورہ تبادلے باہمی رضامندی یا میاں بیوی ایک سٹیشن میں تعیناتی وغیرہ کے مطابق ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) سال 2017-18 میں تمام تبادلوں کی تفصیل حلقہ وائز، سکول وائز بمعہ طالبات کی تعداد لف ہے، مذکورہ تبادلے باہمی رضامندی، میاں بیوی کا ایک سٹیشن میں تعیناتی، سکول کو فعال کرنا اور دیگر ضروریات کی بنیاد پر کئے گئے ہیں، تمام تبادلے رائج الوقت حکومتی پالیسی کے تحت کئے گئے ہیں۔ (مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی ہے)

جناب عنایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا بھی مشکور ہوں اور منسٹر صاحب کا بھی کہ ایک سال پہلے یہ سوال ایجنڈے پہ آیا تھا اور منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ دو تین دن کے بعد میں اس کا جواب دے دوں گا، پھر میں اسمبلی سیکرٹریٹ کو Remind کراتا رہا کہ یہ سوال ہے اس کا جواب مجھے دے دیا جائے، ایک سال کی تاخیر پہ اس سوال کا جواب دوبارہ Submit کرنے پہ مجھے ملا۔ ایک تو اسمبلی سیکرٹریٹ کے اندر آپ انسٹرکشنز دیں کہ جب ہمیں کہا جائے کہ اس سوال کا جواب اسی سیشن کے اندر دیا جائے گا یا اگلے سیشن کے اندر دیا جائے گا تو وہ پھر اس وعدے کو وفا کرے، یہ سوال جو پہلے ایجنڈے پہ ایک سال پہلے آیا تھا، سات آٹھ مہینے پہلے آیا تھا اب سوال بہت پرانا ہے لیکن میں Connect کرتا ہوں اس وقت کو کہ میں نے سوال پوچھا ہے کہ دیر بالا میں 2017-18 کے اندر کتنے ٹرانسفرز ہوئے ہیں کہاں کہاں ہوئے ہیں، کس Constituency کے اندر ہوئے ہیں اور کس پالیسی کے تحت ہوئی ہیں، کیا اس میں Wedlock اور سخت بیماری کی حالت میں جو ایک Compassionate ground پہ کرتے ہیں، ان کو mutual

Follow کیا گیا ہے کہ نہیں ؟جناب سپیکر صاحب! اس میں غلط بیانی کی گئی ہے، میرے ساتھ جو ریکارڈ موجود ہے اس میں بنیادی طور پہ انہوں نے Criteria follow نہیں کیا ہے اور اس وقت ویکنٹ پوسٹ کے Against transfer allowed ہی نہیں تھا، انہوں نے لکھا ہے کہ اس وقت جو پالیسی تھی کہ بہت سارے انہوں نے ویکنٹ پوسٹ کے کئے ہیں، پھر این ٹی ایس ٹیچرز کو انہوں نے ان کی ٹرانسفرز / پوسٹنگز اس وقت بھی کی ہیں اور اب بھی این ٹی ایس ٹیچرز کی ٹرانسفرز / پوسٹنگز اسی پریکٹس کے مطابق کر رہے ہیں، یعنی غلط طریقے سے کر رہے ہیں، غلط طریقے سے، حکومت کی ایک پالیسی ہے، اس پالیسی کو Violate کیا جا رہا ہے، اس لئے میں اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور میں اس پہ ایک Thorough inquiry چاہتا ہوں، اس پہ ڈسکشن میں کوئی فائدہ اس لئے نہیں رہے گا کہ ڈسکشن میں الجھ جائے گا، میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے جناب منسٹر صاحب نے جو پرانی کتابیں ہیں، ان کی ٹرکوں کو پکڑا گیا، ان کو SOPs کے Against بیچا گیا اور اس کو Dispose off کیا گیا، اس پہ بھی انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ میں انکوائری رپورٹ اسمبلی کے اندر پیش کروں گا، آج منسٹر صاحب مجھے یہ ایشورنس دلا دیں کہ اس سوال پہ میرے ساتھ جو ڈاکومنٹری پروف موجود ہیں اور جو این ٹی ایس ٹیچرز کی ٹرانسفرز / پوسٹنگز ہو رہی ہیں، پالیسی کے Against، اس وقت جو پالیسی کے Against کام کیا گیا ہے، اس کی ایک ڈیپارٹمنٹل انکوائری آرڈر کریں، میں یہ ڈیمانڈ نہیں کرتا کہ اس کو اسمبلی یا کمیٹی کے اندر بھیجا جائے، میں منسٹر صاحب سے ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ اس پہ ڈیپارٹمنٹل انکوائری آرڈر کریں اور اس انکوائری رپورٹ کو اس اسمبلی کے اندر پیش کریں اور جو پچھلے والا آپ نے وعدہ کیا تھا، وہ بھی اس اسمبلی کے اندر پیش کریں۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بابک صاحب، سپلیمنٹری۔

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریہ، جناب سپیکر! منسٹر صاحب بھی یہاں پہ موجود ہیں اور ہم نے بار بار، ابھی تو نہیں ابھی تو ہم سمجھ رہے ہیں کہ نوٹس میں لانے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے لیکن ہاؤس کو جو ساری سٹوری عنایت اللہ خان نے بتائی، اس کو میں Repeat نہیں کرنا چاہتا لیکن Same case ہمارے علاقے میں ہے، ٹرانسفرز ہو رہے ہیں دھڑا دھڑ، معلوم نہیں کون کون وہاں آجاتے ہیں، Ban

relaxation مل جاتا ہے، ایس ایس سے سارے ہمارے سکول جو ہیں وہ خالی ہو گئے ہیں، میں نوٹس میں بھی لا چکا ہوں لیکن کوئی اس پہ نہیں ہوا ہے تو میرا ضمنی یہ ہے کہ جو انکوائری کمیٹی بنے گی، مجھے نہیں معلوم کہ باقی ممبران کی کیا پوزیشن ہے لیکن ایجوکیشن کا تو سارے صوبے میں ایک ہی حال ہے، میں یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہمارا علاقہ بھی اس میں شامل کیا جائے اور وہ رپورٹ بھی اسمبلی میں آ کے پیش کیا جائے۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): ہاں جناب سپیکر صاحب! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! جس طرح بابک صاحب نے کہا ایجوکیشن کا پورے صوبے میں بہت برا حال ہے اور عجیب عجیب قسم کی باتیں میں یہاں پر نہیں کہہ سکتا کہ ٹرانسفرز کے بارے میں میرے پاس پہنچتی ہیں اور ٹیچرز جس طرح مجبور ہیں اور لوگ اس کی مجبوریوں سے جس طرح فائدہ اٹھا رہے ہیں، میں پھر بعد میں ان شاء اللہ کچھ ایسی باتیں بھی یہاں پر بتاؤں گا کہ اس کے ساتھ پروف بھی ہو گا اور یقین جانیئے کہ مجھے اپنے ضلع کے دس فی میل ٹیچر نے مجھے فون کیا کہ وہاں پر ہمارے بنوں شہر میں جو ایک کونسلر ہے، میں ابھی اگر وہ پوری بات کروں تو میرے ضلع کی بدنامی ہو رہی ہے، وہاں پر غیر منتخب لوگ جو ہیں مقرر کیے گئے ہیں اور وہ وہاں پر ان فی میل کو تنگ کر رہے ہیں اور پوسٹنگز اور ٹرانسفرز ہو رہے ہیں چونکہ ہمارا ایجوکیشن کا سسٹم مکمل تباہ ہو رہا ہے تو اس کے لئے آپ خصوصی طور پہ جس طرح آپ بہتر جانتے ہیں، میں آپ پہ چھوڑ رہا ہوں، ایجوکیشن سے آپ زیادہ واقف ہیں، اگر وہ باتیں میں یہاں پر کروں جو ایجوکیشن میں میرے پاس پہنچی ہیں تو یقین جانیئے میں اخلاقی طور پہ بھی وہ بات ادھر نہیں کر سکتا، تو میں بھی جس طرح عنایت اللہ خان اور بابک صاحب فرما رہے ہیں میں اس کی سپورٹ میں یہ بات کروں گا کہ ایجوکیشن کے لئے ہم آپ کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور آپ سیکرٹری کو بھی بلا لیں اور وہاں پر پھر ہم آپ کے سامنے وہ چیزیں لائیں گے، ایجوکیشن میں جو زیادتیاں ہو رہی ہیں جو وہاں پر لوگوں کو تکالیف ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ اچھی تجویز ہے، منسٹر۔

قائد حزب اختلاف: کام ہو رہا ہے تو میرے خیال میں ہماری اولین ترجیح ہے ایجوکیشن۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنگش صاحب۔

قائد حزب اختلاف: ابھی پرسوں مجھے ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے جتنے بھی ملازمین ہیں وہ آئے تھے اور کچھ میرے خیال میں یہاں پر اس کے حوالے سے وہ تو میں نے حوالے کیا اپنی نعیمہ کشور صاحبہ کو، اس کو ساتھ بیٹھا دیا تو یہ اگر ایجوکیشن کا ادارہ ہم سے اتنا بگڑ جائے اور پھر بعد میں ہم اس کو کنٹرول نہ کر سکیں تو آپ کی سربراہی میں ایک دن آپ خود نکال لیں، اس میں ہم بھی آجائیں گے، جو اپوزیشن کے ممبرز ہیں اور آپ کے سامنے پھر اپنی اپنی داستانیں بھی رکھیں گے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی بنگش صاحب۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی جناب سپیکر! آپ کا شکریہ، میں پہلے سوال پر آؤں گا، جو اس کا جواب ہے، عنایت اللہ خان صاحب نے جو سوال کیا تھا، اس کا جواب Already اس میں شامل ہے، اب 2017-18 جس وقت یہ خود اس وقت منسٹر تھے اور اس وقت حکومت کا حصہ تھے تو جو پوسٹنگز ٹرانسفرز ہوئے تھے، وہ اسی کے دور میں ہوئے تھے، میرے خیال میں وہ ان کی Recommendation پر ہی ہوئے ہونگے اور اس وقت کے جو جتنے بھی پوسٹنگز / ٹرانسفرز تھے وہ Mutual transfers تھے یا جو بھی ٹرانسفرز تھے، وہ حکومت کی پالیسی کے عین مطابق ہوئے تھے اور ابھی جو ہم نے جناب سپیکر! آپ کو بھی پتہ ہے، پورے ایوان کو پتہ ہے کہ اس دفعہ ہم نے E-Transfer Policy لے کر آچکے ہیں اور اگر کسی کو E-Transfer Policy سے اعتراض ہے تو اس اعتراض کا میں کچھ نہیں کر سکتا اور ہم نے ایک ٹرانسپرنٹ طریقے سے ایک E-Transfer Policy ہم لے کر آچکے ہیں اور میرے خیال میں جتنے بھی یہاں پر ہمارے ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے اس بات کا شکریہ ادا کیا ہے کہ اس E-Transfer Policy کی وجہ سے ہم پہ جتنا بوجھ تھا، وہ کم ہو گیا ہے، باقی صوبہ خیبر پختونخوا محکمہ تعلیم بڑے طریقے سے بڑے اپنے جو ہمارے ٹارگٹس ہیں، ان ٹارگٹس کو ہم Achieve کر رہے ہیں اور اپنے ٹارگٹس کی طرف بڑے اچھے انداز میں ہم بڑھ رہے ہیں اور اس کا ثبوت اگر کوئی اس کو کہے کہ جی حالات خراب ہیں تو اس کے حالات خراب ہو سکتے ہیں، باقی تو صوبے کے بالکل حالات ماشاء اللہ ٹھیک جا رہے ہیں اور اس دفعہ جو ریزیلٹس آئے ہیں جناب سپیکر! میٹرک کے جو ریزیلٹس آئے ہیں سرکاری سکولوں کے، وہ 73 پرسنٹ آئے ہیں اور جو انٹر کے ریزیلٹس

ہیں، وہ 83 پرسنٹ آئے ہیں، تو میرے خیال میں یہ محکمہ تعلیم کی اچھی کارکردگی ہے کہ ایک سال میں ہم اس کو اس حد تک لے کر آ گئے۔ دوسرا جو اس سے پہلے کی جو پوسٹنگز / ٹرانسفرز تھے، اب وہ سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور ہم نے Rationalization کے تحت تقریباً سترہ ہزار نئی پوسٹیں سینکشن کی ہیں اور اس کا بھی ہم ستمبر میں اس کا جو Expression of interest ہے ہم جاری کر رہے ہیں، محکمہ تعلیم بڑے اچھے انداز میں جا رہا ہے، مجھے اپنی ٹیم پر فخر ہے، مجھے جو ٹیم ملی ہوئی ہے، بڑے اچھے انداز میں کام کر رہی ہے اور اگر کسی کو اعتراض ہے تو اس اعتراض کا میں کچھ نہیں کر سکتا، باقی ہم اپنا کام کر رہے ہیں سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس میں کوئی شک نہیں کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بڑا اچھا کام کر رہا ہے لیکن جو درانی صاحب نے ایک چیز کی نشاندہی کی ہے، That is very important، جہاں آپ کا بڑا اچھا سٹاف ہے، ڈیپارٹمنٹ بڑا اچھا کام کر رہا ہے وہاں کچھ Black sheep بھی ہو سکتی ہیں کسی جگہ پہ، تو اس اجلاس کے بعد ہم کسی وقت بیٹھ جائیں گے، آپ بھی ہوں، آپ کے سیکرٹری صاحب بھی ہوں، درانی صاحب بھی ہوں گے اور جو بھی بیٹھنا چاہے بیٹھ جائیں اور جو ان کے پاس پروف ہیں کسی کی بلیک میلنگ کے، وہ اس پہ لے آئیں تاکہ ڈیپارٹمنٹ اس کے خلاف کارروائی کرے۔ جی منسٹر صاحب۔

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> سر، یہ جتنی بھی کمپلینٹس آرہی تھیں جناب سپیکر! جتنی بھی کمپلینٹس آرہی تھیں، یہ کلرکوں کے حوالے سے کچھ ایسے ایس ڈی اوز ہیں کہ ابھی تک وہ پی اے / پی ایس بن کے کام کر رہے ہیں اور ابھی Order obey بھی نہیں کر رہے ہیں، آج بھی میں نے اپنے سیکرٹری کو کہا ہے کہ جو ایس ڈی اوز سرکار کے آرڈرز Obey نہیں کر رہے ہیں، ان کو یا تو نوکری سے فارغ کر دیں یا ان کو کہیں دور دراز ایریا میں بھجوا دیں کیونکہ حکومت جو آرڈر کرے، اس کو Obey کرنا پڑے گا۔ دوسرا بہت سارے ہمارے ایم پی ایز کی جانب سے کمپلینٹس آرہی تھیں کہ مختلف اضلاع میں کلرکس ان چیزوں میں ملوث ہیں، تو ہم نے پورے صوبے میں تمام کلرکس جتنے بھی وہاں کے سپرنٹنڈنٹس وغیرہ تھے، ان کو ہم نے چینج کیا اور جو شکایات آرہی تھیں، تو ہم ان شکایات کی Base پہ کام کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عنایت اللہ صاحب!

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میں نے Simple بات کی ہے، بڑی Simple بات کی ہے، درانی صاحب نے جو بات کی ہے پورے صوبے کے حوالے سے، میں اس کی بھی تائید کرتا ہوں، میں نے Simple بات کی ہے

کہ منسٹر صاحب آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے سے جو میں نے کوئسچن Raise کیا ہے، اس کا اور این ٹی ایس کے جو لوگ ٹرانسفر ہوئے ہیں، ان کی آپ آڈٹ کریں، دیر اپر کا آڈٹ کریں اور میں اس کے اندر ثبوت دے دوں گا اور میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ انکوائری میں کروں گا، میں کہہ رہا ہوں کہ آپ انکوائری کریں، یہ کونسا انصاف ہے کہ میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ انکوائری کریں، آپ منسٹر ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ سب کچھ ٹھیک ہے، انکوائری کی ضرورت نہیں ہے، یہ تو عجیب بات ہے، میں آپ پہ ٹرسٹ کر رہا ہوں کہ آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو آرڈر کریں، سیکرٹریٹ کو آرڈر کریں، اینٹی کرپشن کو آرڈر کریں، ڈائریکٹریٹ کو، جس کو بھی آرڈر کرتے ہیں لیکن وہ مجھ سے پوچھے کہ کہاں کہاں این ٹی ایس کے لوگوں کے پوسٹنگز / ٹرانسفرز کئے گئے ہیں، ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ انکوائری کریں آپ کہہ رہے ہیں ڈیپارٹمنٹ ٹھیک چل رہا ہے، یہ تو جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی بنگش صاحب!

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر، میں وہی کہہ رہا ہوں کہ -----

جناب سپیکر: آپ کا کوئسچن آرہا ہے، اس کے بعد-----

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر، میں وہی کہہ رہا ہوں کہ جو ڈیپارٹمنٹ نے پوسٹنگز / ٹرانسفرز کئے ہیں، عین ہماری پالیسی کے جو ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی جو پالیسی ہے، اس کے عین مطابق کئے ہیں، اگر آپ کو کوئی شکایت ہے تو شکایت Submit کروادیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میرے پاس ثبوت ہیں پہلی مرتبہ ایک تاریخ میں ایک منسٹر کو سن رہا ہوں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے سب کچھ میرٹ پر کیا ہے، میں نے کہا کہ جب میرٹ پر کیا ہے تو خود انکوائری کریں، میں آپ کو پروف دے دوں گا لیکن اسمبلی سے مجھے یہاں سے جو انکوائری آرڈر ہو گی، اس پر ٹرسٹ ہو گی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: دیکھئے جناب سپیکر! یہ میرے خیال میں کوئی طریقہ نہیں ہے کہ منسٹر صاحب جس لہجے میں بات کر رہے ہیں کہ ہماری حکومت میں جو ہوا ہے، وہ پالیسی کے مطابق تھا، اگر کسی کو اعتراض ہے

تو میں کیا کر سکتا ہوں، اب ایک ذمہ دار بندہ ایک اتنے ذمہ دار فورم پر، اس طرح تو میرا نہیں خیال، منسٹر میں بھی رہا ہوں، میں بھی منسٹر رہا ہوں، ابھی مولانا فضل علی زندہ ہے، افتخار جھگڑا صاحب کو اللہ بخشے ہماری یہی پالیسی ہوتی تھی کہ جتنے پارلیمانی لیڈرز ہوتے تھے اور جتنے Past کے منسٹرز ہوتے تھے، ہم مشاورت سے کام کرتے تھے، میرے خیال میں مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے کہ ایک ایم پی اے صاحب جو سابق منسٹر ہے، آپ کی بات اور ہماری بات تو ایک ہے، آپ کہتے ہو کہ سارا سسٹم صحیح ہے، ہم آپ کو ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ آپ انکوائری آرڈر کر دیں، ہم ایک ایک چیز لا کے آپ کی انکوائری کمیٹی کے سامنے رکھنا چاہ رہے ہیں، آپ اس سے بھاگ رہے ہیں، الٹا آپ دھمکیاں دے رہے ہیں کہ میں کیا کروں؟ جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، یہاں یہ پبلک پراپرٹی ہے پبلک، جناب سپیکر! آپ مجھے ایک منٹ دے دیں، کوئی منسٹری ہے، کوئی یہاں پر حکومتی امور ہیں، یہ Public matters ہیں، یہ پبلک پراپرٹی ہے، آج یہ منسٹر ہیں، کل کوئی اور، آئندہ کل کوئی اور ہوگا جناب سپیکر! ہم ایک ایک بتا سکتے ہیں کہ این ٹی ایس جو Transferable نہیں ہیں، وہ ٹرانسفر ہوئے، ہم فلور آف دی ہاؤس چیلنج کرتے ہیں کہ ہم ایک ایک انکوائری کمیٹی کے سامنے لا کے دے دیں گے اور وہ کمیٹی رپورٹ پھر آ کے اسمبلی کے سامنے جناب سپیکر! میں اور چیزوں میں جانا نہیں چاہتا لیکن ایلیمنٹری ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا جو Sitting MD تھا، اس نے خود اقراء فروغ تعلیم ووچر سکیم میں کروڑوں روپے کی کرپشن کا خود انکشاف کیا ہے، پچھلی حکومت نے اسی ایم ڈی کو سسپنڈ کیا ہے، دوسرے بندے کو لائے ہیں، میں سٹینڈنگ کمیٹی ایجوکیشن کا ممبر ہوں، تین دفعہ ہم نے کمیٹی چیئرمین کو ریکویسٹ کی کہ دنیا کا کوئی قانون ایسا نہیں ہے کہ اگر کسی شخص پر الزام ہے تو آپ اس کو Hearing کا موقع دے دیں، وہ نہیں لا رہے ہیں تو کیوں ڈر رہے ہیں آپ لوگ، ایک طرف سے تو آپ لوگ دعوے کر رہے ہیں کہ کرپشن ہم نہیں کر رہے، کرپشن کو ہم نے ختم کر دیا ہے، دوسری طرف جب ہم نشاندہی کرتے ہیں آپ بھاگ رہے ہیں، تو بھاگ کیوں رہے ہیں؟ پھر سامنے کھڑے ہو جائیں، ریکویسٹ ہم کر رہے ہیں کہ انکوائری آرڈر کر دیں، ایک ایک چیز ہم لا کر دے دیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، بابک صاحب۔ منسٹر صاحب! یہ ہے کہ عنایت اللہ صاحب کے پاس جو پروف ہے، آپ اس کے ساتھ بیٹھیں، ان سے لے لیں پروف اور اس کی روشنی میں انکوائری کر لیں، اگر کوئی چیز غلط ہے، کسی آفیسر نے کسی بھی لیول پر کی ہے تو ظاہر ہے آپ کے سامنے آ جائے گی اور اس پر ایکشن لے

سکتے ہیں۔اس طرح درانی صاحب کے پاس جو پروف ہے، وہ بھی ہمیں دے دیں اور اس کی روشنی میں پھر آپ آگے Furtherانکوائری کر لیں تاکہ جو بھی چیز ہے، وہ سامنے آجائے۔ میرے خیال میں اس پر کافی بات ہو گئی ہے، آگے چلتے ہیں جی۔

<u>مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> ٹھیک ہے جی، آپ کہہ رہے، آپ کے کہنے پر انکوائری جو آپ کہیں گے، اس طریقے سے ہم کریں گے اور دوسرا جو ایلیمنٹری ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی بات ہو رہی، وہ Already ہم نے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی ان کو بتایا تھا کہ جو کیس ہائی کورٹ میں چل رہا ہو یا نیب کے ساتھ کیس چل رہا ہو، اس میں جب تک ان کی رپورٹ نہیں آئے گی، ہم اس وقت تک اس پر کوئی کام نہیں کر سکتے، Alreadyان کو پتہ ہے، جب یہ ساری چیزیں ان کو پتہ ہے تو جب تک ان کی رپورٹ ہمارے پاس نہیں آئے گی، اس پر ہم کوئی کچھ نہیں کر سکتے۔ باقی سپیکر صاحب! آپ نے انکوائری کا کہا ہے تو آپ کے کہنے پر ہم انکوائری کنڈکٹ کر دیں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you very much. Ms. Nighat Yasmin Orakzai, Sahiba, Question No. 2433.

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی آپ کس موضوع پر بات کریں گے، وہ کوئسچن تو ختم ہو گیا۔ جی نگہت یاسمین اورکزئی، صاحبزادہ صاحب تشریف رکھیں، اپنا بزنس خود لے کر آئیں، نگہت اورکزئی صاحبہ! دیکھیں ایک کوئسچن پر اتنی ڈسکشن نہیں ہوتی جتنی ہو چکی ہے، بس بسCool downثناء اللہ صاحب، صاحبزادہ صاحب Cool downمہربانی، خیر ہے، چلیں نگہت بی بی، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب، پہلے ہاؤس کو 'ان آرڈر' کریں، اس کے بعد ہی بات ہو سکتی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> صاحبزادہ صاحب، پلیز جی، بس بس، جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب! میں آج خدا کی قسم کھا کر یہ بات کرتی ہوں کہ مجھے آج اس اسمبلی میں بیٹھتے ہوئے مطلب پریشانی ہو رہی ہے، جو میں بحث سن رہی ہوں اور جو شگفتہ بی بی نے ہتھیار ڈال دیئے کہ میں اس کو ووٹنگ کیلئے Put نہیں کرتی ہوں، میں احتجاجاً اپنا یہ کوئسچن، میں آئندہ نہ ایجوکیشن کے سلسلے میں کوئی کوئسچن لے کر آؤں گی کیونکہ یہاں کے منسٹر نااہل ہیں، یہاں کے منسٹر جو ہیں، ان کو اتنا بھی پتہ نہیں ہے کہ اس ہاؤس کو کیسے چلایا جاتا ہے؟ ان کو یہ بھی پتہ نہیں ہے

کہ اس ہاؤس کو جواب کیسے دیا جاتا ہے؟آپ لوگوں کی عمر کے مطابق ہماری اسمبلی میں یہاں پر زندگی گزر گئی ہے، ہم نے وہ اسمبلیاں دیکھی ہیں اور آپ لوگوں کو لیڈر آف دی اپوزیشن کہہ رہے ہیں، آپ کو پارلیمانی لیڈر کہہ رہے ہیں، آپ لوگوں کو دوسرے لوگ کہہ رہے ہیں، میں احتجاجاً ایجوکیشن کے متعلق کوئی سوال نہیں کروں گی اور اگر میرے ان لوگوں کے ساتھ چار سال پورے ہوتے ہیں، میں ایجوکیشن کے متعلق کوئی سوال نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر: دیکھیں، نگہت بی بی! بات سنیں، نگہت! بات سنیں، آپ دو چیزوں کو مکس کر گئی ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر۔

جناب سپیکر: جو شگفتہ ملک والا کوئسچن تھا، وہ انرجی کے اوپر تھا، جو پھر بابک صاحب اور اکرم درانی صاحب نے بات کی، وہ میں نے رولنگ دے دی ہے، یہ ان کے ساتھ بیٹھ کر پروف دیں گے اور انکوائری ہوگی، تو ساری چیزیں تو Accordingly چل رہی ہیں، آپ اپنا کوئسچن پڑھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نہیں کروں گی، اس لئے کہ میں بھی یہ کہوں گی کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں اور آپ کہیں گے اور آپ کا منسٹر نہیں مانے گا، آپ نے سٹینڈنگ کمیٹیوں کو بالکل زیرو کر دیا ہوا ہے، آپ کی جو منی اسمبلیاں ہیں، وہ کام نہیں کر رہی ہیں، جو بھی کوئسچن ہوتا ہے، آپ اس کو پہلے اسمبلیوں میں دیکھیں، 2002 میں تو آپ رہے ہیں، اس کے بعد آپ رہے ہیں، آپ نے وہ اسمبلیاں دیکھی ہوئی ہیں، اسمبلی کا ہر کوئسچن کمیٹی میں جاتا تھا، وہاں پر اس کو Thoroughly دیکھا جاتا تھا چھان بین ہوتی تھی سر، میں احتجاجاً اپنا کوئسچن پیش نہیں کرتی۔

جناب سپیکر: سٹینڈنگ کمیٹی میں کوئسچن گورنمنٹ کی مرضی سے ہی جا سکتا ہے اور بعض میں ہم رولنگ دے سکتے ہیں، تو میں نے ابھی رولنگ دی ناں، بابک صاحب کے کیس پر درانی صاحب کے کیس پر میں نے رولنگ دے دی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دھمکی کا انداز جو انہوں نے بابک صاحب کو دیا اور جو انہوں نے درانی صاحب سے اور میں درانی صاحب کو سیکنڈ کرتی ہوں کہ ان کے محکمے میں جو اتنی کالی بھیڑیں ہیں، میں یہ تین چار دفعہ پہلے کہہ چکی ہوں، میں ایسا نہیں کروں گی، اب میں نہیں کروں گی۔

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب کی نظر میں منتخب ممبر کی، ابھی ایک منتخب آدمی کا ابھی نہیں لکھا ہے اور ذمہ دار آدمی کا بھی نہیں لکھا ہے، یہاں پر ہم سارے اپوزیشن اٹھ کے کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو کر احتجاج کر رہے تھے)

قائد حزب اختلاف: ہم احتجاج کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ جس طرح وہ زبان استعمال کر رہا ہے اور جس طرح وہ دھمکی دے رہا ہے، ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں، میں آپ کے سامنے ثبوت لاؤں گا، کرپشن کے بھی لاؤں گا اور اخلاقی طور پر برائیوں کا بھی لاؤں گا اور آپ کے سامنے میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو ننگا کروں گا اور یہ پوری اپوزیشن ہمارے ساتھ ہوگی، یہ باتیں ابھی نہیں چلیں گی سپیکر صاحب!۔۔(تالیاں)۔۔ جس طریقے سے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order, please.

قائد حزب اختلاف: ہماری یہاں پر جو خاتون کہہ رہی ہے، یہ بات اس طرح نہیں ہے، وہ آپ کو کہہ رہی ہے کہ آپ کی وجہ سے یہاں پر جو ہم بیٹھے ہیں، ہم کون ہیں، کیا ہم منتخب ایم پی ایز نہیں ہیں؟ اور یہ Repeat کر رہا ہے آپ کو بار بار کہ آپ کی وجہ سے میں انکوائری کرتا ہوں، ہماری اس اپوزیشن کو وہ گھاس بھی نہیں ڈال رہا، یہ کوئی طریقہ ہے، یہ کوئی مشاورت کیلئے آپ نے بٹھایا ہے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ شوکت صاحب کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: آپ نے اس کو مشاورت کیلئے بٹھایا ہے (شور) دیکھو، اس قسم کی اگر باتیں ہوں، اشتیاق ارمڑ! آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، میرے ساتھ اپنے محکمے کی پھر بات کرلیں جو ہم نے وہاں پر آپ کے محکمے کو بے نقاب کیا، اسی طرح ہم اس کو بھی بے نقاب کریں گے لیکن شوکت یوسفزئی صاحب! بڑے ادب کے ساتھ ہم آپ کے ساتھ یہاں پر چل رہے ہیں لیکن یہاں پر جو باتیں ابھی ہم سن رہے ہیں اور آپ کی طرف سے جو جوابات آرہے ہیں، یہ ناقابل برداشت ہیں، اس کو ہم کبھی بھی اس طرح لہجہ کسی کا برداشت نہیں کرتے اور سن بھی نہیں سکتے اور سپیکر صاحب! میں نے تو آپ کو بتاتے بتاتے ہوئے میرے خیال میں آپ سمجھ گئے ہیں جو باتیں میں کہہ رہا ہوں اور شاید میں شاید آپ کے سامنے وہ باتیں بھی لاؤ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان شاءاللہ اس کی باقاعدہ انکوائری ہوگی۔

قائد حزب اختلاف: لیکن ایک دفعہ میری بات ابھی دوبارہ سب منسٹر صاحبان کو کہ وہ میرے ایم پی ایز کی عزت کا خیال رکھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب، اس کی انکوائری ہو گی۔

قائد حزب اختلاف: اور جب میرے ایم پی ایز کی عزت کا خیال نہیں ہو گا یہاں پر کسی کا بھی ہم عزت کا خیال نہیں رکھیں گے اور اس کی ذمہ داری آپ پر بنتی ہے۔۔۔(تالیاں)۔۔۔آپ اس کے ذمہ دار ہیں آپ کسٹوڈین ہیں تو آپ اس ماحول کو جس طرح بھی چلانا چاہتے ہیں، اپوزیشن کی یہاں پر بے توقیری ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں افہام و تفہیم سب سے بہتر ہے۔

قائد حزب اختلاف: میں نے تو کل بھی سلجھانے کی کوشش کی ہے، میں نے تو کل بھی یہاں پر گورنمنٹ کا جو مسئلہ تھا، اتنا شرمناک تھا لیکن میں نے اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے اس کو سلجھانے کی کوشش کی ہے ورنہ میں ساری اپوزیشن کو نکال کر ان صحافیوں کے ساتھ وہاں روڈ پر جاتے اور دنیا کو بتاتے کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ لیکن میں نے فون کر کے اس کو بھی، یہاں پر فضل الہیٰ صاحب بیٹھے ہیں، ہم دونوں نے اس کو منانے کی کوشش کی ہے اور ان کو اس طرح اکسانے کی کوشش نہیں کی ہے لیکن جب آپ کے آداب یہ ہوں، آپ کا لہجہ یہ ہو، آپ کا اپوزیشن کے ساتھ رویہ یہ ہو تو یہ اسمبلی کس طرح چلے گی؟ تو یہ تو نہیں چل سکتی۔

جناب سپیکر: میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ تشریف رکھیں اور جو میں نے رولنگ دی ہے، ان شاء اللہ اس پر عمل ہو گا جو انکوائریز ہیں، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ آپ سے لے گا، میں ڈیٹیل اب خود لوں گا اور اس کی روشنی میں منسٹر صاحب انکوائری کریں گے، ان شاء اللہ یہی عنایت اللہ صاحب کا بھی کو نسچین تھا اور جو آپ نے مشورہ دیا، ان شاء اللہ دونوں پر ہو گا میں دونوں طرف سے کہوں گا اور خاص طور پر گورنمنٹ کی طرف سے کہ بڑی برداشت اور حوصلے کے ساتھ ہمیں آگے چلنا ہے، ایک دوسرے کو سننا ہے، ایک دوسرے کو Accommodate کرنا ہے اور اس صوبے کی کچھ اپنی Traditions ہیں، ہم نے ان کو ہر صورت معروض خاطر رکھنا ہے اور عزت اور احترام کا ہم نے جو رشتہ ہے آپس میں، اسے برقرار رکھنا ہے۔۔۔(تالیاں)۔۔۔ نگہت بی بی! میری درخواست ہے کہ اب آپ آجائیں بس، ہو گئی کافی بات، 2433۔

*2433 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے ڈاکٹر افتخار کو ایبٹ آباد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کاوائس چانسلر تعینات کیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ وائس چانسلر پر غیر قانونی بھرتیوں اور کرپشن کے الزامات ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پراجیکٹ نمبر 16/462/1400 پر سابق پراجیکٹ ڈائریکٹر غفور بیگ نے یونیورسٹی بلاک کیلئے 23 کروڑ روپے کی لاگت کی منظوری دی تھی جبکہ مذکورہ وائس چانسلر نے بغیر کسی بجٹ اور Approval کے لاگت بڑھاکر 33 کروڑ روپے کر دی؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ حکومت خیبر پختونخواہ نے پروفیسر ڈاکٹر افتخار احمد کو وائس چانسلر ایبٹ آباد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی تعینات کیا تھا۔

(ب) نہیں، یہ درست نہیں ہے۔

(ج) پراجیکٹ "Strengthening of Havelian Campus of Hazara University" پی ڈی ڈبلیو پی کی 14 اپریل 2015 کو ہونے والی میٹنگ میں منظور ہوا تھا جس کی لاگت 230 ملین روپے تھی، یاد رہے کہ یہ منصوبہ ہزارہ یونیورسٹی نے حویلیاں کیمپس ایبٹ آباد کیلئے منظور کروایا تھا اور اس کیمپس کو جون 2015 میں ایبٹ آباد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کا درجہ دیا گیا تھا اور اس منصوبے کو ہزارہ یونیورسٹی سے ایبٹ آباد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی منتقل کیا گیا۔ حکومت خیبر پختونخوانے جون 2015 میں جناب عبدالغفور بیگ کو پراجیکٹ ڈائریکٹر تعینات کیا، منصوبے کی پہلی قسط 23 جولائی 2015 کو جاری ہوئی، پراجیکٹ ڈائریکٹر نے 15 اکتوبر 2015 کو MS Progressive Consultant Services کو بھرتی کیا۔ کنسلٹنٹ کی بھرتی کے بعد 2016 MRS (First quarter) کے مطابق اکیڈیمک اور ایڈمن بلاک کیلئے نئے Estimates بنائے گئے جس کی مالیت 234.88 روپے تھی۔ مئی 2016 میں اخبار کے ذریعے ٹینڈر دیا گیا، 24 جون 2016 کو معاہدہ جناب راجہ عدالت خان اینڈ کمپنی کو دیا گیا جو کہ پی سی ون کے تخمینہ سے 27 فیصد زیادہ تھا جبکہ آفیشل کنسلٹنٹ کی منظوری اور جگہ کی ضرورت کے مطابق منصوبے کا تخمینہ 261.738 ملین روپے تک پہنچ

گیا، 27 جولائی 2016 کو یونیورسٹی کے بانی وائس چانسلر نے چارج سنبھالا اور رکے ہوئے منصوبے پر تیزی سے کام شروع کیا، منصوبے میں تاخیر اور زیادہ تخمینہ کی وجوہات ویب سائٹ پر موجود ہیں۔

(د) نہیں، یہ درست نہیں ہے، ایبٹ آباد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور دیگر کچھ یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز کی پوزیشن کیلئے حکومت نے اشتہار جاری کر دیا ہے۔

(ھ) (i) خرد برد کے ضمن میں وائس چانسلر ایبٹ آباد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے خلاف کوئی بھی کیس نہیں ہے جبکہ سابق پرووائس چانسلر ڈاکٹر محمد اظہر شیر خیلی کی شکایت پر وائس چانسلر کے خلاف گورنر انسپکشن ٹیم نے تحقیقات کیں اور تحقیقات کے نتیجے میں وائس چانسلر کو سراہا گیا، گورنر ہاؤس کی طرف سے شکایتی کے خلاف ایک Warning letter جاری کیا اور اسے بعد میں یونیورسٹی سے فارغ کر دیا گیا۔

(ii) جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ اوپر واضح کر دیا گیا ہے۔

(تمام تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی)۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، بات یہ ہے کہ میں نے سوال میں، سر! سوال جو ہے وہ میرا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> سپلیمنٹری۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> یہ سپلیمنٹری ہے سر، میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں، میں نے فنڈز کا پوچھا، میں نے ان سے پوچھا کہ وائس چانسلر کو چیلنج اس کی کرپشن کی بنا پر کیا گیا لیکن واضح طور پر انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، اگر میں پھر یہ کہوں گی کہ اگر اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو وہاں سے No میں جواب آئے گا تو اس لئے بہتر یہی ہے کہ میں اس سوال کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کر دیتے ہیں کمیٹی کے حوالے، کوئی No نہیں کرے گا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u> : نہیں سر، میں نہیں چاہتی ہوں کیونکہ جب شگفتہ بی بی کا نہیں گیا ہے تو میری یکجہتی ہے شگفتہ بی بی کے ساتھ، میں بالکل نہیں چاہتی ہوں کہ میرا یہ سوال کمیٹی میں جائے، میں ایجوکیشن کے معاملے پر بات ہی نہیں کرنا چاہتی ہوں، جو درانی صاحب نے بات کی ہے سر، اس پہ غور کریں، اس کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو اس میں اب میں خود Involve ہو گیا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: انہوں نے جو بات کی ہے، وہ آپ کو بھی سمجھ ہے اور میں یہاں پر واضح طور پر اس چیز کو عورت ہونے کے ناطے دو دفعہ لا چکی ہوں جو درانی صاحب نے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: ہم بالکل اس کی تہہ تک جائیں گے ان شاء اللہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: خدا کیلئے اس چیز سے اپنے اداروں کو بچائیں۔

جناب سپیکر: اس کی تہہ تک جائیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اپنی ایجوکیشن کو اس چیز سے بچائیں۔

جناب سپیکر: اس کی تہہ تک جائیں گے ان شاء اللہ، تھینک یو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب بہادر خان صاحب، کوئسچن نمبر، 2410۔

*2410 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی کے-16 دیر لوئر میں ڈگری کالج صدیر کلے جندول، کامرس کالج ولئی کنڈو اور گرلز ڈگری کالج پلوسو میں مختلف اساتذہ بشمول فزکس، کیمسٹری، بیالوجی اور ہوم اکنامکس لیکچررز و دیگر سٹاف کی آسامیاں خالی پڑی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالجوں میں ضروری سہولیات مثلاً بجلی، پانی لیبارٹریوں اور کرسیوں کی کمی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ کالجوں میں اساتذہ و دیگر سٹاف کی خالی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے نیز ان کالجوں میں جن سہولیات کی کمی ہے، ان کی فہرست بھی مہیا کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج سدھیر کلے جندول اور کامرس کالج ولئی کنڈو و دیگر وغیرہ میں تدریسی سٹاف کی چند آسامیاں خالی ہیں جن کو عنقریب پر کیا جائے گا اور یہ درست نہیں ہے کہ محکمہ ہذا کے زیر انتظام ڈگری کالج پلوسو کے نام سے کوئی کالج ہے اور نہ ہی اے ڈی پی میں شامل ہے۔

(ب) مذکورہ کالج میں ذکر شدہ تمام تر سہولیات دستیاب ہیں۔

(ج) مذکورہ کالجوں میں اساتذہ اور دیگر سٹاف کی خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

Subject: **DETAIL OF SANCTION/VACANT POST**

Reference your Email dated 10/01/2019, the requisite information is sent herewith as per prescribed proforma:

S.No.	Nomenclature of posts with BPS	Total Sanctioned posts	Total filled	Vacant position	Remarks
1	Professor BPS-20	01		01	The post has not be included in budget 201019
2.	Principal BPS-19	01	01		
3	Associate Professor BPS-19	03	02	01	
4	Assistant Professor BPS-18	04	01	03	
5	Lecturer BPS-17	17	08	09	
6	DPE BPS-17	01		01	
7	Librarian BPS-17	01	01		
8	Superintendent BPS-17	01	01		
9	Assistant BPS-16	01	01		
10	Computer Operator BPS-16	01		01	
11	Computer operator cum Office Asistant BPS-16	01			
12	Sr. Clerk BPS-14	01	01		
13	Junior Clerk BPS-11	01	01		
14	Pesh Imam BPS-09	01		01	
15	Computer Lab Assistant BPS-07	01	01		
16	Driver BPS-06				

17	Cleaner BPS-03				
18	Chowkidar BPS-03	05	05		
19	Mali BPS-03	01	01		
20	Tub-well Operator BPS-03	01			
21	Bearer BPS-03	03	03		
22	Cook BPS-03	01	01		
23	Sweeper BPS-03	04	04		
24	Computer Lab Attendant BPS-03	02	02		
25	Library Attendant BPS-03	01	01		
26	Naib Qasid BPS-03	04	04		
27	Shop Attendant BPS-03				
	Total	57	40	17	

DIRECTORAT OF COLLEGES

Vacant posts	Subject
Assistant Professor BPS-18	English, Mathematics, Psychology and Home Economics
Lecturer BPS-17	Physics, Pak study, Law, Statistics and Geography

Mr. Speaker: Supplementary please.

جناب بہادر خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، زما کوئسچن 2410، ما ایجوکیشن ته لیکلی دی چې آیا یہ درست ہے کہ پی کے-16 دیر لوئر میں ڈگری کالج سدھیر کلے جندول، کامرس کالج ولئی کنڈو اور گرلز ڈگری کالج پلوسو مختلف اساتذہ بشمول فزکس، کمسٹری، بیالوجی اور ہوم اکنامکس لیکچررز و دیگر سٹاف کی آسامیاں خالی پڑی ہیں؟ جی ہاں، درست ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالجوں میں ضروری سہولیات مثلاً بجلی، پانی، لیبارٹری اور کرسیوں کی کمی ہے؟ جی نہیں، یہ سب پورا ہے۔ په تفصیل کښې ئې دا آسامیانې ورکړې دی، 57 آسامیانې تقریباً، اوس د یو کالج نه ئې پکښې مکمل انکار کړے دے، د پلوسو کالج نه ئے پکښې انکار کړے دے چې دا

دلته نشته دے ،ډګری ګرلز کالج دے ،زه ډیر افسوس کوم چې سلامت کالج دوئ ته، یو بل ټیکنیکل کالج صدیر کلے دے چې په دے ټولو کښې نه سهولیات شته دے ،بلکه په دې پلوسو ډګری کالج کښې چې کوم د فی میل دے ، په دیکښې زمونږ پیغلې بچیانې ماشومانې دی،هغه د ځان سره بوجئی یا جائے نماز اوړی او په هغې کښینی، د دوئ د ناستې څه سهولیات نشته دے ، د یو پرنسپل نه علاوه پکښې بل لیکچرر نشته دے ، په دې ټولو کښې لیکچراران نشته دے ، صرف کلاس فور د غه پرنسپلانو د خپلو علاقو نه راوستی دی او د ځان سره ئے بھرتی کړی دی۔ دا ټول داسې بے سهولته دی، نه پکښې بجلی شته دے ، که ټیکنیکل کالج کښې کومه لیبارټری پرته ده، که کوم کمپیوټر پکښې پروت دے ، یا کوم سټوډنټانو پکښې داخلې اغستی دی، هغه عاجزانان هسی ځی راځی، ځکه چې کلاسونه ئے نه لګی، نو زه درخواست کوم چې ددې بل شان پته نه لګی، ددے دا پته لګی چې دا دوئی کوم جواب ورکړے دے ، دا په دې غلط ثابتیږی چې دا کمیټئی ته حواله شی او کم از کم مونږ کښینو او دا کوم جواب ئے ورکړے دے ، دا اوګورئ چې مونږ څه لیکلې دی؟ دا اوګورئ نو مطالبه کوم سر، چې داایجوکیشن کمیټئ ته حواله کړئی۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): سر، آپ تو بڑے مہربان ہیں اپوزیشن پر ماشاء اللہ، درانی صاحب جو باتیں کر رہے تھے، میں اس کی سپورٹ میں بولنا چاہتا تھا لیکن آپ نے مجھے موقع ہی نہیں دیا، یہ کوئسچنز آور ہوتا ہے، اس لئے جناب سپیکر کہ کوئی، پلیز ډ سټربینس کیږی جی، تو اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ -----

Mr. Speaker: Order, please.

وزیر اطلاعات: کہ کسی حلقے کے حوالے سے کوئی ایشو آتا ہے، وہ اسمبلی میں آجاتا ہے پھر اس کا جواب آجاتا ہے اور اس پر مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ پارلیمانی روایات اپنی جگہ، اس میں کوئی شک نہیں ہے، ہمیں بڑے اور چھوٹے کی تمیز ہونی چاہیئے، ہم ان کا احترام کرتے ہیں جو سینئیرز ہیں، بالکل سب کرتے ہیں اور ہم ان سے سیکھنا چاہتے ہیں لیکن جناب سپیکر! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ کہیں کہ جی کوئسچن کو ہاؤس

میں Put بھی نہ کریں تو یہ کونسی پھر روایت ہے، کوئی اور روایت پھر بنے گی ناں، تو میں تو نگہت بی بی سے ریکویسٹ کر رہا تھا کہ اس میں جو آپ کو اتنی ڈیٹیل سے جواب دیا گیا ہے کہ میرے خیال سے کہ اس دفعہ جو جوابات ملے ہیں، میں خود حیران ہوں، اتنی ڈیٹیل سے اور ایک ایک چیز کا انہوں نے ذکر کیا ہے، تو میں تو پہلے ادارے کو Appreciate کرتا ہوں، جو بہادر صاحب کا کوسچن ہے کہ پلوسو کالج نہیں ہے، انہوں نے کہا ہے کہ "ہے" اور وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے، سیکنڈ نمبر انہوں نے کہا ہے کہ اس کالج کے اندر جو اوپر انہوں نے ذکر کیا ہے، اپنے حلقے کا کالج ہے، ڈگری کالج، یو منتہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان کا جواب سن لیں۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> یہ جو ڈگری کالج ہے سدھیر کلے جندول یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں پانی بجلی نہیں ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہے، تو میرے خیال سے جناب سپیکر! اس پر ضرور کمیٹی بننی چاہیئے کہ دیکھیں ناں، یا تو وہ جھوٹ بول رہے ہیں یا پھر یہ کہ یہ زیادتی کر رہے ہیں، اس کا ضرور حل ہونا چاہیئے، یہ بڑی زیادتی ہوگی کہ میں یہاں کہوں کہ ہاں 'ہے' اور میرے معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ 'نہیں' ہے، تو اس پر ضرور کمیٹی بنائیں، اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور اگر یہ کہتے ہیں، کمیټۍ ته لیږل غواړی، بالکل زه دې ته تيار یم، یہ سوال ہے، ایسا جواب ہے کہ اس پر ضرور انکوائری ہونی چاہیئے کہ اگر ڈیپارٹمنٹ نے جھوٹ بولا ہے تو ضرور ان پر انکوائری ہونی چاہیئے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that Question No. 2410 may be referred to the Standing Committee on Higher Education? Those who are in favour of it may say "Yes" and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The "Ayes" have it; The Question No. 2410 is referred to the Standing Committee on Higher Education. Question No.2444.

ایک دو منٹ رہ گئے ہیں کوسچنز آور میں، بہادر خان صاحب! آپ اپنا آخری کوسچن کر لیں، 2444۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میرا ابھی ایک کوسچن ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، تو ابھی کوسچنز آور ختم ہو رہا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، وہ تو بڑا Important Question ہے، یا تو ڈیفر کریں سر وہ بہت اربوں روپے کا اس میں گھپلا ہے اور کرپشن ہے سر۔

جناب سپیکر: 2444، بہادر خان صاحب،

*2444 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2012 میں PK-16 بمقام طور قلعہ یونین کونسل منڈا میں باچا خان ہائی سیکنڈری سکول تعمیر کیا گیا تھا جس کو محکمہ نے سرکاری سکول میں تبدیل کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکول کو جب سے سرکاری تحویل میں لیا گیا ہے، تا حال کیوں بند پڑا ہے، اس کا تمام عملہ اور گاڑیاں غائب کر دی گئی ہیں اور فنڈ میں خرد برد کیا گیا ہے، آیا حکومت مذکورہ سکول کو سرکاری سطح پر فعال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاءاللہ خان (مشیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2012 میں PK-16 بمقام قلعہ یونین کونسل منڈا میں باچا خان ہائی سکول سیکنڈری سکول تعمیر کیا گیا۔

(ب) مندرجہ بالا سکول مالی حالات کی ابتری کی وجہ سے بند پڑا ہے، سکول کے تمام اثاثہ جات اور گاڑیاں وغیرہ سکول کے اندر موجود ہیں، نیز سکول کو سرکاری سطح پر فعال کرنے کیلئے محکمہ ہذا کوشش کر رہا ہے۔

جناب عنایت اللہ: نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے حوالے سے بھی کوسچنز ہیں، وہ بڑے Important ہیں۔

جناب سپیکر: کوسچنز تو بہت سے رہتے ہیں لیکن اب میں کیا کروں، ڈسکشن اتنی زیادہ ہو جاتی ہے کہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میرا کوسچن لے لیں، اس کے بعد ختم کر دیں۔

جناب بہادر خان: زه شکریه ادا کوم سپیکر صاحب! دا خو ډیر یو مشهور کوئسچن دے ځکه چې ما بیا بیا دلته اوچت کړے دے، باچا خان ماډل سکول چې په 2017 کښې بند شوے دے، خلق سکولونه جوړوی، سکولونه چالو کوی او تاسو تر دې وخته پورې چې کوم چالو سکول وو نو هغه هم بند شوے دے او مونږ د هغې مطالبه کوؤچې هغه چالو کړو۔ وزیر اعلی صاحب پکښې دلته باقاعده وینا او کړله چې یره په دیکښې ما کمیټی مقرر کړه او دا دومره یو کال اوشو او په دې یو کال کښې څو کمیټیانئ ددې منسټر سره ما څو ځل اوکتل، ده پکښې

کمیټی مقرر کړه، تر ننه پورې د هغې سوال جواب رانغلو، اوس هم هغه سکول تباه او برباد شو۔ ډیر ښائسته بلډنګ دے، ډیر زبردست ګاډی او ښه بد پکښې دی، هغه ټول تباه و برباد شو، دوه درې کالونه دغه شان جام اودریدو، نه پکښې څوکیدار شته، نه پکښې استاد شته، د دې زه دا درخواست کوم چې دا هم کمیټۍ ته حواله کړئ چې د دې صحیح طریقه کار رااوخی، ایجوکیشن کمیټۍ ته ئې حواله کړئ۔

جناب سپیکر: جی بنگش صاحب۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی جناب سپیکر! یہ سوال ایک دفعہ کمیٹی میں جاچکا تھا، وہاں اس پر ڈیٹیل ڈسکشن ہوچکی ہے اور اس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کیونکہ یہ سکول ایسی جگہ پر بنا تھا کہ بچے وہاں نہیں جارہے تھے اور پھر اس پر یہ فیصلہ ہوا، یہ بہادر خان صاحب! آپ اس کمیٹی میں تھے اور ہم نے اس میں پھر یہ فیصلہ کیا کہ اس سکول کی جگہ ہم آپ کو دوسری جگہ پر کچھ پرائمری سکول، دو پرائمری سکول اور ایک ہم نے ہائی سکول کا ان سے کہا تھا کہ اس کی جگہ پر ہم آپ کو وہ دیں گے، اس کا تو Already اس کمیٹی میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے، یہ سوال تو میرے خیال میں اب دوبارہ آگیا ہے۔ تو سر، اگر آپ اس کو دوبارہ اس کمیٹی میں بھیجواتے ہیں تو بھیجوادیں۔

جناب سپیکر: جی بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: یو فیصله هم نه ده شوې، دا فیصله به اوس په ایجوکیشن کمیټۍ کښې صحیح اوشی، چې کومه اوشی په هغې به عمل در آمد اوشی۔ زه درخواست کوم چې دا زما کوئسچن دې ایجوکیشن کمیټۍ ته د دې سره حواله کړئ، زمونږ نور ډیر سکولونه بند پراته دی، هغه به هم پکښې ټول را اوځی، ټوله یوه طریقه به اوشي۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 2444 may be referred to Standing Committee on Elementary and Secondary Education. Those who are in favour of it may say “Yes” and those who are against it may say “No”.

(The motion was carried)

Mr. speaker: The "Ayes" have it, the Question No. 2444 is referred to the Standing Committee on Elementary and Secondary Education.

اب The Questions hour is overاور Remaining Questions بہت سارے ایسے ہیں، میں ان کو Lapsed نہیں ہونے دیتا، ڈیفر کریں، اگلے اجلاس میں ان کو لیا جائے کیونکہ اس پر ڈیپارٹمنٹس بھی بہت زیادہ کام کرتے ہیں، ممبرز بھی انتظار میں ہوتے ہیں اور کافی کوسچنز ہمارے آج رہ گئے ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave Applications جناب تاج محمد خان ترند صاحب 29 اور 30 کے لئے، میاں شرافت علی صاحب 29 اور 30 کے لئے، سید احمد حسین شاہ صاحب 29 کے لئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 29 کیلئے، جناب فضل حکیم خان یوسفزئی صاحب 29 کیلئے، حاجی انور حیات خان صاحب 29 کیلئے، جناب منور خان صاحب 29 اور 30 کیلئے، جناب شکیل بشیر عمرزئی صاحب 29 کیلئے، محترمہ نادیہ شیر خان صاحبہ 29 کیلئے، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ 29 کیلئے، محترمہ ملیحہ علی اصغر خان صاحبہ 29 کیلئے، جناب بلاول آفریدی صاحب 29 کیلئے، محترمہ ثمر بلور صاحبہ 29 کیلئے، جناب عبدالکریم خان صاحب، اسپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر 29 کیلئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker Leave Granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: کل پورے پاکستان میں کشمیریوں کے ساتھ ایک Solidarity کا دن منایا جارہا ہے، احتجاجاً آدھا گھنٹہ پوری قوم بارہ سے لیکر ساڑھے بارہ بجے تک روڈز پر Open to sky میں کھڑی رہے گی یہ یکجہتی کشمیر کیلئے یا کشمیر میں جو مظالم ہو رہے ہیں اور کشمیر میں جو ہماری ماؤں اور بہنوں کے ساتھ جو ظلم و زیادتی ہو رہی ہے، اس کے خلاف اور جو بھارت نے غیر قانونی طور پر ریاست آزاد جموں و کشمیر کو اپنے Constitution کا حصہ بنا کے ہندوستان کا حصہ بنا لیا ہے، اس لئے ہم اسمبلی کی طرف سے کل سب، اجلاس صبح ہوگا اور بارہ بجے سے دس منٹ پہلے ہم اس گیٹ سے سارے باہر جائیں گے، پارلیمنٹری لیڈرز

سارے فرنٹ لائن پہ ہوں گے، پلے کارڈز ہوں گے ہم سب کے ہاتھوں میں اور بینرز ہوں گے اور ہم یہاں سے باہر خیبر روڈ تک مارچ کریں گے اور خیبر روڈ پہ آدھا گھنٹہ پوری قوم کے ساتھ ہم وہاں پر اس احتجاج میں شریک رہیں گے۔ تو میری گزارش ہے تمام ایم پی اے صاحبان سے کہ آپ سب کل کے اجلاس میں شرکت کو یقینی بنائیں اور کشمیری جو ہمارے بہن بھائی ہیں، ان کے ساتھ Soladiraty کیلئے بارہ سے لیکر ساڑھے بارہ بجے تک ہم اس احتجاج میں شریک ہوں گے۔ No. 5 'Privileges Motions: Mr. Bahadar Khan

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر! مجھے تھوڑا سا موقع دے دیں، جو دھماکہ ہوا تھا، اس حوالے سے۔

<u>جناب سپیکر:</u> دے دیتا ہوں، یہ بہادر خان صاحب کو میں نے فلور دے دیا ہے، اس کے بعد آپ لے لو۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> آپ شوکت یوسفزئی صاحب کو حکم دیں کہ میرے پوائنٹ آف آرڈر تک ہاؤس میں موجود رہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، شوکت یوسفزئی صاحب نہیں نکلتے ہیں، ادھر ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔

مسئلہ استحقاق

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Bahadar Khan Sahib, MPA to move his Privilege Motion No. 31 in the House.

<u>جناب بہادر خان:</u> شکریہ سر۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں، وہ یہ کہ جب بھی میں واٹر مینجمنٹ کے افسران اور ڈسٹرکٹ آفیسر اسحاق کو فون کرتا ہوں تو وہ میری فون کال اور میرا نمبر Receive نہیں کرتا اور مذکورہ افسران جو کام کرتے ہیں تو ہمیں اس کی انفارمیشن نہیں دیتے اور جب ہم ان کے پاس کسی لیگل اور قانونی کام کیلئے جاتے ہیں تو ہمیں کوئی توجہ نہیں دیتے اور جہاں پر ان کے اپنے پیسوں اور دوسری لالچ کا کوئی کام ہوتا ہے تو صرف وہی کام کرتے ہیں، لہذا مذکورہ افسران اور محکمے کی وجہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جی زه معافی غواړمه، منسټر صاحب ډیر بنه سړے دے، دوئ ورته پخپله هم یو ځل، دوه ټیلیفون کړے دے، هم د دې اسمبلۍ نه چې یره د دوئ څه خبره ده، ته ورسره کښېنه او د غلته کښې که د دوئ څه فنډ وی، یا څه خبره وی دا ورله حل کړه خو تر دې وخته پورې، یو کال اوشو، تر دې وخته پورې دې سړی ما ته دا او نه وئیل چې یا زمونږ سره فنډ شته دے یا زما فون اوچت کړی یا زه دفتر ته ورشم

او دے پہ دفتر کښې ناست وی او دے پہ دفتر کښې زما سرہ ٹھیک خبرہ اوکړی،پہ دے وجہ باندې ما دہ تہ هم درې څلور ځله ګیله کړے دہ، دہ تہ هم ریکویسټ کوم او تاسو تہ هم کوم چې کم از کم ددې سړې نہ ددې پتہ لګول، د دې یو کال د دې بجټ، د دې فنډ ورکول غواړی او دا ورتہ درخواست کوم چې دا استحقاق منظور کړئ، کمیټئ تہ ئے حوالہ کړئ چې مونږہ پہ دې بیا پہ تفصیل سرہ خبرہ اوکړو، نور پرې دے پوهه کړو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی محب اللہ صاحب۔

<u>جناب محب اللہ خان(وزیرلائیوسٹاک):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، سپیکر صاحب! خان بہادر خان نے جو استحقاق لایا ہے،اس کے ساتھ میری بات بھی ہوئی تھی اور میں نے ان کو بھیSatisfied کیا تھا کہ ان شاء اللہ آپ کے کام ہوں گے لیکن جو بھی ادھر پیسہ لگ رہا ہے، وہ میرے خیال میں ہماری پچھلی گورنمنٹ میں تھوڑے سے جو پیسے باقی تھے، وہی لگ رہے تھے،ابھی ہم نے پی ایس ڈی پی اور آئی ڈی پی میں مشترکہ ایک بہت بڑا پلان لایا ہے تو ان شاء اللہ ایم پی اے صاحب ہمارے لئے قابل قدر ہیں، قابل احترام ہیں ان شاء اللہ اس کے سارے گلے شکوے ہم ختم کریں گے، جو اس کے کام ہیں وہ ہم کریں گے لیکن جس آفیسر کے حوالے سے یہ بات کر رہے ہیں تو میں ان کو پہلے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ میں اس کے ساتھ بات کروں گا اور جو بھی اس کے تحفظات ہیں تو ان شاء اللہ وہ دور کریں گے اور ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہوگا جس سے آنریبل ممبر کو پریشانی ہوگی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہادر خان صاحب!آپ کی جو پریویلیج موشن ہے،اس میں ایک تو آپ نے کسی آفیسر کوNominate بھی نہیں کیا اور منسٹر صاحب نے آپ کو ایشورنس دلا دی ہے،آپ ان شاء اللہ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں جو آپ کا ایشو ہے یا جو کسی نے آپ کی بات کوHonor نہیں کیا،ان شاء اللہ یہ اس کو Assure کرائیں گے کہ نہ صرف آپ بلکہ ہر ممبر کی بات کو تمام آفیسرز جو ہیں ریسپانڈ کریں گے ان شاء اللہ،تو میں آگے چلوںBecause اس میں تو جواب دے دیا اس نے۔۔۔۔

<u>جناب بہادرخان:</u> محب اللہ ماخومخکښې اووئیل سر، دوئ خو ډیر ښه سړے دے او خدائے شتہ دے زمونږ قدر هم کوئ چې ورشو او دوئ ورتہ پہ خپل لیول باندې وینا هم کړې دہ خو زہ دا وایمہ چې کم ازکم ددې پہ حق کښې خو تہ

دا پريويليج منظور کړه ځکه ئے منظور کړه چې د ده پرې هم پخپله زما خيال دے وس نه کيږی چې تاورته وينا هم اوکړه او دهغې باوجود هم دے نه سميدو نو په دې باندې دا نور خلق او مونږ پرې نور مه بې عزته کوه ځکه چې د دې دپاره درته درخواست کومه چې دا منظور کړه او راوئے غواړه، اصلاح خو به ئې اوشي کنه۔

جناب سپیکر: یہ پریویلیج فلور پہ تو ہم لے آئے، یہ Defective ہے، اس میں نام ہی نہیں ہے، کسی آفیسر کا کہ آپ کس کے خلاف پریویلیج لانا چاہتے ہیں؟ تو بہرکیف منسٹر صاحب نے Even then آپ کو ایشورنس دلادی ہے، اس لئے منسٹر صاحب آپ، پلیزان کا جو مسئلہ ہے، وہ حل کروائیں۔ تھینک یو ویری مچ۔ Call Attentions, Agenda Item No. 7

جناب بہادر خان: سر! زه به درته ريکويسټ کوم، سپيکر صاحب، سپيکر صاحب۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 7، جب ہوگیا تو بات ختم ہو گئی ناں جی، ایک آئٹم جب ختم ہوگیا تو بس ختم ہوگیا، اب دوسرے پہ ہم چلے گئے ہیں۔ آئٹم نمبر 7 اس پہ ایشورنس آگئی ہے، آپ Satisfied ہو جائیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Call Attention: Ms Asia Saleh Khatak Sahiba, MPA to please move her call attention notice No.530 in the House. Asia Khattak Sahiba.

محترمہ آسیہ صالح خٹک: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میرا جو توجہ دلاؤ نوٹس ہے، اس کی بہت Importance ہے، میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں وہ یہ کہ جو طلباء وطالبات O Level یا A level کا امتحان پاس کر لیتے ہیں، ان کیلئے حکومت نے کالج میں داخلے کیلئے Equivalency Certificate لینا لازمی قرار دیا ہے، اس کیلئے حکومت نے اسلام آباد میں IBCC کا ایک دفتر کھول رکھا ہے جس میں ڈائریکٹر اور ایک ڈپٹی ڈائریکٹر سارے پاکستان کا بوجھ اٹھاتے ہیں جس کی نارمل فیس دو ہزار اور ارجنٹ فیس چار ہزار روپے ہے، میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ہمارے صوبے کے سٹوڈنٹس اور ان کے والدین بھی Equivalency Certificate لینے کیلئے اسلام آباد جاتے ہیں اور وہاں پر سخت ذہنی اور معاشی مشکلات کا شکار ہوتے ہیں جس میں نہ صرف ہمارے

صوبے کے طلباء اور طالبات بلکہ ان کے والدین بھی سخت اذیت کا شکار ہوتے ہیں اور صوبہ بھی ایک اہم Source of revenueسے محروم ہو جاتا ہے۔IBCC کا ریجنل دفتر پشاور میں بھی موجود ہے مگر اس کے پاس Equivalency Certificate دینے کا اختیار نہیں، لہذا میری حکومت سے التجا ہے کہ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کے توسط سے خیبر پختونخوا کے سٹوڈنٹس کو A Level اور O Level کے امتحان کی Equivalency Certificate بنانے کیلئے IBCC کے ریجنل دفتر کو اختیار دیا جائے تاکہ والدین اور سٹوڈنٹس ذہنی اور معاشی مشکلات سے بچا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں اس پہ تھوڑی سی بات بھی کرنا چاہوں گی کہ یہاں پر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بات ہو گئی اتنی لمبی، کال اٹینشن آپ لائی ہیں، پوری تقریر جتنی Thing should be brief، اب اس کا آپ کو کون جواب دے گا؟ جی منسٹر صاحب، بات کلیئر ہو گئی۔

<u>جناب ضیاءاللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> جناب سپیکر! بہت اچھی توجہ دلائی ہے، حکومت Agree کرتی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس Agree ہو گئے ہیں، ٹھیک ہے۔ تھینک یو جی۔

Shahida Bibi, MPA and Mr. Muhammad Saleh, Mr. Muhammad Abdul Salam Sahib, MPA, to please move their Call Attention Notices No.528 and 544, identical, under same subject matter, in the House, First Ms Shahida Bibi, MPA, Shahida, Bibi, ji, please.

<u>محترمہ شاہدہ بی بی:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں وہ یہ ہے، کہ ضلع مردان میں ہماری قوم کی معصوم فرشتہ چار سالہ اقراء کو جنسی زیادتی کے بعد انتہائی بے دردی سے شہید کیا گیا، میں اس ایوان میں اس واقعہ کی بھرپور مذمت کرتی ہوں، جناب سپیکر صاحب! اس ضمن میں عرض ہے کہ ایسے واقعات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں، بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری حکومت نے ابھی تک اس میں کوئی اہم لائحہ عمل تیار نہیں کیا، نیز ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے فی الفور جامع پالیسی ترتیب دی جائے یہ ایوان پسماندگانوں کے ساتھ درد وغم میں برابر کے شریک ہے، اس کو ایوان کا مطالبہ ہے کہ اس درندہ شخص کو بے نقاب کر کے قانون کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے اور اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ آئندہ کوئی شخص ایسی حرکت نہ کر سکے، شکریہ۔

جناب سپیکر: محمد عبدالسلام صاحب، ایم پی اے

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی آپ بیٹھیں، جن کا ہے پوائنٹ آف آرڈر، پہلے ان کو تو آنے دیں، اچھا اس دوران میری درخواست ہے کہ کشمیر کے اوپر ریزولیوشن تیار کرلیں تاکہ آج اس ریزولیوشن کو ہم پاس کرائیں۔

جناب عنایت اللہ: بحث تو کریں ناں۔

جناب سپیکر: کریں گے ابھی تو تقریریں تو کریں گے اس پہ ناں، بات کراتے ہیں لیکن ریزولیوشن بھی ساتھ تیار کرلیں، جوائنٹ ریزولیوشن بنالیں جی۔

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ نیابت پی کے۔53مردان، یونین کونسل خزانہ ڈھیری کے گاؤں جانباز نری سے 11اگست 2019 کی شام یعنی عیدالاضحیٰ سے ٹھیک ایک دن پہلے ایک معصوم بچی اقراء بنت رحمت اللہ غائب ہو گئی، پولیس اسٹیشن صدر مردان میں بچی کی گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی گئی، پولیس نے بچی کی بازیابی کیلئے مکمل تعاون کیا اور 15اگست 2019 کی شام بچی کی لاش بہت ہی خراب حالت میں مکان کے قریب کھیتوں سے برآمد ہوئی، پوسٹمارٹم کے بعد ننھی بچی کو دفنادیا گیا۔جناب سپیکر صاحب، پولیس ایسے واقعات میں ملزمان کو گرفتار بھی کرتے ہیں لیکن واقعات میں کمی کے بجائے خطرناک حد تک اضافہ ہوتا جارہا ہے، حیوان بھی دوسرے حیوان کے بچوں سے ایسا نہیں کرتے بلکہ وہ دوسرے نابالغ بچوں سے پیار کرتے ہیں، ملکی اور غیر ملکی میڈیا پر خبر نشر ہونے سے ہمارے معاشرے اور ملک کی بدنامی ہوتی ہے۔جناب سپیکر! میں ایک بوجھل ضمیر کے ساتھ یہاں پر اقراء، زینب، اسماء اور فرشتہ جیسی ننھی کلیوں کا ذکر کرتا ہوں جو اس ظلم کی شکار ہوچکی ہیں اور ہم سے انصاف مانگ رہی ہیں، ہم کیوں ان معصوم بچوں کو تحفظ دینے میں ناکام ہیں؟ جناب سپیکر! بچوں کو ایسے واقعات سے محفوظ کرنے کیلئے اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے اور میری درخواست ہے اس معزز ایوان سے کہ اس معاملے میں سخت سے سخت قانون سازی کی جائے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کا سدباب ہوسکے۔جناب سپیکر صاحب! اقراء بچی کے والد سعودی عرب میں اپنی غربت کی وجہ سے ملازمت کرتا ہے، بچی کے دادا کفایت اللہ نے بچی کی گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی، پولیس نے اس

کے ساتھ مکمل تعاون کیا، میں خود بھی بچی کے ورثاء سے مسلسل رابطے میں تھا روزاول سے، 15 اگست کی شام عیدالاضحیٰ کے تیسرے دن بچی کی مسخ شدہ لاش ان کے مکان کے قریب کھیتوں سے برآمد ہوئی، جناب سپیکر صاحب! ہم ایسے انسانیت سوز واقعات تسلسل سے سنتے اور دیکھتے آرہے ہیں اور پولیس ملزمان گرفتار بھی کرتے ہیں مگر ان واقعات میں کمی نہیں آرہی، بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا جارہا ہے، ایسے واقعات جب ملک کے میڈیا کے ذریعے عام عوام تک پہنچتی ہیں تو والدین اپنے بچوں کو غیر محفوظ تصور کرتے ہیں اور مذکورہ اضلاع اور شہر کے عوام کی ایک غلط تصویر دوسرے لوگوں تک جاتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا۔ شوکت یوسفزئی صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! یہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ایک منٹ، میں بھی بات کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: بس ہو گئی ناں، کرنے دیں پوائنٹ آف آرڈر ہے، کال اٹینشن ہے ان کی، آپ کی تو نہیں ہے ناں، آپ تو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! اس میں میری بھی ایک دو تین کال اٹینشنز ہیں جو میں نے جمع کرائے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا بولیں بولیں، آپ بولیں۔

جناب محمد عبدالسلام: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بات آگئی ناں آپ کی، دیکھیں ایجنڈا رہ گیا ہے جو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہی تو مسئلہ ہوتا ہے ناں کہ جب ہم لوگ کوئی چیز جمع کراتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر کوئسچنز آور کو ان دنوں میں سسپنڈ کر دیں، اگر آپ نے ایجنڈے پہ بات کرنی ہے، ورنہ یہ رہ جائے گا، آپ کے کوئسچنز کی وجہ سے ایجنڈا رہ جاتا ہے۔ آج اپوزیشن آپس میں بیٹھ کے سوچیں Because ابھی تک آپ کے ایجنڈے کا ایک آئٹم بھی نہیں ہو سکا۔ نگہت صاحبہ! آپ بولیں نہیں، اس کو میں ٹائم دے رہا ہوں۔ جی سلام صاحب۔

جناب محمد عبدالسلام: جناب سپیکر صاحب! جب یہ خبریں بیرون ملک میڈیا کے ذریعے نشر ہوتی ہیں تو پاکستان کا امیج ہمارے معاشرے اور ملک کی بدنامی کا سبب بنتا ہے، جناب سپیکر صاحب۔ آج بھی جناب سپیکر صاحب! آج چارسدہ میں ایسے واقعات۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالسلام صاحب! یہ بات ہو گئی، آپ اس کو کیوں Repeat کرتے ہیں، آگے موؤ کرنے دیں، بعد میں میں خود بھی اس بات کی ہاؤس سے رائے لوں گا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے کہ مجموعی طور پہ اس طرح کے واقعات کا سدباب ہو، کیا اس پہ ہم بحث کریں، کوئی نیا قانون لائیں، کیا چیز کریں؟ کیونکہ یہ ہم سب کیلئے باعث شرمندگی ہے اور یہ واقعی ہم سارے قیامت کے دن جوابدہ ہیں، آج بھی جوابدہ ہیں، معصوم بچیوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے، بچوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے، بس آپ کی بات آ گئی۔ آپ کا کال اٹینشن، جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ ان تمام چیزوں پہ میرے کال اٹینشنز بھی پڑے ہوئے ہیں، میرے توجہ دلاؤ نوٹسز بھی پڑے ہوئے ہیں اور 'ڈے ون' سے جب سے یہ اسمبلی شروع ہوئی، اس سے پچھلی اسمبلی میں بھی یہ تمام واقعات ہوتے رہے ہیں۔ ابھی بنوں میں جناب سپیکر صاحب! چار پانچ سال کا بچہ جو ہے، کھیتوں سے آٹھ نو دس دن بعد جب اس کی لاش ملی ہے تو اس کی آدھی لاش کو کیڑوں نے کھایا ہوا تھا اور اس کے ساتھ بھی یہی جنسی زیادتی ہوئی ہے جناب سپیکر صاحب! میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا اور آپ رولنگ دیتے دیتے اور آپ فیصلہ کرتے کرتے رک گئے تھے۔ جناب سپیکر صاحب! یہ نہ ہمارے کے پی کا مسئلہ ہے، نہ کسی اور جگہ کا مسئلہ ہے یہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے اور پورے پاکستان میں یہ 'ویڈیوز سکینڈلز' جو ہیں یہ بہت زیادہ ہو رہے ہیں جناب سپیکر صاحب! اس پہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ پارلیمان کی کمیٹی بنائیں، آپ 'فزیو تھراپسٹ' کو رکھیں، اس میں آپ پولیس کے کچھ لوگوں کو رکھیں تاکہ اس کی تہہ تک ہم پہنچیں کہ یہ کیوں ہو رہا ہے اور اس کا سب سے بڑا نقصان جو ہے جب ہم لوگ اس کی تہہ تک جائیں گے تو I am sure کہ ہمارا موبائل سسٹم ہی نکلے گا یا ان کی وہ ویڈیوز لنک نکلیں گی جس سے کہ فحش فلمیں دیکھی جاتی ہیں جس سے کہ بچہ اپنی جوانی سے پہلے ہی وہ بالغ ہو جاتا ہے اور پھر وہ جب فلمیں دیکھتا ہے اشتعال میں آ کے، پھر ظاہر ہے کسی بھی بچی کو وہ مطلب وہ کر دیتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جو بے روزگار ہیں اور سارا دن موبائل پہ، میں نے آپ سے پہلے

بھی درخواست کی تھی کہ اس کے لئے باقاعدہ کمیٹی بنائیں یہ صرف لفظی کھیل نہیں ہے کہ ہم آج ایک بچی کی بات کریں گے، کل دوسری بچی کی بات کریں گے، اس کے لئے مستقل ایک قانون بننا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> Agreed, Agreed بالکل، شوکت صاحب! آپ بات کریں، پھر اس پہ میں رولنگ دیتا ہوں۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات):</u> جناب سپیکر! یہ واقعی افسوسناک واقعہ ہے اور یہ پہلا واقعہ نہیں ہے، اس سے پہلے آپ دیکھیں تو ہزارہ کے اندر ایک ہوا تھا، پھر نوشہرہ میں ہوا تھا، مردان میں ہوا تھا اور پھر ان کے جو ملزمان ہیں، وہ گرفتار بھی ہوئے ہیں یہ ایک 'مائنڈسیٹ' ہے، میرے خیال سے اس کی روک تھام ہونی چاہیئے اور قوانین موجود ہیں لیکن میرے خیال میں قوانین کے اندر سقم ہے، اگرچہ Child abuse پہ پہلے بھی سفارشات گئی ہوئی ہیں اور اسی اسمبلی نے کہا تھا کہ کمیٹی بنے گی۔

(ظہر کی اذان)

<u>جناب سپیکر:</u> جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا کہ Child abuse پہ جو کمیٹی تھی، اس پہ اگر آپ پارلیمانی کمیٹی اس کے اندر بنانا چاہیں تو یہ بہتر ہوگا، پارلیمنٹ کی کمیٹی ہو گی، اس میں جو بھی سقم آپ کو نظر آرہا ہے کیونکہ اس چیز کو روکنا ہے، ہر صورت میں روکنا ہے، پولیس تو ملزم کو گرفتار بھی کر لیتی ہے اور ماضی میں ہوا بھی ہے لیکن جس بچے کے ساتھ زیادتی ہو جاتی ہے، اس کی پوری فیملی تباہ ہو جاتی ہے، تو اس فیملی کو کیا ریلیف دے سکتے ہیں؟ جب واقعہ ہو جائے، اس کے بعد آپ ملزم کو مار بھی دیں، کیا ہوگا؟ لیکن اگر قوانین سخت ہوں گے تو اس کو پتہ ہوگا کہ اس نے رہا نہیں ہونا ہے تو اس کیلئے میرے خیال سے ہمیں Re-visit کرنا پڑے گا اور اپنی اس قانون سازی پر نظر ثانی کرنا پڑے گی۔ یہ سارے جتنے بھی سٹیک ہولڈرز ہیں جناب سپیکر! میں تو گورنمنٹ کی طرف سے یہی کہہ سکتا ہوں کہ اس پر کمیٹی بنائیں اور سخت سے سخت قوانین بنائیں چاہے، سزائے موت ہو یا جو بھی ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> بالکل جی۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> لیکن اس چیز کو روکنا ہے ہر صورت میں۔

جناب سپیکر: تو اس میں ہم ان شاء اللہ کل ایک کمیٹی اناؤنس کریں گے اور بے شک جیسے نگہت بی بی نے کہا کہ 'فزیو تھراپسٹ' کو بھی بیٹھائیں، ہمارے ایوان کے ممبر بھی ہوں گے، کوئی تین نام گورنمنٹ دے دیں، تین نام آپ دے دیں، ہاں لے لیں تین نام۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):   جناب! جو مسئلہ ہمارے فاضل ممبران نے اٹھایا ہے، انتہائی افسوس ناک ہے اور آدمی زیادہ بات بھی اس پہ کرے تو اس گھر کی طرف دیکھیں تو یقین جانیئے آپ اگر اس کے گھر میں جائیں گے تو آپ بھی خود شرمائیں گے اور وہ گھر بھی اس طرح ہو جاتا ہے کہ بیٹھنے کے قابل نہیں ہوتا ہے لیکن یہ واقعات ابھی بہت زیادہ ہو رہے ہیں اور اس لئے جس طرح یہاں پر بتایا گیا کہ ان اضلاع میں بھی ہوا ہے، اس میں ہم اپوزیشن تیار ہیں کہ جس طرح بھی گورنمنٹ قانون سازی چاہتی ہے، ہم اپوزیشن اس کیلئے حاضر ہیں، قانون سازی بھی کریں گے لیکن گورنمنٹ کا جو کام ہوتا ہے، قانون سازی پہ عمل کرنا ہوتا ہے، ابھی بھی کچھ کمی بیشی نہیں ہے لیکن شرم کی بات یہ ہے کہ یہاں پر ہمارے پاس فرانزک لیبارٹری بھی نہیں ہے اور ہم پھر دوسرے صوبوں کو مجبور ہوتے ہیں، جس طرح مردان کا واقعہ ہوا تھا اور پھر ہم نے پنجاب سے مدد لی اور رپورٹیں وہاں پر بھیجی، تو میری حکومت سے یہ بھی گزارش ہو گی کہ اس پر بھی وہ کام کرے کہ یہاں صوبے میں کونسی ایسی لیبارٹری ہونی چاہیئے، خواہ وہ کچھ ملاوٹ کی بنیاد پر ہو یا یہ واقعات ہوں، اس کیلئے گورنمنٹ سیریس ہو اور ابھی بھی گورنمنٹ کیلئے قانون تو ہے ایک آدمی کا قتل ہے، اس کا بے دردی سے قتل ہے، دہشت گردی کے زمرے میں بھی آتا ہے اور اس طرح کے جو واقعات ہوئے ہے ہیں، وہ بھی ہیں لیکن ابھی تک بڑے ادب کے ساتھ اس پر گورنمنٹ نے اس طرح ایکشن نہیں لیا ہے، کسی بھی ضلع میں حکومت نے اس پر اس طرح ابھی تک اور جو ذمہ دار ہیں، اگر وہ اس پہ نہیں جاتے ہیں، ہمارے سی ایم صاحب ہیں یا ہمارے وزیر صاحب ہیں جو اس کے گھر کو جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ اس گھر کی بے عزتی ہوتی ہے لیکن آپ کی ایڈمنسٹریشن ہے، وہاں پر آپ کی انتظامیہ ہے، آپ اس کو نوٹس دے سکتے ہیں کہ آپ پانچ دن کے اندر دس دن کے اندر اگر آپ نے اس مسئلے کا حل نکالا نہیں، جس نے بھی یہ کام کیا ہو تو پھر یہاں پر آپ نہیں ہوں گے اور آپ کے خلاف ہم ایکشن لیں گے، تو آپ جس دن بھی بیٹھتے ہیں، اپوزیشن قانون سازی کیلئے تیار ہے اور اس مسئلے میں ہم حکومت سے

ان شاء اللہ آگے ہوں گے، پیچھے نہیں ہوں گے لیکن حکومت سے میری درخواست ہے کہ آپ اس چیز کو ایسا نہیں لیں جو آپ لے رہے ہیں، اس میں آپ ہدایات اس طرح دے دیں کہ صحیح اس پر عمل ہو۔

جناب سپیکر: بالکل، اس ایشو پر کمیٹی جو ہم اناؤنس کریں گے، آپ بھی نام دے دیں، تین آپ بھی دیں، میں کرتا ہوں اور اس پر خوب غور خوض کریں، سوشل میڈیا کو بھی ذہن میں رکھیں، کیا کیا چیزیں ہم کریں؟ پاکستان میں نہیں تو ہم اپنے صوبے میں تو ایسے مواد پر پابندی لگا سکتے ہیں تو وہ چیزیں ہمارے سامنے آئیں، سخت ترین سزائیں ہوں، اس کیس کے اندر، پراسیکیوشن کا جو عمل ہے، وہ کس طرح بہتر ہو، جوڈیشری کا بھی کوئی نظام دیکھیں یا اس کیلئے الگ کورٹ ہو جو کہ سپیڈی ٹرائلز کر سکے اور پھر اس کی خوب تشہیر کا بھی بندوبست ہو تاکہ جو بھی قانون ہم بنائیں، ان پڑھ سے ان پڑھ بندے تک بھی وہ پہنچ سکیں کہ میں نے اگر یہ حرکت کی تو میرے ساتھ یہ سلوک ہوگا، شاید ہم سرخرو ہو جائیں اور ان بچوں کی زندگی بچ جائے۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! جو درانی صاحب نے بات کی، بالکل صحیح کی، یہ میں آپ کو بتاؤں کہ میں ڈیٹیل میں اس لئے نہیں جانا چاہتا تھا کہ یہ واقعہ ایسا ہے کہ اس پر انسان کو زیادہ تکلیف بھی ہوتی ہے، میں خود اس کے گھر بھی گیا تھا، عبدالسلام صاحب بھی ساتھ تھے، میں اس فیملی کے ساتھ بیٹھ کر مطلب انسان بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا، اتنی تکلیف ہوتی ہے لیکن چونکہ پولیس کا اپنا ایک طریقہ کار ہوتا ہے، وہ آپ دیکھیں زینب کیس میں دیکھیں، حویلیاں والے کیس میں دیکھیں، مردان میں تو آپ کو پتہ ہے کہ خون کا ایک قطرہ لیکر انہوں نے اس کو Follow کیا اور ملزمان کو گرفتار کیا، اس کیس میں بھی تقریباً کوئی دو سو کے قریب لوگوں کو گرفتار کیا ہے، ان کی Screening ہوئی، باقاعدہ ان کے Samples لئے گئے ہیں، درانی نے کہا کہ یہاں پہ وہ فرانزک لیبارٹری نہیں ہے، فرانزک لیبارٹری ہے لیکن اس کی جو Cross ہے، اس کو چیک کرنے کیلئے لاہور بھی بھیجا جاتا ہے اسلام آباد میں چونکہ ٹائم لگتا تھا اور اس کیلئے کراس چیک لازمی ہوتا ہے کیونکہ آپ نے ایک بندے کو پکڑنا ہے اور اس کو سزا دینی ہے تو اس میں آپ کو Assure ہونا چاہیئے کہ ملزم یہی ہے، تو اس حد تک تو میں پولیس کو داد بھی دیتا ہوں کہ انہوں نے سابق تمام ملزمان کو گرفتار بھی کیا ہے اور بڑے پروفیشنل انداز سے کیا، یہ نہیں کہ کسی دباؤ میں آکے انہوں نے ویسے لوگوں کو گرفتار کر کے اندر کیا لیکن یہ واقعات ایسے ہیں جن سے ہمیں شرم آتی ہے، جس سے ہمارا

صوبہ بھی بدنام ہوتا ہے جس سے ہماری وہ جو فیملی ہے وہ تو Totally تباہ ہو جاتی ہے، تو اس کیلئے میں مشکور ہوں اکرم درانی صاحب کا، جنہوں نے اس میں تعاون کی یقین دہانی کرائی، اس کمیٹی میں جو بھی ممبر بیٹھنا چاہتے ہیں، سفارشات دیتے ہیں، چاہے وہ اس کمیٹی میں ہوں یا نہ ہو لیکن اس کے ذہن میں جو بھی سفارشات ہوں، وہ ضرور دیں تاکہ اس چیز کو آئندہ کیلئے ہم روک سکیں۔

Mr. Speaker: The Sitting is adjourned for fifteen minutes for the Zohar prayer. Again, we have to re-assemble for the cause of Kashmir.

(وقفہ برائے نماز ظہر)

جناب سپیکر: جی لائق محمد خان صاحب۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر! گزارش ہے کہ شوکت یوسفزئی صاحب اس بات کی طرف تھوڑی توجہ کریں گے کہ میرے حلقہ تورغر میں تین سال قبل ٹی ایم اے جدبا تورغر کی طرف سے پانچ کروڑ روپے سولر سسٹم کیلئے منظور ہوئے تھے جس میں ٹھیکیدار نے صرف بیس پچیس یا تیس لاکھ روپے کا کام کیا ہے اور پیسے محکمے کے ساتھ مل کے دو سال پہلے پانچ کروڑ کے پانچ کروڑ نکال دیئے ہیں اور موقع پر کام دس پرسنٹ بھی نہیں ہوا، اس کا ثبوت میں ان شاء اللہ آپ کو دوں گا۔ دوسری گزارش، مزے کی بات یہ ہے کہ کرپشن کے محکمے نے ٹھیکیدار کے ساتھ مل کے انتہا کر کے فائل بھی گم کر دی ہے، ہمارے متعلقہ ڈی سی کو بھی فائل نہیں دے رہا، آپ اندازہ لگالیں کہ اتنی طاقت ہے ٹی ایم اے کے سٹاف میں کہ وہ پانچ کروڑ روپے بھی ہضم کر گیا اور ساتھ فائل بھی لے گیا، تو سپیکر صاحب! مہربانی کر کے شوکت یوسفزئی صاحب کو یہ ٹاسک دے دیں کہ وہ ان کو بلائیں، میں ریکارڈ کے ساتھ ان کے ساتھ پیش ہونے کے لئے تیار ہوں کہ گورنمنٹ کا یہ پانچ کروڑ روپے ضائع نہ ہوں۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! یہ جو ٹی ایم اے کی بات ہو رہی ہے، یہ ٹی ایم اے کے پیسے ہیں یا صوبائی حکومت کے پیسے ہیں۔۔۔۔

جناب لائق محمد خان: یہ ٹی ایم اے کو دیئے گئے تھے۔

وزیر اطلاعات: میرے خیال سے یہ تو بہت بڑا اسکینڈل ہے کہ اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ پانچ کروڑ کی جگہ پچیس لاکھ لگی ہے، یہ تو سمجھ میں آسکتی ہے کہ چلو اگر ان کو ادائیگی نہیں ہوئی ہو تو پھر تو ٹھیک ہے لیکن اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ پانچ کروڑ نکال بھی دیئے اور پچیس لاکھ کا کام بھی نہیں ہوا ہے، بالکل تحقیقات ہونی چاہئیں، بالکل اس میں کوئی دورائے نہیں ہیں اور سزا ہونی چاہیئے اس میں۔

جناب سپیکر: آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں، ان کو ساری ڈیٹیل دے دیں اور اس پر انکوائری کنڈکٹ کروادیں گے۔ جی عنایت خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! میں پچھلے کئی دنوں سے آپ سے ریکویسٹ کر رہا ہوں جو میری Constituency کے اندر چند روز پہلے اسمبلی کے سیشن شروع ہونے سے پہلے ایک دھماکہ ہوا تھا، اس میں چار بندے شہید اور اٹھارہ زخمی ہوئے تھے اور اس سے پہلے بھی اس گاؤں میں مسجد کے اندر خودکش دھماکہ ہوا تھا۔ جناب سپیکر! جس گروپ کے اوپر حملہ ہوا ہے، یہ آرمی کے ساتھ مل کے اینٹی طالبان لشکر کے کمانڈر تھے، میں دو باتیں کرنا چاہتا ہوں، ایک تو اسمبلی کے فلور پہ یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں نے مجھ سے رابطہ کیا ہے، ان لوگوں نے مجھ سے کہا ہے کہ آپ ہماری آواز پہنچادیں کہ ہمیں مسلسل ٹارگٹ کیا جارہا ہے اور ٹارگٹ اس لئے کیا جارہا ہے کہ ہم نے ایک سخت وقت کے اندر آرمڈ فورسز اور حکومت پاکستان کا ساتھ دیا ہے، سٹیٹ آف پاکستان کا ساتھ دیا ہے اور وہ Feel کر رہے ہیں کہ گویا کہ ان کے اوپر جو حملہ ہوا ہے اس کو Light لیا گیا ہے۔ دوسری جو بات میں کہنا چاہتا ہوں، یہ کہ شوکت یوسفزئی صاحب! آپ متوجہ ہوں، میں آپ کے تھرو ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ شوکت یوسفزئی صاحب کا سٹیٹمنٹ آئی تھی کہ یہ ان کی ذاتی دشمنی ہے، میرے خیال میں یہ بات ابھی Establish نہیں ہوئی ہے کہ ذاتی دشمنی کی وجہ سے ہوا ہے کہ جو ہسٹری ہے وہ Militancy سے Linked ہے، اس لئے وہ لوگ یہ پوچھ رہے ہیں کہ ہماری حکومت ہمیں بتائے کہ اس حوالے سے حکومت کی پیش رفت کیا ہے، حکومت نے ابھی تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ شوکت یوسفزئی صاحب کی سٹیٹمنٹ ہے کیا، اس سٹیٹمنٹ کے نتیجے میں جو Militancy کے اندر، دہشت گردی کے اندر کوئی شکار ہوتے ہیں، کیا ان کو جو پیکج ملتا ہے وہ پیکج ان کو اب نہیں ملے گا کہ انہوں نے کہا کہ یہ ان کی ذاتی دشمنی ہے؟ اس چیز کی فلور آف دی ہاؤس پہ وضاحت بھی کریں اور ان شہداء کو بھی اور جو زخمی لوگ ہیں، ان کو یہ

یقین دہانی کرائیں کہ ان کے ساتھ مدد بھی کی جائے گی جو Militancy کے حوالے حکومت کا Set protocols اور ایک Set procedure ہے،اس کے مطابق ان کو Compensation بھی ہو گا اور حکومت اس واقع کی تہہ تک پہنچنے کیلئے Step بھی اٹھائے گی۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تھینک یو شوکت صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، بابک صاحب کا مائیک کھول لیں۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی کا احتجاج ہے جو وہاں بیٹھی ہوئی ہیں، ہاؤس میں تشریف لائیں۔

جناب سردار حسین: عنایت اللہ خان نے جو Point raise کیا ہے جناب سپیکر! پچھلے دو مہینوں سے یا ڈھائی مہینوں سے بونیر میں، اپر بونیر میں بھی ان کی موجودگی جو ہے، Militants ہیں وہ موجود ہیں اور پھر کبھی شانگلہ میں بھی جاتے ہیں اور سوات میں بھی ان کی موجودگی ہے اور بہت ساری جگہوں پر ٹارگٹ کلنگ بھی ہوئی ہے جناب سپیکر! اور میں نے آئی جی صاحب سے کل ملاقات کی ہے، انہوں نے مجھے Assure بھی کرایا ہے اور مجھے اطمینان بھی ہے، مجھے یقین بھی ہے لیکن حکومت سے بھی میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اسی مسئلے کو، اب دوبارہ وہ لوگ Re-organize ہو گئے ہیں یعنی عید کے دوسرے دن مجھے اپنے حجرے میں ایک لیٹر ملا جو طالبان کمانڈر کی طرف سے تھا، پھر میڈیا کو بھی وہ چلا گیا ہے، مجھے اس طرح دھمکی دینا اور بونیر میں بہت سارے اس طرح کے لوگ ہیں، ان کو لیٹرز آئے ہیں، اگرچہ لیٹر کا تو پانچ چھ دن کے بعد انہوں نے پھر تردید بھی کی ہے لیکن ظاہر ہے وہ لوگ تو اپنی Strategy ابھی تبدیل کرتے رہتے ہیں، ان پہ تو کوئی اعتماد نہیں کر سکتا ہے جناب سپیکر! لیکن حکومت سے ہماری یہی ریکویسٹ ہو گی کہ بونیر میں ان کی موجودگی پچھلے دو مہینوں سے ہے، سیکورٹی فورسز نے ان دو مہینوں میں مختلف اوقات میں ان کے خلاف آپریشنز بھی کئے ہیں، وہ وہاں پہ موجود ہیں اور بھتے وصول کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ کل کی بات ہے جو لیٹر مجھے موصول ہوا ہے، اس میں بھی یہ لکھا گیا ہے کہ اللہ کے راستے میں ہم یہ جہاد کر رہے ہیں اور آپ لوگوں کا مالی تعاون ضروری ہے اور جو

درکار ہے، ظاہر ہے وہ الفاظ تو یہی استعمال کرتے ہیں لیکن جہاں پر وہ لوگوں کو Pressurize کر سکتے ہیں تو وہ وہاں پر لوگوں کو Pressurize کرتے ہیں اور اسی طرح وہ بھتے لے رہے ہیں، تو ہم یہی ریکویسٹ کر رہے ہیں جناب سپیکر! Militancy کے خلاف ہمارے ملک نے، ہماری قوم نے، ہماری سیکورٹی فورسز نے مل کے بڑی جدوجہد کی ہے اور بڑے نقصانات ہم نے اٹھائے ہیں، بڑی قربانیاں ہم نے دی ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ ایک مشترکہ مسئلہ ہے اور ان شاء اللہ سارے مل کے اس مسئلے کا حل ڈھونڈیں گے اور دہشت گردی کے خلاف جس فورم پہ بھی ہو اور جس طرح بھی ہو، ان شاء اللہ مشترکہ طور پر لڑیں گے لیکن یہی ریکویسٹ ہوگی کہ حکومت کو کھل کے ایک Political will کے ساتھ، ایک پولیٹیکل کمٹمنٹ کے ساتھ سامنے آنا ہوگا، ہم دیکھ رہے ہیں کہ مختلف اضلاع میں دن دھاڑے جہاں وہ چاہیں جس کو وہ چاہیں، جب چاہیں ٹارگٹ کرتے ہیں اور ٹارگٹ ان لوگوں نے جناب سپیکر! کیا ہے، تو حکومت سے یہی ریکویسٹ ہوگی کہ وہ کھل کے جو ہماری سیکورٹی فورسز ہیں، ان کے ساتھ بھی رابطے میں رہے اور ایک Political will کے ساتھ، ابھی ماشاء اللہ حالات ماضی کے مقابلے میں بڑے اچھے رہے ہیں اور یہ نیک شگون ہے، نیک شگون ہے جناب سپیکر! اسی طرح کل میں نے بھی اپنی سپیچ میں کہا تھا کہ ہمارے وزیرستان میں ان کی موجودگی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے، کل چونکہ میں نے بات کر بھی لی جناب سپیکر! میں دوباہ اسی ریکویسٹ کو Repeat کروں گا کہ کم از کم یہ جو میڈیا کی Facility ہے، انٹرنیٹ کی جو Facility ہے، موبائل کی جو Facility ہے یہ تمام جو ہمارے نئے اضلاع ہیں ان کو دینی چاہیئے تاکہ ہمیں پتہ چلے لیکن جناب سپیکر! اگر ہمارے آئی جی صاحب، ڈی پی او (نارتھ) یا ڈی پی او (ساؤتھ) سے رابطہ کرنا چاہیں وہ نہیں کر سکتے ہیں ہمارے الیکٹڈ ایم پی ایز یہاں پہ آئے ہیں، ان کے ووٹرز ان کے ساتھ رابطہ کریں گے، یہ لوگ اپنے ووٹرز کے ساتھ رابطہ کریں گے، ایڈمنسٹریشن کے ساتھ رابطہ کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان چیزوں کا کوئی تک ہی نہیں بنتا اور یہ ایک ایسا اقدام ہے کہ حکومت کا اس پر ایک پیسہ نہیں لگتا۔ اب زونگ کی کمپنی ہے، ان کو اجازت دینی چاہیئے، یوفون کی کمپنی ہے، اس کو اجازت دینی چاہیئے، ٹیلی نار کی کمپنی ہے، اس کو اجازت دینی چاہیئے، اب جس طرح درانی صاحب نے کہا کہ اگر ہم اپنے سیٹلڈ ایریا میں اپنے صوبے میں بہت سارے علاقوں کو یا بعض علاقوں کو No go area بناتے ہیں، تو ہمیں بتانا چاہیئے، 'ان کیمرہ' ہمیں بتانا

چاہیئے کہ جو الیکٹڈ ممبران ہیں اگر Openly حکومت ہمیں نہیں بتا سکتی تو 'ان کیمرہ' ہمیں بتائے کہ ابھی ان علاقوں کو No go areas رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ جناب سپیکر! تو یہ ایسے مسائل ہیں جس کا ہم بالکل اپوزیشن کی طرف سے میں Reiterate کرتا ہوں کہ اس مسئلے میں ہم آپ کے ساتھ ہیں، بالکل ہم آپ کے ساتھ ہیں، ایک ہی صف میں ان شاء اللہ کھڑے ہیں لیکن کھل کے آپ Political will کے ساتھ ان کا تدارک کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر! عنایت صاحب نے جو بات کی ہے، بالکل میں نے بات کی تھی اور میں نے اس وقت اس بنیاد پر کی تھی کہ جیسے واقعہ ہوا تو وہاں جو ڈی پی او تھا، اس نے مجھے کہا کہ جی ان کا Already ایک تنازعہ چل رہا ہے اور اس تنازعہ میں کچھ لوگ افغانستان منتقل ہو چکے ہیں، وہ وقتاً فوقتاً کے یہاں پہ حملے کرتے ہیں اور بعد میں ٹھیک ہے، جو بعد کی خبریں آئی اس میں بالکل یہ دہشت گردی کا واقعہ تھا اور میرے خیال سے انہوں نے دوبارہ میری سٹیٹمنٹ نہیں پڑھی جو میں نے اس کی مذمت بھی کی تھی اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اس کی مذمت کی تھی، تو ان کا جو طریقہ کار ہے کہ سیٹلڈ ایریا کے اندر جو بھی شہید ہوتا ہے، اگر اس کے لئے کوئی پیکیج ہے تو Automatically ہو گا، اس میں ہم دوبارہ اناؤنس کرتے بھی نہیں اور نہ آج تک کیا ہے، جو بھی واقعات ہوتے ہیں لیکن یہ چیز کہ جس طرح میرے بھائی نے بات کی، یہ بڑی تشویش ناک بات ہے کیونکہ اس دہشت گردی کو ختم کرنے کیلئے ہماری فورسز نے، ہماری پولیس نے، ہمارے لوگوں نے بہت بڑی قربانیاں دی ہیں اور یہ تاریخ کا حصہ ہے کہ یہ واحد ملک ہے کہ جس نے دہشت گردی کو شکست دی اب اگر دوبارہ سے کوئی سر اٹھا رہا ہے اور اس طرح کی دھمکیاں مل رہی ہیں یا جو بابک صاحب نے کہا، بالکل میرے لئے بڑے محترم ہیں، تو یہ گورنمنٹ کی Responsibility ہے کہ ان کو تحفظ دے اور ہر صورت میں ایسے لوگوں کا خاتمہ کریں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اب تک جو ہماری پولیس کا Role رہا ہے یا ہماری فوج کا جو Role رہا ہے، وہ تو یہی ہے کہ انہوں نے دہشت گردوں کے خلاف سخت ایکشن لیا ہے اور آج تک دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں اور زبردست کامیابی بھی حاصل کی ہے، تو ان کو یقین دلاتا ہوں ان شاء اللہ تعالیٰ کہ جو حالات 2009,2008 اور 2010 میں تھے، ان حالات کو ہم دوبارہ نہیں آنے دیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہ پورا ہاؤس جہاں سارے

Responsibleلوگ بیٹھے ہیں، چاہے اپوزیشن کے ہیں، چاہے گورنمنٹ کے ہیں، اس میں تو دو رائے ہو ہی نہیں سکتی اور جہاں تک انہوں نے تھری جی / فور جی کی بات کی ہے، کل بھی ممبر ضلع میں یہ بات اٹھی تھی اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی کہا تھا اور ان شاء اللہ ویسے بھی کیبنٹ میں دو لوگ جو ہیں فاٹا سے شامل کئے جا رہے ہیں تو وہ جب کیبنٹ کے اندر آئیں گے اور وہ اپنی بات اسمبلی کے اندر بھی کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ تھری جی / فور جی کا ایشو حل ہو جائے گا اور آخر میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں جو کسی کو Mind نہیں کرنی چاہیئے، اس کو میرے خیال میں مذاق میں لے لیں، یہ سپیکر صاحب کے حوالے سے ہے کہ آج کل آپ کی نظریں نگہت بی بی پر کوئی زیادہ فوکس ہو رہی ہیں۔۔۔ (تالیاں)۔۔۔تو میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ آپ کو اتنی وہ ہوتی ہے کہ نگہت بی بی اٹھ گئی ہے، نگہت بی بی وہاں چلی گئی ہیں، یہ تو ذرا ہمیں تھوڑی سی تشویش ہو رہی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اصل میں وہ سپیکر گیلری میں بیٹھی تھی تو میں نے اس سے کہا کہ آپ احتجاجاً ادھر بیٹھی ہے تو ہاؤس میں کیوں نہیں آ رہی ہے؟ جی جی نگہت بی بی کا مائیک کھول لیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> ہاؤس کو میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ مشتاق غنی صاحب تو میرے بھائی ہیں، چھوٹے بھائی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ ظاہر ہے کہ وہ چھوٹے ہیں، سب لوگ میرے بچے اور میرے بھائی ہیں تو میں سمجھتی ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو میں آپ سے بڑا ہوں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میں تو سمجھتی ہوں کہ مشتاق غنی صاحب نے ایک بہت اچھا وقت ہمارے ساتھ گزارا ہے، خاص طور پر بہنوں جیسی شفقت کی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ مجھے کچھ Politics میں ان سے سیکھنے کا موقع بھی ملا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے Politics میں بہت زیادہ محنت کی ہے اور آج جس مقام پر مشتاق غنی صاحب ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس سے بھی بڑا مقام دے، یہ ایک بہن کی دعا ہے۔۔۔ (تالیاں)۔۔۔اور میں سمجھتی ہوں کہ جس طریقے سے یہ ہاؤس چلا رہے ہیں، یہ ہاؤس چلانا اتنا آسان کام نہیں ہے اور میں ان کو اس پہ Appreciate بھی کرتی ہوں، اپنے ایک بڑے بھائی کی طرح اور ظاہر ہے بہن بھائیوں میں جب محبت ہوتی ہے تو بہن بھائیوں کا دل ایک

دوسرے کو کھینچتا بھی ہے اور ہمارے Family terms بھی ہیں، ان کی Wife میری بھابی ہے اور ان کے جو بچے ہیں وہ میرے بھتیجے بھی ہیں، تو ظاہر ہے کہ اس وجہ سے ہماری محبت کچھ زیادہ ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی آئٹم نمبر 8، کون لے گا؟ شوکت صاحب! آئٹم نمبر 8 آپ کریں گے، لودھی صاحب کا ہے۔ Item No. 8: The Minister for Food, on behalf of Minister for Health, you Lodhi Sahib. آپ نے کرنا ہے، کس نے کرنا ہے جی؟

وزیر اطلاعات: میری طرف دیکھیں، میں کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب کہتے ہیں میں پیش کر رہا ہوں۔

وزیر اطلاعات: آپ کریں گے سر، ٹھیک ہے میں کر رہا ہوں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا فوڈ سیفٹی اینڈ حلال فوڈ اتھارٹی مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Information, on behalf of Minister for Health, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety and Halal food Authority (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Minister for Information: بہت شکریہ جناب سپیکر! I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety and Halal Food Authority (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

(ترمیمی) مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لینڈ ایکوزیشن مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9: The Minister for Information, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, in the House.

محترمہ نعیمہ کشور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یہ پیش کر لینا جی، ذرا ان کو پوائنٹ آف آرڈر کرنے دیں۔

Minister for Information: Mr. Speaker, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

محترمہ نعیمہ کشور: شکریہ سپیکر صاحب! میں پوائنٹ آف آرڈر پہ ہوں تو میں آپ کی توجہ رولز کی طرف دلانا چاہتی ہوں جو کہ ہمارے آئین کا بھی حصہ ہیں کہ جب بل کی First introduction ہوتی ہے، بل ٹیبل ہوتا ہے تو چونکہ ہمارے آئین میں ہے، سپریم کورٹ کا فیصلہ اس پر آیا ہے کہ اس کی اردو کاپی بھی ہونی چاہیئے، دو تین دن سے چونکہ میں بھی اس ہاؤس کی ممبر ہوں، ہمیں وہ کاپی نہیں مل رہی، میں نے ریکویسٹ کی ہاؤس سے لیکن یہ Burden ہم اپنے ہاؤس کے اس سٹاف پہ کیوں ڈالیں، یہ محکمہ کا کام ہے، کہ جب وہ بل بھیجے یا گورنمنٹ کا کام ہے، جب وہ بل بھیجے، اگر ان کو انٹرسٹ ہے، اس کو پاس کرنے میں تو اس کی اردو کاپی بھی آنی چاہیئے۔ اب اگر میں یہاں پر پوائنٹ آف آرڈر کروں، اس بل کی First reading ہو گئی، مجھے اردو کاپی نہیں ملی ایک ہفتہ بعد اس کی ٹرانسلیشن ملی اور میں نے کوئی اس میں امنڈمنٹ موو کرنی ہے تو پھر مجھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، تو جو کہتے ہیں کہ 'لاکھوں رش نہ کریں، کرش نہ کریں جو کہ لاکھوں رش کرتے ہیں، وہ کرش کرتے ہیں' تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ جس محکمے سے جو بھی بل آئے، ہمیں اس کی انگلش کاپی کے ساتھ ساتھ اردو کی کاپی اسی وقت ٹیبل ہونی چاہیئے تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گی کہ ہمارے آئین کا تقاضا ہے، ہماری کورٹ کا اس پر فیصلہ ہے، ہمارے رولز میں ہے، تو جو رولز میں ہے کہ ہمیں کاپی ملے گی تو میں ریکویسٹ کرتی ہوں کہ آپ تمام محکموں کو ہدایت کریں کہ وہ جو بھی ایجنڈا ہے تو ہمیں اس کی کاپی ملنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی Your point was noted۔

محترمہ نعیمہ کشور: سپیکر صاحب! ادھر تو 'ینگ' لوگ ہیں لیکن تھوڑے 'ہارڈ' لوگ بھی ہے تو میرے خیال میں 'ہارڈ' کاپی ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: میں تمام ڈیپارٹمنٹس کو یہ ہدایات دیتا ہوں کہ آئندہ جو بھی لیجسلیشن کیلئے بل آئے گا، اس کی اردو ٹرانسلیشن بھی اسمبلی میں جمع کروائیں تاکہ ہم اس کو لوڈ کر سکیں اور دے سکیں۔

(تالیاں)

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لینڈ ایکوزیشن مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10: The Minister for Information, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Minister for Information: I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مجلس قائمہ برائے ابتدائی وثانوی تعلیم کی رپورٹ پیش کرنے کیلئے مدت میں توسیع کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10-A. Ms Zeenat Bibi, MPA, member Standing Committee No. 26, on Elementary & Secondary Education Department, to please move for extension in period, to present the report of the Committee, in the House. Ms Zeenat Bibi.

Ms. Zeenat Bibi: Thank you, Mr. Speaker Sir! On behalf of Chairperson of Standing Committee No. 26, I wish to move a motion under rule 185, of the Provincial Assembly of the Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for the presentation of the report of the Standing Committee No. 26, on Elementary & Secondary Education Department, may be extended till date.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in period may be granted to present the report of the Committee, in the House .Those who are in favour of it may say “Yes” and those who against it may say “No”

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it, extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے ابتدائی وثانوی تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10-B. Ms Zeenat Bibi, MPA member Standing Committee No. 26, on Elementary & Secondary Education Department, to please present the report of the Committee in the House.

Ms. Zeenat Bibi: I wish to present the report of the Standing Committee No. 26, on Elementary & Secondary Education Department, in the House

جناب سپیکر! میں تھوڑا سا اس پر بولوں۔

جناب سپیکر: ضرورت نہیں ہے، بس ہو گئی ہے ہاؤس میں۔

محترمہ زینت بی بی: جی ٹھیک۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، It stands presented، جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر۔جناب سپیکر، چونکہ میں سٹینڈنگ کمیٹی فار ایجوکیشن نمبر 26 کا ممبر ہوں اور ظاہر ہے جناب سپیکر! جتنی بھی سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں، وہ اپنی رپورٹس یہاں پہ پیش کرتی ہیں اور پھر ہم اسی ہاؤس سے منظور کرتے ہیں جناب سپیکر! لیکن روایتاً اسی طرح ہی ہوتا ہے کہ بس ہم آکے پیش کرتے ہیں اور رپورٹ منظور بھی کرتے ہیں۔جناب سپیکر! آپ کو تو بخوبی علم ہے کہ جو قائمہ کمیٹیاں ہیں، ان کی ایک اہمیت ہے بین الاقوامی پارلیمانی نظام میں اور ظاہر ہے یہ پارلیمانی نظام ہے اور میرے خیال میں ہم سب کو اپنے پارلیمانی نظام کو موثر و منظم اور مضبوط بنانے کیلئے ان قائمہ کمیٹیوں کو ہمیشہ بہت زیادہ اہمیت دینی چاہیئے جناب سپیکر! لیکن بد قسمتی سے جناب سپیکر! ہم دیکھتے ہیں کہ جب ہماری سٹینڈنگ کمیٹیوں کے اجلاس ہوتے ہیں مختلف ڈیپارٹمنٹس کے جو لوگ ہمارے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں جب ہم Introduction Stage پہ آجاتے ہیں تو ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کا جو نمائندہ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو Introduced کراتا ہے تو کوئی سپرنٹنڈنٹ آکے سامنے بیٹھتا ہے، کبھی سینئیر کلرک آکے بیٹھ جاتا ہے اور اگر بہت آگے ہم چلے جاتے ہیں تو کوئی ڈپٹی سیکرٹری آکے سٹینڈنگ کمیٹیوں میں بیٹھتے ہیں جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹیوں کو ہم خود مذاق بناتے ہیں، یہ Over sighting ہے، یعنی مضبوط گورننس کیلئے، پائیدار گورننس کیلئے کسی بھی حکومت کیلئے، کسی بھی پارٹی کی حکومت کیلئے یا کئی پارٹیوں کی حکومتوں کیلئے جو اتحادی حکومت ہو، اس کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ Over sighting کا جو سسٹم ہے، وہ بڑا موثر ہو اور وہ تب ہی مؤثر ہو سکتا ہے۔جناب سپیکر! جب ہم ان قائمہ کمیٹیوں کو اہمیت دیں لیکن ہم دیکھتے ہیں، جب ہم سفارشات کرتے ہیں، میں نے ایجوکیشن کے حوالے سے بات کی جناب سپیکر! وہ کوئسچن جو موؤ ہوا تھا، میں یہاں دوبارہ Repeat کروں گا کہ ایجوکیشن سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران کی حیثیت سے تین دفعہ ہم نے مطالبہ کیا کہ اس بندے کو آپ بلائیں، جناب سپیکر! میں Repeat کرنا نہیں چاہ رہا لیکن جب اقراء فروغ تعلیم ووچر سکیم، سراج الحق صاحب 2013 میں یہاں پہ فنانس منسٹر تھے، جب انہوں نے آغاز کیا تو میں نے مخالفت کی، شاید جناب سپیکر! آپ یہاں پہ موجود تھے، شاید آپ کے ذہن میں ہو، میں نے مخالفت کیوں کی؟ میں نے اسی لئے مخالفت کی تھی کہ 2009 میں ہم نے "روخانہ

پختونخوا" کا آغاز کیا تھا، پانچ سال میں نامساعد حالات کے باوجود ایک آنہ کی کرپشن نہیں ہے جناب سپیکر! انرولمنٹ میں اضافہ ہوا تھا، ڈراپ آؤٹ میں کمی آئی تھی، جناب سپیکر! یہ میں نے اسی لئے مخالفت کی تھی کہ یہ Duplication ہے، یہ اندازہ نہیں ہو پائے گا کہ اس میں کونسے بچے جائیں گے، اب یہ کونسا Criteria ہے کہ پانچ سے لیکر سولہ سال کی عمر تک بچے جو ہیں، وہ اگر یونین کونسل میں سرکاری سکول بھی موجود ہیں، روخانہ پختونخوا پروگرام بھی موجود ہے تو یہ کس طرح Justify ہوگا، اس کا آڈٹ کس طرح ہوگا؟ جناب سپیکر! وہ مسئلہ آ کے چار سال کے بعد پھنس گیا، ایک ایم ڈی تو چلا گیا، ابھی جو Sitting دوسرا جو ایم ڈی آیا ہے، اس نے سٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے کہا کہ میں یہ پیسے نہیں دے سکتا، یہ Justifible نہیں ہے، اب وہ انکاری ہے، یعنی جن کے سکولز تھے یا جن کے بچے تھے، وہ منسٹر صاحبان کے دفاتر کے چکر لگا رہے ہیں، ایم پی ایز کے دفاتر کے چکر لگا رہے ہیں، اب حکومت آ کے اربوں روپیہ کی کرپشن ہے اور حکومت پھنس گئی ہے جناب سپیکر! تو ہم نے قائمہ کمیٹی میں یہ سفارش کر دی ہے کہ اس پروگرام کو فوری طور پر بند کیا جائے، آیا میں Member of this House آج یہ پوچھ سکتا ہوں کہ قائمہ کمیٹی میں حکومت خود اعتراف کر رہی ہے، حکومت خود مان رہی ہے، ایک ایم ڈی چلا گیا، دوسرا آ گیا، ،دوسرا خود کہہ رہا ہے کہ یہ کرپشن ہے، کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ حکومت نے وہ پروگرام بند کر دیا ہے تو جناب سپیکر! یہ میں رولنگ چاہوں گا آپ سے اور مجھے امید بھی ہے کہ ان شاء اللہ آپ ان چیزوں میں ذاتی دلچسپی لیں گے اور میں دوبارہ اس بحث میں نہیں پڑنا چاہ رہا لیکن ایک دو دفعہ ایڈوائزر ٹو دی چیف منسٹر جو ایجوکیشن کے ہیں، وہ سٹینڈنگ کمیٹی میں آئے، ان کا رویہ میں نے دیکھا تو میں اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ Next meeting میں جب ہم آئیں گے تو وہ بھی بندوق لے آئیں اور ہم بھی بندوق لے آئیں گے، وہ تو اس طرح کا رویہ روا رکھتے ہیں، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہوتا جناب سپیکر! یہ صوبہ ہمارا ہے، یہ وسائل ہم سب کے ہیں، اس پہ ہم سب کا حق ہے، یہاں پر اگر Mismanagement ہو یا کرپشن ہو یا Misuse of power ہو، یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ صوبے کے عظیم تر مفاد میں ہم سب کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہے اور ہمارے جو اسمبلی کے رولز ہیں یا Constitution ہے، اس کے تقاضوں کے مطابق جو ہماری اتھارٹیز ہیں، جو ہماری کمیٹیاں ہیں ان کو ہم نے Weightage دینا ہے، ان کو ہم نے ماننا ہے، ان کی سفارشات کو ہم نے بالکل Consider کرنا ہے، تو میرے خیال میں صوبے کے معاملات جو ہیں وہ ٹھیک

جائیں گے، تو میں یہ دو تین باتیں آپ کے نوٹس میں لانا چاہ رہا تھا، باقی تو ہمیں منظور ہے، ان شاءاللہ رپورٹ کمیٹی کی جو بھی ہو، ہمیں منظور ہے ان شاءاللہ۔

Mr. Speaker: Thank you, Babak Sahib.

مجلس قائمہ برائے ابتدائی وثانوی تعلیم کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Item No.10-C. Ms Zeenat Bibi, MPA, member of Standing Committee No. 26, on Elementary and Secondary Education Department, to please move that the report of Standing Committee No. 26, on Elementary and Secondary Education Department, may be adopted. Zeenat Bibi.

Ms. Zeenat Bibi: I wish to move that the report of the Standing Committee No. 26, on Elementary and Secondary Education Department, may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 26, on Elementary and Secondary Education Department, may be adopted? Those who are in favour of it may say "Yes", and those who are against may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it, the report is adopted unanimously.

جناب سپیکر: ایجنڈا ختم کرنے دے دیں پلیز، ہم نے کشمیر کے اوپر، ابھی تک ہم وائنڈاپ نہیں کر سکے، پرائس ہائیک کے اوپر نہیں کر سکے اور تیسرا دن چل رہا ہے ابھی جو ہمارے پاس نام آئے تھے، وہ تقریباً کل سارے گزر گئے، اب اس میں قلندر خان لودھی صاحب نے بات کرنی تھی پرائس ہائیک کے اوپر، جی قلندر خان لودھی صاحب! آپ نے بات کرنی تھی پرائس ہائیک کے اوپر اور دوسرا بابک صاحب، میں آپ سب اپوزیشن سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ آپ کی ریکوزیشن پہ اجلاس ہوا، جب گورنمنٹ کی ریکوزیشن پہ ہوتا ہے تو پھر کو ئسچنز آور بھی ہوتا ہے، ساری چیزیں ہوتی ہیں اس میں اور یہ ڈسکشن پوائنٹس گورنمنٹ کی طرف سے نہیں ہوتے جب اپوزیشن کی طرف سے ریکوزیشن ہوتا ہے تو آپ کے ڈسکشن پوائنٹس ظاہر ہے بہت سارے آتے ہیں، اس میں جب آپ کو ئسچنز آور بھی ساتھ رکھتے ہیں، پھر اس کیلئے ٹائم ہی نہیں بچتا، تو وہ پھر ویسے ہی وہ ڈسکشن صحیح True spirit میں نہیں ہو سکتی، تو آپس میں ڈسکس کر لیں، Next جو ہمارا آئے تاکہ ہم کو ئسچنز آور کو During the discussion on these topics، ہم اس

کو سسپنڈ کریں اور ایک دو کال اٹینشنز، وغیرہ یہ لے کے ہم ڈائریکٹ آپ کے ایجنڈے کے اوپر آجایا کریں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! اس پہ مشورہ بھی کرلیں گے اور میں سیکرٹریٹ کے حوالے سے ایک اچھا پوائنٹ میں Raise کرنا چاہ رہا تھا، جناب سپیکر! کال اٹینشن ایک نوٹس اپوزیشن ممبر نے Submit کیا تھا، وہ نمبر سیکشن نے دیا تھا 528۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کس سلسلے میں؟

جناب سردار حسین: یہ مردان کے حوالے سے جو ایشو تھا، یہ صرف آپ کے نوٹس میں یعنی سیکرٹریٹ نے اس کو نمبر دیا تھا 528، اس کا موؤر اپوزیشن تھی، حکومتی رکن نے جو نوٹس Submit کیا تھا، اس کو نمبر دیا تھا 544، تو جب 544 آج ایجنڈے پہ آیا تھا اور 528 ایجنڈے پہ نہیں آیا تھا، تو یہ میں نے صرف آپ کے نوٹس میں لایا، ہمیں اعتماد ہے، آپ نے ایک دفعہ کہا ہے کہ جتنی بھی موشنز ہیں، اپوزیشن کی ہوں، گورنمنٹ کے ہوں وہ سیریل نمبر پہ آئیں گے۔ دوسری بات جو سپیکر صاحب! آپ نے کی، بالکل اس پہ مشورہ کرلیں گے، ان شاءاللہ پھر آپ کو انفارم کرلیں گے۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب، پرائس ہائیک کے اوپر آپ نے بات کرنی تھی اور پھر کشمیر کے اوپر شوکت یوسفزئی Conclude کریں گے اور پھر اپنی ریزولیوشن بھی لائیں، وہ تیار ہوئی ہے یا نہیں؟ شوکت صاحب، شوکت صاحب ریزولیوشن تیار ہے؟

وزیر اطلاعات: کر رہے ہیں سر!

جناب سپیکر: وہ کریں جی قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر! مجھے بڑی حیرانگی ہوئی ہے کہ آپ نے جو میرا نام لیا، میں جو بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ نام مجھے دیئے گئے ہیں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! یہ اپوزیشن کا ایجنڈا تھا، اپوزیشن نے مہنگائی پر اور یہ خوراک کی اشیاء کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافے پر انہوں نے بات کرنی تھی، اگلے دن بھی بات کرنی تھی As a

Minster یا As a government side، ہم نے اس کو Reply کرنا تھا، اب اس کی طرف سے تو کوئی بات ہوئی نہیں ہے تو ابھی میں تو یہی کہوں گا کہ میری یہ جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو بس چھوڑ دیں اس کو، پھر اگلے اس پہ لے آتے ہیں، مجھے تو یہ دیا گیا۔

وزیر خوراک: میں کرلیتا ہوں بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ پھر ایجنڈے پہ نہیں ہے، تو پھر کشمیر کو ختم کر لیتے ہیں۔

وزیر خوراک: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ، آپ بات کریں کشمیر۔۔۔۔۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ نے بھی کرنی ہے جی، لودھی صاحب۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میں نے اس دن جو میٹنگ کی تھی، اس میں ان کا جو ایجنڈا آیا تھا جو سولہ نمبرز اس کے تھے، پھر آپ نے اس میں ایڈجسٹمنٹ کی، اس کو دس پر کر دیا، دس یا گیارہ ہوں گے، اس کی باقاعدہ کاپیاں میں نے اپنی ٹریژری بنچز کے منسٹروں کو بھی دے دی ہیں اور اپنے ایم پی ایز کو بھی دے دی ہیں کہ ہر ایک کیلئے ہم اپنی اپنی تیاری کر لیں اور ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ اپوزیشن والے اتنی محنت سے ایک چیز لاتے ہیں اور ایک بزنس لاتے ہیں تو ہم اس کو بہت اچھے موثر طریقے سے اس کا جواب دیں، اس کیلئے میری سب ٹریژری بنچز کے پاس اپنی اپنی کاپیاں پہنچ گئی ہیں اور اپنی تیاری بھی کی ہے، ابھی جو بات ہے اپوزیشن کی طرف سے تو اس پر اپوزیشن کی طرف سے کسی نے ماسوائے کشمیر کے مسئلے پر اس کے بعد کوئی بات نہیں کی، تو اس میں اگر یہ چاہیں پہلے یہ بات کر لیں تو اس کے بعد ہم ان کو کوئی Reply کر لیں گے تو میرے خیال میں وہ بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

مسئلہ کشمیر پر بحث

محترمہ نعیمہ کشور: شکریہ جناب سپیکر صاحب! کشمیر کے مسئلے پہ آنے سے پہلے میں شوکت یوسفزئی صاحب کی بات سے بالکل Agree کرتی ہوں جو انہوں نے نگہت صاحبہ کے بارے میں بات کی، نگہت صاحبہ نے کہا کہ ہمارے 2002 سے کولیگ ہے تو ہم بھی 2002 میں ساتھ تھے، ہمارے بھی تعلقات اتنے برے

نہیں ہیں کہ میں دس دفعہ ہاتھ اٹھاؤں، مجھے ٹائم نہ ملے، کشمیر کا ایک اہم ایشو ہے سپیکر صاحب! اور Already ہم اس کو لیٹ کر چکے ہیں، میرے خیال میں اس کو لیٹ نہیں ہونا چاہیئے، آپ کی اس بات سے میں Agree کرتی ہوں کہ کچھ ایجنڈے کو ذرا دیکھ کے لینا چاہیئے اور کچھ رولز کی بھی میرے خیال میں پابندی ہونی چاہیئے تو ایجنڈا سارا نمٹ جائے گا لیکن میں جو دیکھ رہی ہوں تو رولز کچھ بہت ہی کم Follow ہوتے ہیں۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! کشمیر کا ایک اہم مسئلہ ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح کہتے ہیں کہ:

یاران جہاں کہتے ہیں کشمیر ہے جنت
جنت کسی کافر کو ملی ہے نہ ملے گی

تو یہ تو ہمارا ایمان ہے اور آج کشمیر کا ہر بچہ پوچھ رہا ہے کہ:

ماں کشمیر تو جنت ہے جنت میں طوفاں ہے کیوں
حق تو حیوانوں کے بھی ہیں درد میں پھر انسان ہے کیوں
یہ ہے میری اپنی جنت مجھ کو اس میں رہنا ہے
سن لو دنیا کے رکھوالو مجھ کو بھی کچھ کہنا ہے
یاد ہے تم کو سارو کے دکھ میرا دکھ کیوں یاد نہیں
اب تو ہے آزاد یہ دنیا پھر میں کیوں آزاد نہیں

تو جناب سپیکر صاحب! پانچ تاریخ کو جو انڈیا کی حکومت مودی سرکار نے کیا ہے، اس کی تو ساری دنیا مذمت کر رہی ہے، لیکن اکہتر سالوں سے کشمیر کے عوام جدو جہد کر رہے ہیں اور اکہتر سالوں سے کشمیر کے عوام، ان کی خواتین، ان کے بچے ان کے ظلم سہہ رہے ہیں لیکن میرے خیال میں اب وہ وقت نریندر مودی نے خود لیکر آیا ہے اور خود اس مسئلے کو ایک بار پھر 'ہائی لائٹ' کیا ہے، جس طرح ہم کہتے ہیں کہ ہم سلامتی کونسل کی قرار دادوں کے پابند ہیں اور سلامتی کونسل میں اس مسئلے کو پاکستان نہیں لے کر گیا، سلامتی کونسل میں انڈیا خود اس مسئلے کو لے کر گیا ہے لیکن جب پانچ تاریخ کو ان کا اقدام ہوا ہے، 370 کو اور 35A کو ختم کر کے انہوں نے نہ صرف سلامتی کونسل کی قرار دادوں کی نفی کی ہے بلکہ اپنے لیڈران گاندھی اور نہرو کے فلسفے کو بھی دفن کیا ہے، انہوں نے شملہ کانفرنس کو بھی ختم کیا ہے، انہوں نے ایل او

سی کا جو ایگریمنٹ تھا اس کو بھی ختم کیا ہے، تو میرے خیال میں مودی سرکار نے اپنے منہ پہ خود تمانچہ مارا ہے اور جو ہمارے کشمیر کے بہن بھائی ہیں، ان پہ ظلم کیا ہے لیکن پاکستان کے عوام، پاکستان کی ریاست جس طرح پہلے ان کے ساتھ تھی، آج بھی ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ جس طرح قائداعظم نے کہا تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے تو اس سے پاکستان پیچھے نہیں ہٹے گا، کشمیر کی جدو جہد آزادی کا اعلان علامہ اقبال نے 1931 میں کیا تھا تو اس وقت سے ان کی یہ جدوجہد جاری ہے لیکن اب ادھر جو نسل کشی ہو رہی ہے اور ان کو جو اس ڈر سے کہ جو ان کا حق خود ارادیت ہے یا ادھر اب اگر کبھی مجبوری سے اس کو استصواب رائے کرنا پڑے تو اس کے اسٹیٹس کو تبدیل کرنے کیلئے اس میں ہندو آبادی کو وہ زیادہ سے زیادہ لانا چاہتے ہیں اور پاکستان (مسلمانوں) کی جو میجارٹی ہے، وہ اس کو مینارٹی میں تبدیل کرنا چاہ رہا ہے، اس کیلئے انہوں نے اس اسٹیٹس کو تبدیل کیا، میرے خیال میں یہ موقع تھا کہ ہمیں اس کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے، جس طرح میں نے کہا ہم لیٹ ہو گئے لیکن میں پھر سوچتی ہوں کہ لیٹ نہیں ہوئے کیونکہ بائیس دن کے بعد تو ہمارے وزیر اعظم نے بھی خطاب کیا اور ہم یہ سوچ کے وہ خطاب دیکھ رہے تھے کہ شاید ہمیں کوئی لائحہ عمل ملے لیکن آدھے گھنٹے کے بعد اپنے آفس اپنے گھر کے سامنے احتجاج کے علاوہ ہمیں کوئی لائحہ عمل نہیں ملا جناب سپیکر صاحب! آج امریکہ میں جو قائم عالمی تنظیم ہے Genocidewatch، ان کی رپورٹ ہے کہ 2016 سے آج تک ستر ہزار کشمیری شہید ہوئے ہیں، تو میرے خیال میں پاکستان کو چاہیئے کہ وہ صرف اس کو، ٹھیک ہے مذہبی بنیاد پہ جس طرح میں نے کہا کہ وہ ہماری شہ رگ ہے، ہم اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے لیکن ہمیں اس کو انسانی حقوق کی تنظیموں میں بھی اٹھانا ہو گا، ہمیں ان بچوں کو عالمی حقوق کی تنظیم کے ساتھ اٹھانا ہو گا جو خواتین کی عالمی تنظیم ہے، ہمیں ان کے سامنے اٹھانا ہو گا کیونکہ جو خواتین کے ساتھ ظلم بربریت اور جنسی تشدد ہو رہا ہے، اس کو اٹھانا ہو گا اور آج انہوں نے، ہم کہتے ہیں اور میں اکثر گورنمنٹ سے سنتی ہوں کہ آج ہم نے اس مسئلے کو جتنا 'ہائی لائٹ' کیا کسی حکومت نے نہیں کیا، ہم نے اس کو 'ہائی لائٹ' نہیں کیا، کشمیری عوام نے اس کو خود 'ہائی لائٹ' کیا ہے، انہوں نے اپنی قربانی دے کر اس مسئلے کو آج وہ دنیا کے Flash point پر لے آئے ہیں، ہمارے میڈیا نے اس میں ایک اچھا کردار ادا کیا ہے لیکن میرے کچھ کونسچنز ہیں، جب 370 ختم ہو رہا تھا 35A وہ Amend کر رہے تھے اپنے آئین میں اور ان کی جو مخصوص 'سٹیٹس' تھا، اس کو ختم کر رہے تھے تو مودی نے ایک دم سے یہ

فیصلہ نہیں کیا، میرے خیال میں انہوں نے تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا، ان کو پتہ تھا کہ پاکستان معاشی طور پہ، اقتصادی طور پہ، انٹرنل طور پہ، سیاسی طور پہ اس وقت انتشار کا باعث ہے، اگر آپ دیکھیں یہ موقع تھا حکومت کے لئے کہ تمام سیاسی لیڈران کو ساتھ بٹھاتے اور آگے کا لائحہ طے کرتے جس طرح یہاں پہ وہ سکول کا بلاسٹ ہوا اور وزیر اعظم نے تمام سیاسی جماعتوں کو، حالانکہ اس وقت عمران نیازی صاحب کنٹینر پہ تھے، ان کو بھی بلایا اور ایک لائحہ عمل دیا لیکن ہم کیا کریں اس وقت کا جب بالا کوٹ کا واقعہ ہوتا ہے اور تمام سیاسی جماعتیں جمع ہوتی ہیں تو وزیر اعظم صاحب غائب ہوتے ہیں، جب جوائنٹ سیشن ہوتا ہے جب سابقہ جوائنٹ سیشن ہوا تھا، اس وقت تحریک انصاف بائیکاٹ کر گئی کشمیر پہ جو برہان وانی کا واقعہ ہوا تھا، تحریک انصاف واک آوٹ کر گئی، عمران نیازی صاحب مری میں نتھیا گلی میں سیر کے لئے چلے گئے، وہ اس سیشن میں نہیں آئے لیکن آج بھی جب جوائنٹ سیشن بلایا گیا تو سپیکر کو لیٹر لکھ کے ان کو پروڈکشن آرڈر کے تھر وان کو حاضر ہونا پڑا لیکن ہمیں پھر کو نسپین اٹھانا پڑتا ہے، جب ہمارے ملک کا جب جوائنٹ سیشن کا ریزولیوشن آتی ہے تو اس میں 370 اور 35A غائب ہوتا ہے، میرے خیال میں اس وقت ہم بدترین فارن پالیسی کا شکار ہے، ہم اکثر جو 'امہ' کا ہم کہتے ہیں، ہمارا وزیر خارجہ کہہ رہے ہیں، انہوں نے الفاظ کہے ہیں کہ پاکستانیوں کو اس میں نہیں رہنا چاہیئے۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Windup, please.

<u>محترمہ نعیمہ کشور</u>: سپیکر صاحب! میرے خیال میں کشمیر کا ایشو ہے تو اگر میں پوائنٹس سے نہیں ہٹ رہی تو مجھے کچھ منٹ ملنے چاہیئے، میں جو کہہ رہی ہوں کہ ہمارے امہ کا ہم کہتے ہیں آج ہمارے پاس چار آپشن ہیں او آئی سی ہے، عالمی عدالت ہے، سلامتی کونسل ہے اور ٹرمپ کا ایشو ہے، او آئی سی کا تو آج میرے خیال میں وہ پوزیشن بنی ہے جو ہم کہتے ہیں کہ "Oh!.I see"، او آئی سی کی آج وہ پوزیشن ہے، پہلے تو اس میں ہمیں جان ڈالنی ہوگی۔ دوسرا ہم کچھ مہینے پہلے بڑے خوش تھے، ہم نے سعودی عرب کیلئے ایک ڈرائیور کا کردار ادا کیا، کیا ہوا کہ وہ آج ہم سے پیچھے ہٹ گئے، کیا امریکہ میں کی گئی ہمارے وزیر اعظم کی تقریر سے وہ ناراض ہوئے؟ ان کو سوچنا چاہیئے کہ کیا وجہ ہے کہ ان کو انہوں نے ان اپنے دوستوں کو ناراض کیا، تحریک انصاف جو روز کہتی ہے کہ تلور کی شکار پر پابندی ہونی چاہیئے، جب یو اے ای کا شہزادہ آتا ہے تو ان کا ڈرائیور بن گیا اور یونیورسٹی کا جو وہ کہہ رہے تھے کہ وزیر اعظم ہاؤس میں یونیورسٹی بنے گی ادھر کھانا دیتے ہیں اور آج وہ نریندر مودی کو سب سے بڑا اعزاز دیتے ہیں لیکن گلہ صرف وزیر اعظم سے نہیں ہے،

نریندر مودی کو جس نے پروٹوکول دیا اور جس نے بحفاظت واپس پہنچایا، ان سے بھی گلہ ہے کہ وہ کون ہے ؟ اور کیوں یواےای کو جس طرح ہم نے صرف کھانا نہیں دیا بلکہ ہم نے اپنی غیرت، اپنی عزت اور تلور کی شکار کی بھی ان کو اجازت دی، آج جو سندھ میں ایڈز پھیلا ہے، اس پہ بھی ذرا غور ہونا چاہیئے کہ کیوں پھیلا ہے ؟ دوسرا ہم کہتے ہیں او آئی سی ہمارے ساتھ نہیں ہے، ابھی پچھلے سال چند مہینے پچھلے جب او آئی سی کا اجلاس ہوا، ہمیں اس وقت پتہ چلنا چاہیئے تھا کہ نریندر مودی کیا کرنے جارہے ہیں، جب او آئی سی کا اجلاس ہوا تو ہمارے ملک نے اس میں جانے سے انکار کیا، ہم نے اس کا بائیکاٹ کیا اور پھر مکہ ڈیکلریشن جب آیا تو اس میں سے کشمیر غائب تھا اور او آئی سی میں فارن منسٹر آف انڈیا کو خصوصی حیثیت میں بلایا گیا، کیا ہمیں اس وقت نہیں سوچنا چاہیئے کہ ہم کس طرف جارہے ہیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> وائنڈاپ پلیز، پانچ منٹ ہوتے ہیں، آپ کا بہت زیادہ ٹائم ہو گیا، اور بھی لوگوں نے بات کرنی ہے، پلیز وائنڈاپ، ایک دو منٹ میں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور:</u> سپیکر صاحب! نہ میں نے کوئی Repetition کی ہے نہ میں ٹاپک سے جارہی ہوں۔ آدھا گھنٹہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہ نہ، آدھا گھنٹہ نہیں دے سکوں گا، وائنڈاپ، پلیز۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور</u> : اچھا، دوسرا جو ہے کہ ہم آج ہم اعلان کریں کہ ہم عالمی عدالت میں جارہے ہیں، ابھی اسی سال عالمی عدالت میں ہم تین کیسز بری طرح ہار گئے، بہت بڑے بڑے کیسز، ہم کس منہ سے پھر جائیں گے اور اگر عالمی عدالت میں جائیں گے تو اور بھی یہ مسئلہ لمبا ہوگا، کلبھوشن کو آپ ہار ہی کہہ سکتے ہیں جس طرح اس کا فیصلہ آیا ہے، ریکوڈیک کا فیصلہ، ہم نے چھ ارب منتوں سے، جس ذلالت سے ادھر سے قرض لیا ہے، ہمیں ریکوڈیک میں وہ واپس کرنا پڑرہے ہیں اور پھر ہم کہہ رہے ہیں عالمی عدالت میں جائیں گے، تو یہ اگر ہمارا حال ہے، پھر چوتھا ٹرمپ کے بارے میں کہ ہم نے بڑے ہار پہن کر کہا کرتے کہ ہم جیت کے آگئے ہیں اور پرسوں آپ دیکھیں ٹرمپ اور مودی کی جو باڈی لینگویج تھی، باتوں کو چھوڑیں باڈی لینگویج دیکھیں اور ٹرمپ نے کیا کہا کہ آپ آپس میں اپنے مسائل طے کریں، کدھر گیا وہ ثالثی کا کردار؟ ثالثی کے کردار کے لئے جب ایوب خان، جس کا ہمارا وزیراعظم بڑی تعریفیں کررہے ہیں، جب وہ گئے تھے اپنے فارن وزٹ پہ، ایک گھنٹہ پہلے امریکہ کا صدر اس کے استقبال کے لئے آیا تھا اور

انہوں نے بھی اس وقت وعدہ کیا تھا کہ میں ثالثی کا کردار ادا کروں گا، یہ میں پوچھنا چاہتی ہوں کیا یہ ثالثی ہے کہ "ادھر ہم ادھر تم" کیا یہ پالیسی ہمارے وزیراعظم امریکہ میں طے کرکے آئے ہیں کیونکہ یہ میں چیلنج کرکے کہتی ہوں کہ ہمارے وزیراعظم صاحب کو پہلے سے پتہ تھا کہ یہ ہونے جارہا ہے، پھر کیوں انہوں نے پہلے سے کوئی Precaution نہیں لی، اب ہم چیختے رہے ہیں کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ میں اس کو چیلنج کررہی ہوں کہ صرف اس کو نہیں، جو کشمیر کمیٹی ہے اس کے چیئرمین کو بھی، فارن آفیئر کا جو ہمارا اسٹاف ہے اور جو اس کی میٹنگ تھی، اس میٹنگ کے دوران بتایا گیا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، نعیمہ کشور صاحبہ، تھینک یو۔ احمد کنڈی صاحب، احمد کنڈی صاحب۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور:</u> سپیکر صاحب! صرف دو منٹ دے دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہاں جو فلور لیتا ہے وہ چھوڑتا ہی نہیں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ کنڈی صاحب، پلیز، کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> شکریہ، سپیکر صاحب! کشمیر کا جو ایشو ہے وہ جس موڑ پہ کھڑا ہے، نہایت ہی سنجیدہ اور توجہ طلب ہے لیکن شاید اس غیر سنجیدہ حکومت کو اس بات کا ادراک نہیں ہے جناب سپیکر! اور اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر! خیبر پختونخوا کا اور آزادی تحریک کشمیر کا جو تعلق ہے، وہ آج بھی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جاتا ہے۔ اگر آج دیکھ لیں، جب اس تحریک کا آغاز ہوا، مورخ لکھتے ہیں کہ 13 جولائی 1931 جو کہ کشمیر میں یوم شہداء کے طور پر منایا جاتا ہے جناب سپیکر! اس میں ہمارے صوبے کے لوگ یہاں سے گئے اور ہندوٗ مہاراجہ کے ظلم کے خلاف، گلاب سنگھ کے خلاف انہوں نے بغاوت کی، آج بھی عبدالقدیر کا نام سنہرے حروف میں لکھا جاتا ہے جس نے بغاوت کی تھی، جس کے سلسلے میں احتجاج ہوا تھا اور اس میں بائیس لوگ شہید ہوئے تھے۔ جناب سپیکر! اس عبدالقدیر کا تعلق اس خیبر پختونخوا کے ساتھ تھا اور جب 1948 کی جنگ کشمیر میں جب بانی پاکستان نے آواز دی تو ہمارے صوبے کے لوگ یہاں سے گئے اور خصوصی طور پہ قبائلی اضلاع کے لوگوں نے ہمارے ملک کی آن کی خاطر ہمارے ملک کی شان کی خاطر، ہمارے ملک کی جان کی خاطر انہوں نے وہاں پہ اپنی جانوں کے نذرانے دیئے لیکن جناب سپیکر! اس کے باوجود بھی جب اسلام آباد کے ایوانوں میں مشترکہ پارلیمان ہوتے ہیں تو بدقسمتی سے میرے صوبے کے منتخب نمائندے علی وزیر اور محسن داوڑ جن کے آباء واجداد نے آزادی

کشمیر کی تحریک میں حصہ لیا، ان کو پروڈکشن آرڈر پہ نہیں پیش کیا جاتا جناب سپیکر! یہ بد قسمتی سے کہنا پڑتا ہے اور جناب سپیکر! بد قسمتی ہے بحیثیت طالب علم سیاستدان اس ملک کے اشرافیہ نے اس پاکستان کی ریاست نے نیشنل سیکورٹی کے اوپر پالیسی کے اوپر Priority پر کبھی بھی پارلیمان کو اجازت نہیں دی، کبھی بھی پارلیمان کے ممبران کو اجازت نہیں دی تاکہ وہ ایک فارن پالیسی بنا سکیں اور اسی وجہ سے اوپر جو پارلیمان کو اجازت نہیں دی گئی، آج ہماری فارن پالیسی ناکام ہے، ہماری فارن پالیسی، خارجہ پالیسی Failure کی شکار ہے اور جناب سپیکر! اسی وجہ سے آج دنیا میں ہماری ساکھ اور ہمارا جو اثر ہے، وہ کم ہوتا جارہا ہے We have been progressively losing our influence and our credibility in the world power. جناب سپیکر! ان چیزوں کو دیکھنا پڑے گا اور یہی باتیں ہیں جناب سپیکر! اس ملک کے اشرافیہ نے اپنے ذاتی مفادات کی بنیاد پر ملک کے مفادات کو قربان کئے اور آج آپ دیکھ رہے ہیں سابق کچھ وزیر اعظم اور کچھ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر باہر کے ملکوں میں قیام پذیر ہیں And they have been looked after by their foreign patrons، جنہوں نے اپنے ملک کے مفادات کا سودا کیا تھا جناب سپیکر! یہ ریاست کی جو پالیسی تھی، اس پہ میں نے بات کی، ابھی اس میں میں صرف دو تین گزارشات کرتا ہوں کہ اس دوران حکومت وقت نے کیا غلطیاں کیں؟ جناب سپیکر! اس سیچوویشن کو انہوں نے Miscalculate کیا جناب سپیکر! اس حکومت نے تین بڑی Major mistakes کیں، ہمارے وزیر اعظم صاحب نے انڈیا کے الیکشن کے دوران کہا مودی کے آنے سے مسئلہ کشمیر کا حل ہوگا۔ جناب سپیکر! یہ کس Calculation کی بنیاد پہ انہوں نے بات کی تھی، اگر ہمارے قائد چیزوں کو Assess نہیں کر سکتے ہیں، اگر ہمارے حکمران Assess نہیں کر سکتے تو ہم فارن پالیسی نہیں بنا سکتے جناب سپیکر، اور جناب سپیکر! اس کے بعد دوسری بڑی غلطی جب ہم امریکہ گئے، جب انہوں نے ثالثی کی بات کی جناب سپیکر! تو ہم نے شادیانے بجائے، ہم نے خوشیاں منائیں جناب سپیکر، اور پھر اس کے بعد آپ نے دیکھا پانچ اگست کو کیا ہوا، جب کشمیر کا سپیشل سٹیٹس ختم کیا گیا، کیا ہم تاریخ کو بھول گئے ہیں جب ٹرمپ نے اسرائیل اور فلسطین کے درمیان ثالثی کی تو یروشلم کس کو دیا گیا؟ یروشلم کو کیپٹل قرار دیا گیا جناب سپیکر! جب اسرائیل اور شام کے درمیان ثالثی ہوئی، بولان ہائٹس کس کو دیئے گئے؟ یہ ٹرمپ کی ثالثی تھی جو آج تاریخ کا حصہ ہے جناب سپیکر! کیا ہم بھول گئے، اس کے باوجود بھی ہم ان کی

ثالثی کے اوپر شادیانے بجارہے ہیں اور جناب سپیکر! تیسری بڑی غلطی جو کہ اس بات کو حکومت کو نوٹ کرنا چاہیئے جناب سپیکر! مرکز میں ان کی حکومت ہے، اس کے بعد ایک دو تجاویز میں دوں گا اور وائنڈاپ کروں گا، تیسری بڑی غلطی جو ہے جناب سپیکر! وہ سی پیک کو Slow down کرنا ہے، اس کی رفتار کو کم کیا جارہا ہے جناب سپیکر! Intentionally اور آئی ایم ایف کے ساتھ جو ہم سٹریٹیجک انفارمیشن شئیر کررہے ہیں جناب سپیکر! اس پہ ہمارے پڑوسی Chinese، ہمارے Iron brother ہمارے Time tested ہم سے خوش نہیں ہیں جناب سپیکر! اور یہ آج دیکھ لیں، ہم دوبارہ یوایس کی طرف دیکھ رہے ہیں، ہمارے تعلقات اچھے ہونے چاہئیں لیکن جناب سپیکر! West کی تاریخ پڑی ہوئی ہے، جناب سپیکر! اگر ہم اس سے سبق سیکھیں تو کبھی بھی ہمیں مشکل ٹائم پہ West نے سپورٹ نہیں کیا اور آج اگر ہم ان پڑوسیوں کو بھی خفا کردیں جس نے اس وقت یہاں پہ سرمایہ کاری کی ہے، نہ آپ کا کوئی پڑوسی سرمایہ کاری کرنے کو تیار تھا، نہ کوئی اسلامی ملک سرمایہ کاری کرنے کو تیار تھا اور میں آج اس فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں، مولانا لطف الرحمان صاحب نے جو کل بات کی، کہ جب تک آپ معاشی مفادات دنیا سے نہیں جڑیں گے، اس ملک میں آپ کی خارجہ پالیسی ناکام رہے گی جناب سپیکر! آج آپ کی Deplumacy کی وجہ یہی ہے جو آپ دنیا کے معاشی مفادات کو اپنے ملک کے ساتھ جوڑ نہیں رہے اور جو چیزیں failure جڑی ہوئی ہیں، ان کو بھی توڑ رہے ہیں جناب سپیکر! فلور آف دی ہاؤس اس بات کو نوٹ کیا جائے جناب سپیکر! اور یہ جو سی پیک چل رہا ہے جناب سپیکر! اس پہ بہت سارے لوگوں کے خدشات ہیں، یہ تین چار میجر غلطیاں جناب سپیکر! انہوں نے کیں جس کی وجہ سے اس حکومت وقت کو ہم تنقید کا نشانہ بنارہے ہیں کیونکہ یہ کشمیر کا ایشو ایسا ہے یہ پارٹی پالیٹکس سے Above ہے، Beyond the party politics ہے، Above the party politics ہے جناب سپیکر! اس میں ہمارے ملک کو، ہماری ریاست کو سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا اور تین چار تجاویز ہیں جناب سپیکر! اس کے بعد میں وائنڈاپ کروں گا۔ نمبر ایک تجویز میری یہ ہے کہ ہماری فارن پالیسی کو دوبارہ Revise کرنا پڑے گا جناب سپیکر! تجویز یہ ہے کہ ہمیں سٹرکچر چینج کرنا پڑے گا اور وہ سٹرکچر چینج کیا ہے؟ وہ سٹرکچر چینج یہی ہے، شوکت یوسفزئی Kindly اگر آپ تھوڑی سی توجہ میں آپ کی چاہتا ہوں، وہ سٹرکچر چینج سر، یہی ہے، ہم چاہتے ہیں ان ایوانوں کو مضبوط کیا جائے، ان ایوانوں کو اختیار دیا جائے کہ ہم فارن پالیسی بناسکیں (تالیاں) اور سٹریٹیجک

انفارمشن ان کے ساتھ شئیر کی جا سکیں۔ دوسری سب سے بڑی پالیسی جناب سپیکر! سب سے بڑی جو دوسری بات ہے، یہ میری تجویز ہے حکومت وقت کو کہ ہمیں Proxy war سے اجتناب کرنا پڑے گا، ہمیں As a clients state اپنے Role کو ختم کرنا پڑے گا، ہمیں لوگوں کی جنگوں میں شریک نہیں ہونا پڑے گا جناب سپیکر! تب جا کے ہماری فارن پالیسی کامیاب ہوگی، فارن پالیسی کامیاب ہوگی تو ہماری ساکھ بڑھے گی ہماری ساکھ بڑھے گی تو 'انٹرنیشنل پاور کوریڈور' میں ہمارا اثر بڑھے گا، تو کشمیر جیسے معاملات کے اوپر ہماری آواز پہنچے گی جناب سپیکر، اور جناب سپیکر! (مداخلت) صرف ایک دو آخری تجاویز، اگر ہم کشمیریوں کی انسانی حقوق کی بات کرتے ہیں، اگر ہم کشمیریوں کے جمہوری حقوق کی بات کرتے ہیں، اگر ہم کشمیریوں کی خارجہ پالیسی کی بات کرتے ہیں، ان کے بنیادی حقوق کی بات کرتے ہیں، وہاں پہ صحافت کے حقوق کی بات کرتے ہیں تو جناب سپیکر! اس چیز کو ہمیں 'انٹرنیشنلائز' کرنا پڑے گا، خارجہ پالیسی کو بڑھانا پڑے گا، دنیا کے کونے کونے میں جانا پڑے گا، اگر ہم اس کے سفیر بنیں گے جناب سپیکر! یہ بڑی توجہ کی بات ہے، اگر ہم بنیادی حقوق کے سفیر بنیں گے، اگر ہم ان کے انسانی حقوق کے سفیر بنیں گے، ہم اگر ان کے جمہوری حقوق کے سفیر بنیں گے تو اپنے ملک میں بھی ہمیں جمہوری حقوق، انسانی حقوق اور سیاسی حقوق کا تحفظ کرنا پڑے گا جو کہ آج نظر نہیں آ رہا جناب سپیکر! معذرت سے کہنا پڑتا ہے، اگر ہم ادھر جبر کے خلاف لڑتے ہیں تو اپنے ملک میں بھی جبر کے خلاف ہمیں اقدامات اٹھانے پڑیں گے، اگر وہاں پہ انسانی حقوق کی بات کریں گے تو یہاں پہ بھی سیاسی اور انسانی حقوق کی بات کرنا پڑے گی۔ جناب سپیکر! یہی تین غلطیاں، یہی تین تجاویز اور یہی ریاست کی پالیسی، میں حکومت وقت کو بتانا چاہ رہا تھا اور آخر میں جناب سپیکر میں آپ کا بے حد مشکور ہوں۔

سر رکھ دیں گے ہر پتھر پر، دل رکھ دیں گے ہر ڈالی پر
ہم آنچ نہ آنے دیں گے کبھی کشمیر کی خوش اقبالی پر، کشمیر کی خوش اقبالی پر

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you very much. Janab Shaukat Yousafzai Sahib.

<u>جناب شوکت یوسفزئی (وزیر اطلاعات):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ میرے خیال سے کشمیر کا ایشو جو تھا وہ تو اتنا میں سمجھ رہا تھا کہ ٹھیک ہے آج۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بابک صاحب کا ٹائم، میں سمجھا کہ آپ کر چکے ہیں۔

جناب سردار حسین: نہیں، جناب سپیکر! ما پہ کشمیر باندې خبره نه ده کړې، شکریه جناب سپیکر! او کشمیر باندې خو دې ټولو ملګرو خبره اوکړه، سپیکر صاحب! میں پشتو میں اس لئے بات کروں گا کہ شوکت صاحب کو پشتو آتی ہے اور وہ مجھے پشتو میں جواب دیں گے تو میں پشتو میں بات کروں گا،جناب سپیکر صاحب! زما دا خیال دے چې په کشمیر باندې مونږه اوس صرف خبره کولے شونورباقی مونږ څه کولے شو؟ ځکه چې مودی صاحب چې کوم دے هغه وائی چې هغه کارچې په اویا کالو کښې چا نه وو کړے،هغه ما په اویا ورځو کښې اوکړو او د خپل ملک د پاره ټهیک خبره کوی جناب سپیکر! دلته پکار دا وه چې کله وزیر اعظم صاحب امریکې ته لاړو او هلته ملاؤ شو،بیاپه واپسئ کښې پکار دا وه چې هغه دا ټول قوم په اعتماد کښې اغستے وے، ظاهره خبره دا ده چې په سفارتی توګه باندې که ملک ته مشکلات وی، په ذاتی توګه په هغې کښې د وزیر اعظم څه قصور کیدے شې او پکار دا وه چې وزیر اعظم صاحب کله واپس راغے نوچې ټول قوم ئے په اعتماد کښې اغستے وے جناب سپیکر! هغه اونه شوه او د امریکې د دورې نه واپس راتګ چې وو هغه بیا داسې خبر وو او زما دا خیال دے چې څنګه د 370 Repeal خبره اوشوه،هندوستان ډیر په چالاکئ سره او ډیر په هوشیارئ سره یو داسې کار اوکړو چې نن ټول د کشمیر خلق چې دی، هغه هم راوتلی دې او بیا د هندوستان د حکومت د طرف نه چې هلته کوم جبر کیږی یا کوم ظلم کیږی،حقیقت هم دا دے چې دا ډیره ناروا خبره ده اوپه هر فورم باندې مونږ د هغې مذمت کوؤ جناب سپیکر! دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده چې هندوستان په چالاکئ سره داسې کار اوکړو او مونږ په ټوله دنیا کښې Isolate شو، دازمونږسره په ګاونډ کښې ایران دے ،مونږ به دا او ګورو چې دا زمونږ نه خفا دے ، دا زمونږ په ګاونډ کښې چائنا دے ،مونږ به دا اوګورو چې دا کمیونسټ دے ، دا کافر دے ،دا چې څنګه ذکر هم اوشو، زمونږ د دې ځائے سابقه د فوج سالار صاحب راحیل شریف صاحب،سعودی ته لاړواو د پینځو پنځوس اسلامی ملکونو سربراه دے ، د پینځو پنځوس ملکونو، د اسلامی ملکونو سربراه دے ،دې دوبئی ته اوګوره،قطر ته اوګوره، دا چې څومره اسلامی

ملکونه وو، هغوئ باندې دومره تلوار وه چې دلته په کشمیر کښې بې ګناه کشمیریان خپل لاشونه اوچتوئ،زنانو پورې بې عزتی کیږی،ماشومانو پورې وژلے کیږی او هغه د هندوستان وزیر اعظم ئے راوستلو، یو ملک ورله ایوارډ ورکوې،بل ملک ورله ایوارډ ورکوې، بل ملک ورله ایوارډ ورکوې،مونږ خو د حکومت نه نن دا تپوس کوؤ چې څه مونږه یر لرې نه ځو،امریکې پورې نه ځو چې هغوئ زمونږ ملګرتیا ولې نه کوی یا د ثالثئ په بهانه باندې مونږ سره کومه ډرامه کوې او نور یورپ ته نه ځو، داچې بیا کوم اسلامی ملکونه دی،پکار خو دا وه چې دوئ زمونږ مرسته کړے وے کنه،دا د کشمیرخواویا کاله مونږ ماشومان ماشومان وو چې په سکولونو کښې به ئی مونږ ته وئیل چې"*کشمیر بنے گا پاکستان*" اودانعرے مونږه وئیلی دی، دا جلوسونه مونږه ویستلی دی ،ټول عمر مونږ ته ئے دا خبره ښودلې ده چې "*لال قلعے پہ سبز ہلالی جھنڈالہرائیں گے اور ہندوستان کو پانچ منٹ میں نیست ونابود کریں گے*" مونږ اوس حیران یو،وزیر اعظم صاحب بیان ورکوی چې مونږ به تر آخرې قطرې پورې لړائ کوؤ،نن ما د یو فیډرل منسټر بیان کتلو، هغه وائ چې زه په راروان وخت کښې د هندوستان او د پاکستان جنګ وینم ،دا څومره غیر ذمه وارانه سټیټمنټ دے ، اوس په خلقو کښې اشتعال پیدا کول او ظاهره خبره ده چې مونږ داسې جذ باتې قام یو او بیا پښتانه په دې فیس بکونو باندې مونږ ګورو چې اکثرو پښتنو یو نلیز ټوپک په اوګه ایښودے وی، کله وائ مودی درغلم،نو دا اشتعال پیدا کوی جناب سپیکر! پکار دا ده، او زه د زرداری صاحب دا یو سټیټمنټ Appreciate کوم، The very second dayچې کله پارلیمان ته هغه راغے نو هغه پاڅیدو او هغه وزیر اعظم صاحب ته اووئیل چې پکار دا وه چې ته بیګا وتے وے ، اول دوبئ ته تلے وے ،بیا سعودی ته تلے وے ،دا ټول ملکونه ئی ورته یاد کړل چې په سفارتی توګه باندې پاکستان Isolate شو،پاکستان یواځے اودریدو، اوس مونږ ته دسفارتی کمک او د مرستې ضرورت دے ، مونږ یواځې پاتې شو،مونږ نه پوهیږو چې که مونږنن داخبره اوکړوچې بهئی ټول قوم راوځئ، مونږ به دا کشمیر ګټو نو زما دا خیال

دے چې دا اشتعال دے ، په سفارتی توګه باندې کښیناستل پکار دی،دا خپله خبره 'ہائی لائٹ' کول پکار دی، د هغې وجه داده چې هندوستان کوم کار کولو، هغه کاراوشو،هغه، هغه اوکړواو هغه بیا په دېکښې هم کامیاب شو چې یو ناجائز کار ئې اوکړو،په چالاکئ کار اوکړو،جبراً اوکړو،زور اوکړو،زبردستی اوکړه او دویمه ګټه ئے دا اوکړه چې ټوله دنیائے د ځان سره ملګرې کړه،ټوله دنیا، پکار دا وو چې زمونږ وزیر اعظم صاحب،زمونږ وزیر خارجه صاحب ټولې دنیا ته لاړشی،ټولې دنیا ته لاړشی او بیا دا هم ډیره زیاته عجیبه خبره کیږی، مونږ کله وایو،مونږ سره د او آئی سی فورم دے ،مونږ سره دا فورم دے ،مونږ سره هغه فورم دے جناب سپیکر! مونږ د دې نه انکارنه شو کولے ، زما ګاونډ کښې افغانستان دے ،مونږ دومره تنګ نظره یو چې ما هغه تیرو ورځو کښې اوکتل چې په پیښور کښې د افغانستان په پیښور کښې افغانانو ماشومانو د افغانستان جهنډې پورته کړی دی او د خپلې سل کلن خپلواکئ جشن نمانزې نوهغه ئی ټول تهانړو ته دننه کړل اوپه هغوئی ئے د غدارئ مقدمه جوړکړه،دا دوستی یا دا ورور ولی مضبوطول پکار دی، چې په کابل کښې د پاکستان جهنډې خلق اوچتی کړی چې د پاکستان او د افغانستان روری مضبوطه شی،چې په پیښور کښې کوم افغانان موجود دی، د افغانستان جهنډا پورته کوی، زه ورته ولې په دې نظر ګورمه، مونږ په سفارتی توګه باندې دومره کمزورې یو چې دا ګاونډ کښې افغانستان دا مونږ ورور نه کړو،ده له مونږه اعتماد ورنه کړو،دا شکونه او داعدم اعتماد مونږ ختم نه کړو، پکار دا وه چې په اولسی توګه،په سفارتی توګه،په حکومتی توګه او په هره توګه باندې جناب سپیکر!چې دې ګاونډ سره مونږ حالات برابر کړو، په دنیا کښې مونږ خپل حالات برابر کړو، دا په دې باندې نه کیږی چې مونږ به نیمه ګهنټه ټول قوم خاموشه اودریږو ،نیمه ګهنټه به ټول قوم په روډونو اودریږو،بالکل مونږ ورسره یو، مونږ ټول قوم ورسره یو،اوس په کوم شکل باندې چې په کشمیر کښې دا ظلم چې دے ، دا بربریت چې دے ، دا تشدد چې دے ، دا بیګناه وژنی چې دی، دا به څنګه بندیږی؟ د هغې د پاره جناب سپیکر! لار پکاره ده او Solidarity پکار ده، زما

امید دے چې د صوبائی حکومت ترجمان پاڅی نو هغه به دلته په چا باندې هم دا الزام نه لګوی چې دے د مودی وکالت کوی یا دفلانکی وکالت کوی یا د فلانکی وکالت کوی، د هغې وجه دا ده چې دلته به مونږ یو والے پیدا کوؤ،مونږ به د یو بل خبره اورو،مونږ به یو بل له اعتماد ورکوؤ، جناب سپیکر! او د ټولو نه اهمه خبره دا ده چې مونږ به یو بل له احترام ورکوؤ،زه د دې سره د پښتنومسئله نه تر م خو دا زما په دې ګاونډ په کابل کښې په واده کښې په شادی هال کښې خود کش دهماکه اوشوه ،یره تاسو پخپله سوچ اوکړئ چې د چا په کور کښې واده وی او دغه خپل خپلوان او رشته دار،دوستان ،یاران دا په شادی هال کښې ناست وی اود یو یو کور پکښې څوارلسوڅوارلسو کالوخلق شهیدان شی جناب سپیکر! نو جناب سپیکر! دا Genocide چې دے د دې مذمت مونږ کوؤ،دا که په کشمیر کښې دے ،دا که په وزیرستان کښې دے ،دا که په کابل کښې دے ، دا که د دنیا په کوم ګټ کښې دے ، څنګ چې زما دې ورور خبره وکړه چې مونږ به ډیر په کهولاؤ توګه باندې د دهشت خلاف، د وحشت خلاف،د دهشت ګردی خلاف په ریاستی توګه پخپله بیانیه کښې یو ډیر Drastic بدلون راولو،قام له،اولس له به هم اعتماد ورکوؤ چې او واقعی مونږ د ظلم او د جبر او د بربریت خلاف یواو مونږ به دنیا له دا اعتماد ورکوو نو هله به دلته امنیت راځی۔جناب سپیکر! زه خپله خبره وائنډاپ کومه خو په دې موقع باندې،په دې موقع باندې حکومت ته داکه صوبائی حکومت دے ،دا که مرکزی حکومت دے ،هغوی له بالکل په جذباتو کښې راتلل نه دی پکارجناب سپیکر! ځکه چې مونږ د پارلیمان اجلاس کتلو نو په هغې کښې داسې ماحول ووچې الله الله خیر زمونږه چې کوم فیډرل وزیران دی لږ د برداشت نه کار اخستل پکار وی، نن په ټوله دنیا کښې مونږ یک یوائې ولاړ یو، یک یوائې،نو پکار دا ده چې مونږکه یوائی پاتې شو په دنیا کښې نو چې مونږ خپله دننه یوپاتې شو په دې مسئله باندې او متحد پاتې شو، زمونږ دا خیال دے چې په دیکښې بیا دهغه مظلومانو کشمیریانو هم خیر دے او زمونږ دریاست او زمونږ د ملک هم خیر دے۔مهربانی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب! ایک اہم مسئلے پہ بات ہو رہی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ جتنا اہم مسئلہ ہے اور جتنی اہم بحث ہے، ہماری حکومت کا یہ حال ہے، یہ ہم کشمیریوں سے ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں، یہ ہمارے جذبات ہیں، یہ ہماری حکومت ہے اور یہ دنیا کو ہم بتا رہے ہیں، یہاں پر یہ صحافی بھی بیٹھے ہیں جناب سپیکر صاحب! عجیب سی بات ہے، میری زندگی میں پہلی بار کہ خواہ وہ وفاقی حکومت ہو یا ہماری صوبائی حکومت ہو، انہوں نے اس ملک کو ایک تماشا سا بنایا ہے، مضحکہ خیز جیسی باتیں ہیں اس کشمیر پہ، جس طرح ظلم ہو رہا ہے تو پھر حکومت نے محسوس کیا اور جوائنٹ سیشن بلایا اور جوائنٹ سیشن جب بلایا تو وہاں پر اس نے اپوزیشن کے ساتھ کوئی بات نہیں کی کہ ہم کیا کریں گے؟ جب انہوں نے قرارداد لائی، اپوزیشن کی کسی بھی پارٹی سے انہوں نے بات نہیں کی تھی اور وہاں پر بھی ایک عجیب سا تماشا بنا کہ کشمیر کی باتیں جس پہ پورے پاکستانی ایک ہیں، کوئی بھی کشمیر سے انحراف نہیں کر سکتا، وہاں پر جو ظلم ہے، وہ ناقابل برداشت ہے، وہاں پر جو ہمارے بچوں کو اندھا کیا، عورتوں کو بچوں کو اور وہاں پر Pellet Guns جس طرح استعمال ہو رہی ہیں، مہینہ تقریباً پورا ہوا ہے، خوراک نہیں ہے، دوائی نہیں ہے، گھر سے باہر نماز کیلئے اجازت نہیں ہے لیکن ہماری منصوبہ بندی وفاقی حکومت میں یہ تھی کہ نہ اپوزیشن کے ساتھ مشورہ کیا تھا اور جس بات پہ واویلا مچایا کہ انڈیا نے بہت زیادتی کی اور زیادتی کیا کی تھی، 370 آرٹیکل اور 35A کو ختم کیا تھا اور جب یہاں پر قومی اسمبلی میں قرارداد آئی تو اس کو اس میں شامل نہیں کیا، ابھی جس پر ہم احتجاج کر رہے ہیں، جس بات پہ پورا پاکستان اٹھ چکا ہے اور دنیا کو درخواست کر رہی ہے کہ ہمارے ساتھ آپ شامل ہو جائیں، ہمارے کشمیری بھائیوں کے ساتھ کشمیر میں ظلم ہو رہا ہے اور اس میں سلامتی کونسل کی قراردادیں ہیں، جس بات پہ وہ خفگی کا اظہار کر رہے ہیں، قرارداد میں اس کا ذکر تھا بھی یہ تو ہم پہلے سے کہتے تھے کہ یہ ٹھیک ہے، ٹھیک ہوا ہے، ابھی آپ پہلے سے کہتے تھے کہ 370 اور 35A ہمارے لئے ٹھیک نہیں ہے، تو پھر کیوں، احتجاج کس بات پہ ہے، پھر بھی وہاں پر اپوزیشن نے اس ملک کی خاطر اس قوم کی خاطر کشمیریوں کی خاطر یکجہتی کا مظاہرہ کیا کہ نہیں کشمیر کی بات پہ ہم تقسیم نہیں ہو سکتے، تو گورنمنٹ کیلئے ہونا چاہیئے تھا کہ ساری لیڈر شپ کے ساتھ ایک میٹنگ کرتے، اس پہ اے پی سی بلاتے، اس پہ وہاں پر قومی اسمبلی میں پارلیمانی پارٹیوں کا ایک کمیشن بناتے اور وہ پھر اپنی اپنی رائے کا اظہار

کر دیتے، اگر وہ 370 اور 35A پہ خوش تھے کہ ختم ہو جائے تو پھر ان کیمرہ وہاں پر اس پہ بریفینگ لینی چاہیئے تھی لیکن وہ بھی نہیں ہوا، ابھی جو سب دنیا کہہ رہی ہے، وہ یہ ہے کہ ہماری حکومت نے کشمیر کا سودا کیا، عام زبان پر ہے، پاکستان میں پوری اپوزیشن کی اور اس سے پتہ یہ چلتا ہے کہ جب ہمارے پرائم منسٹر صاحب وہاں پر گئے اور وہاں پہ اس نے ٹرمپ کے ساتھ ملاقات کی اور ابھی دو چار دن پہلے مودی کی ملاقات تھی تو مودی کی ملاقات جب آپ دیکھتے ہیں تو طاقتیں آپس میں ملتی ہیں اور اس طرح ہاتھ کے اشارے سے ہاتھ ملاتے ہیں اور جب ہمارا وزیر اعظم وہاں پر بیٹھا ہے تو اس کا سانس بھی بند ہے، آپ اس ملاقات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہماری لیڈر شپ میں کتنی جان ہے، وہ پاکستان کا مقدمہ کس طرح لڑ رہا ہے اور جب مودی آتا ہے اور ٹرمپ کے ساتھ بیٹھتا ہے تو وہ ہندوستان کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ میں ایٹمی طاقت ہوں اور اپنے بل بوتے پر آپ کے ساتھ کھڑا ہوں، اگر ہم بھی ایٹمی قوت ہیں، ایٹمی طاقت ہیں تو ہمارا انداز بھی اس طرح ہونا چاہیئے کہ ہم بھی کچھ ہیں لیکن بہت بڑا واویلا مچایا گیا کہ ٹرمپ نے ثالثی قبول کی، ثالثی دونوں طرف سے ہوتی ہے، ایک طرف سے نہیں ہوتی اور اس کو پاکستان میں اتنا اچھالا گیا کہ ایک میچ جو اس نے جیتا تھا کہ دوبارہ میں نے ورلڈ کپ جیتا ہے، مجھے اس طرح محسوس ہوتا ہے، چونکہ وہ ٹرمپ کے ساتھ بیٹھنے کیلئے اتنے زیادہ خوش تھے اور وہی مودی جاتا ہے اور ٹرمپ کو کہتا ہے کہ یہ میرا اندرونی مسئلہ ہے، اس پہ میں آپ کی ثالثی قبول نہیں کرتا، اگر ہم ٹرمپ کی ثالثی کو قبول کرتے ہیں وہ اس طرح ہے جس طرح ہم مودی کو تسلیم کر رہے ہیں، مودی اور ٹرمپ میں کوئی دوسری رائے نہیں، الگ الگ باتیں نہیں ہیں، بلکہ ٹرمپ مودی سے بھی زیادہ مضر ہے اور مسلمانوں کے خلاف اس کی جس طرح ایک سوچ ہے، اس کا تو آپ کو اندازہ لگتا ہے کہ جہاں پر بھی اس کی اپروچ ہے، جس طریقے سے مسلمانوں کو وہ کچل رہا ہے، جان چھڑانے کیلئے ہم اس کی ثالثی کیلئے بھی تیار ہیں لیکن میرے خیال میں یہ سب کچھ فیصلہ ہوا ہے، اس کے بعد ہم اس پہ واویلا مچا رہے ہیں۔ ابھی بات ہو رہی ہے کہ ہماری درخواست پہ سلامتی کونسل کی میٹنگ بلائی، ہماری درخواست پہ نہیں ہے، وہ چائنا کی درخواست تھی، چائنا کی منصوبہ بندی تھی اور آج مودی جا رہا ہے، مختلف ممالک کے سربراہوں سے مل رہا ہے لیکن ہمارا وزیر اعظم کدھر بھی جانے کیلئے تیار نہیں ہے اور صرف ہمارے وزیر خارجہ جو ہیں، وہ چائنا گئے، چائنا کا تو ہم سے زیادہ اپنا لداخ کا مسئلہ ہے، چائنا نے بھی کشمیر پہ بات نہیں کی ہے، چائنا نے صرف لداخ کی بات کی ہے اور وہ ہمارا دوست جو

ہمارے وزیر اعظم صاحب گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی چلا رہے تھے، ڈرائیور کے ساتھ جو دبئی کا شیخ آیا تھا، اتنی عزت دے رہا تھا، چونکہ وہ ہمیں ڈالر دے رہا تھا اور ہم بھیک مانگنے والے ہیں، جو بھی ہمیں پیسہ دیتا ہے، اس کیلئے ہم ڈرائیونگ کے لئے بھی تیار ہوتے ہیں، اس نے ملک کی خاطر یہ کیا ہے لیکن ابھی وہی شیخ اس کو وہ ایوارڈ دے رہا ہے جو پورے عرب ممالک میں ممتاز ہے، نہ ہمارے ساتھ دبئی ہے، نہ یو اے ای ہے، نہ ہمارے ساتھ سعودیہ ہے، نہ ہمارے ساتھ پوری دنیا میں ایک ملک ہے، کدھر ہے ہماری خارجہ پالیسی، کدھر ہیں ہمارے وزیر خارجہ کی وہ باتیں جو کہ پوری قوم کو بتا رہا تھا کہ ہم نے ابھی دنیا کے ساتھ اتنے روابط قائم کئے ہیں تو سپیکر صاحب! خدارا اس ملک کا جو حال بنا ہے، ہمیں لوگ عجیب عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں، ابھی افغانستان میں صرف پچاس ہزار تک لوگ جمع ہوئے تھے، انہوں نے صرف اللہ کی طرف توجہ کیا تھا کہ سپر طاقت وہ ہے، ابھی وہ افغانستان کے سفیر جو ہم نے کراچی سے دے کر وہ لے گئے اور گوانتا موبے میں قید کیا، وہ سفیر سامنے بیٹھا ہے اور مذاکرات کر رہا ہے افغانستان کی گورنمنٹ کے ساتھ نہیں امریکہ کے ساتھ، یہ ایمان کا جذبہ ہے، یہ ہمارے دین کی وہ برکتیں ہیں، ہمارا اللہ کی ذات پر وہ عقیدہ ہے اور آج وہ سپر طاقت جو لوگ کہتے ہیں کہ اس کے سامنے ڈھیر ہو جاؤ، افغانستان کے وہ بہادر لوگ اس کے سامنے کھڑے ہو گئے اور سب سے پہلی بات وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ معاہدہ کرو، کتنے دن سال چاہیئے کہ آپ نکل لیں اور آج امریکہ لکھنے پر مجبور ہے کہ ہم نکل رہے ہیں اور انہوں نے یہ بھی بات کی کہ ہم افغانستان کی حکومت کے ساتھ بات نہیں کرتے، آپ قابض بیٹھے ہیں اور انہوں نے افغانستان کی حکومت کو بائی پاس کیا اور آج امریکہ جیسی طاقت وہ طالبان کے سامنے ڈھیر ہو گئی ہے اور آج میں نے ایک ٹویٹ دیکھا کہ معاہدہ فائنل ہو چکا ہے اور وہاں سے نکلیں گے اور طالبان کی بات کو تسلیم کیا گیا ہے، ابھی ایک خوف ہے، ہم سے نہیں ہے، ایک خوف ہے کہ اگر وہاں پر یہ ہوا تو پھر یہ کشمیر میں بھی ہو گا، ہم نے اپنے قبائلیوں کے ساتھ کیا کیا؟ آج بھی وہ قبائل کہتے ہیں کہ ہم کشمیر میں جانے کیلئے تیار ہیں اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کی تقریر اپنی حکومت پہ نہیں تھی، اس کی تقریر کا زیادہ حصہ یہ تھا کہ کشمیر میں یہی قبائل جائیں گے، اس کی ابھی بھی نظر ان قبائلی علاقوں پہ ہے جو ابھی تباہی کے ڈھیر بن چکے ہیں، جہاں پر نہ سکول کا سسٹم ہے، نہ یونیورسٹی ہے، نہ کالج ہے، نہ روڈ ہے لیکن پھر بھی قبائلیوں میں ایک جذبہ ہے اور وہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی سرزمین ہماری سرزمین ہے، ہم اپنے گھر میں لڑیں گے لیکن کشمیر

کیلئے ایک ہیں اور آج میں یہاں پر آپ کو اپنی صوبائی حکومت کو اپنے ملک کی وفاقی حکومت کو ان شاء اللہ یہ پیغام دے رہا ہوں کہ ہمارا کشمیر پر کوئی اختلاف نہیں ہے، کشمیر پہ ہم ایک ہیں (تالیاں) کشمیر پہ ہم ایک ہیں، اس پہ ہم ہر قسم کی قربانی دیں گے، آپ کی بات سر آنکھوں پہ، آپ نے یہاں پر بات کی کہ ہم کل بارہ بجے یہاں سے نکلیں گے، جس وزیر اعظم کو میں تسلیم نہیں کرتا، اس کی آواز پہ میں آپ کے ساتھ کس طرح نکلوں گا، یہاں پر اپوزیشن خود یکجہتی کے ساتھ احتجاج پہ نکلے گی لیکن حکومت کا حصہ نہیں رہے گی، اگر وہ آپ کی بات تھی اس پر اونشل اسمبلی کی ہدایات تھیں، بارہ بجے نکلنا تو آپ کے ساتھ ہم جانے کیلئے ہزار بار تیار ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you, very much.

قائد حزب اختلاف: لیکن اس بات کیلئے ہم تیار نہیں ہیں جو میرا وزیر اعظم ادھر سے اعلان کرتا کہ 'نکلو' آپ اگر مجھے اعلان کرتے ہیں کہ 'نکلو' تو آپ نے بھی کوئی سٹینڈ تو لینا ہے اور جب آپ جاتے تھے اور پورے ملک کی نمائندگی کرتے تھے تو وہاں پر جب ہم فوٹو دیتے تو وہ برابری کی بنیاد پر ہونی چاہیئے تھی، وہ آقا اور غلام کی بنیاد پر نہیں ہونی چاہیئے تھی، وہ برابری کی بنیاد پہ ہونی چاہیئے، پاکستان کے عوام، آج پورے ملک کے عوام، قبائلی عوام ابھی تو قبائلی نہیں ہمارے بھائی ہیں اور صوبے میں ضم ہو چکے ہیں لیکن ہم اور ہمارے جمعیت العلمائے اسلام، ہم نے لاکھوں ملین مارچ کئے مذہبی جماعتوں نے اور ہر ایک ملین مارچ میں ہم نے کشمیریوں کو بتایا ہے کہ یہ دس لاکھ جو کارکن ہیں، یہ ہماری آرمی کے ساتھ لڑیں گے، کشمیر پہ جمعیت العلمائے اسلام کی پالیسی یہ ہے کہ ہم اپنی فوج سے دس قدم آگے اپنے کارکن لڑائیں گے، (تالیاں) پیچھے نہیں آئیں گے، یہ وہاں پر جو ہماری بہنوں کی، ماؤں کی جو عصمتیں لٹ رہی ہیں، وہاں پر جو چھوٹے چھوٹے بچوں کو گھروں سے نکال رہے ہیں تو یہ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ہمیں دیکھ رہا کہ اس میں آپ کو دوغلا پن نہیں کرنا چاہیئے بلکہ کشمیر پہ ہم نے لڑنا ہے، جانا ہے لیکن آج تک ہمارے ملک کی کوئی واضح پالیسی نہیں ہے، آج تک اس بحران میں ہمارے وزیر اعظم نے یہ بھی محسوس نہیں کیا کہ سب جماعتوں کی سیاسی لیڈرشپ کے ساتھ بات کریں اور یکجہتی کا اظہار کریں، وہ کیا کہہ رہا ہے کہ میں کسی کے ساتھ بیٹھنے کیلئے تیار نہیں ہوں اور جب آپ بیٹھیں گے نہیں، اس سے نفرتیں بڑھیں گی اور جب نفرتیں بڑھیں گی تو تقسیم ہو گی۔ لہذا سپیکر صاحب! میں اپوزیشن کی طرف سے آج بھی یہ واضح اعلان کرتا ہوں کہ ہم کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہیں اور ان شاء اللہ اس ملک کی خاطر کشمیری بھائیوں کی خاطر ہم

وہاں پر ہر محاذ پر ادھر ہوں گے، پرسوں بھی ہم نے اپنی جماعت کی شوریٰ کا اجلاس بلایا تھا اور وہاں پہ ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ہم جماعتی سطح پہ بھی سفراء سے بھی ملیں گے، سفراء کی ایک دعوت بھی کریں گے کہ اس کے لئے ذہن ہم عوامی سطح پہ بھی بنالیں کہ پاکستان میں کشمیر کے مسئلے پہ نہ کوئی اختلاف ہے اور ہم نے پورے ملک میں دو جمعہ کو وہاں پر جمیعت العلمائے اسلام نے احتجاجی مظاہرے بھی کئے اور ان شاءاللہ مزید بھی ہماری احتجاج جو ہے، ہم نے جو اسلام آباد جانا ہے، اس میں کشمیر کا جھنڈا اور کشمیر کی بات ان شاءاللہ سر فہرست ہوگی اور یہاں پر میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں اور اپنے صحافی بھائیوں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ آج کل جو وقت ہے، وہ ہم نے کشمیری بھائیوں کا ساتھ دینا ہے، آپ کے قلم کے ذریعے، آپ کے ٹی وی چینل کے ذریعے، آپ نے یکجہتی بھی دکھانی ہے اور اپنی قوم کے جذبات کو بھی وہاں پر ابھارنا ہے لیکن خدارا حکومت بھی سنجیدگی کا مظاہرہ کرے کہ کشمیر پہ بات ہو رہی اور میرے دو پیارے وزیر، تین اور چار پانچ جو ہیں، اس سے اپوزیشن زیادہ تعداد میں بیٹھی ہے جو گورنمنٹ ہے، تو میرے خیال میں اس کو تماشہ نہ بنائیں جی، سنجیدگی سے لیں، یہ انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے لیکن افسوس ہے کہ ہماری گورنمنٹ اس کو وہ سنجیدگی سے نہیں لے رہی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، درانی صاحب۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات)</u>: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر! میرے خیال سے میرے بھائیوں نے جتنی باتیں کی ہیں، اس میں میرا تو خیال تھا کہ کشمیر کے اوپر تجاویز آئیں گی اور ہم ایسی کوئی بات بھی نہیں کریں گے جس سے ایسی صورتحال پیدا ہو کہ جواب دینا پڑے اور میں اس موقع پر کوئی ایسا جواب بھی نہیں دوں گا، سیاست کرنے کیلئے ہمارے پاس اور بھی بہت ٹائم ہے، بڑے مواقع ہیں ان شاءاللہ تعالیٰ، یہ جو آپ نے ایشوز اٹھائے ہیں، اس پہ بھی ہم جواب دیں گے، کہ جی آج اگر اس ملک میں مالی بحران، کرائسز ہیں تو یہ کس وجہ سے ہیں، اس پہ بھی بات ہو سکتی ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کشمیر کمیٹی کا چیئرمین کون رہا ہے، دس سالوں تک اس پہ بات ہو سکتی ہے، بہت سارے ایشوز ہیں اور ایسی حکومتیں بھی گزری ہیں جن کا وزیر خارجہ ہی نہیں تھا لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ آج بجائے اس کے کہ ہم نے کشمیر کو فوکس کرنا ہے اور وہ لوگ جو اس وقت کشمیر میں جو مظالم سہہ رہے ہیں، وہ پاکستان کی طرف دیکھ رہے ہیں، پوری دنیا میں جو سوا ارب مسلمان ہیں، وہ پاکستان کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے، پاکستان کیا کرنے

جارہاہے ؟ تو جناب سپیکر! پہلے تو جس طرح پرائم منسٹر نے کہا تھا کہ اس وقت جو حکومت ہے، بھارت کے اندر اس کے نظریے کو ہم نے سمجھنا ہو گا، وہ نظریہ آر ایس ایس کا نظریہ، یہ وہ آر ایس ایس ہے جس کو خود بھارتی حکومت نے Ban کیا تھا، یہ دہشتگردی کو پروموٹ کرنے والا نظریہ ہے جو آج بد قسمتی سے مودی وہاں پرائم منسٹر بنا ہوا ہے، تو یہ اس نظریے کے تحت ان کا جو رول ماڈل ہے، وہ ہٹلر اور مسولینی ہے، اب یہ ساری چیزیں جو اس وقت تکبر، جو نشے میں مودی کر رہا ہے جناب سپیکر! اس کا انجام بڑا غلط ہو گا، اس لئے ہٹلر اور نپولین کا جو تکبر ہے، لوگوں کو آج بھی یاد ہے، روس پر حملہ کیا، خود تباہ ہوئے۔ آج جو بھارت جس طریقے سے کشمیریوں کے اوپر ظلم ڈھا رہا ہے اور جناب سپیکر! تیسرا ہفتہ چل رہا ہے کہ وہاں کرفیو ہے، بچوں کیلئے دودھ تک نہیں ہے، یہ ساری باتیں پرائم منسٹر بھی کر رہا ہے، پوری حکومت کر رہی ہے، وزارت خارجہ نے جس انداز سے اپنا رول ادا کیا جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس کو کیا کرنا چاہیئے تھا، اگر ایسا وقت تھا تو جس انداز سے میرے محترم نے کہا کہ وہ چائنا کے کہنے پر سیکورٹی کونسل کا اجلاس بند کمرے کا ہوا تو جناب سپیکر! چائنا کون ہے ؟ چائنا ہمارا دوست ہے، چائنا ہمارا وہ ملک ہے جس پر ہم آنکھ بند کر کے اعتماد کر سکتے ہیں اور ہمیشہ سے چائنا کے ساتھ ہماری دوستی مضبوط رہی ہے، اگرچہ ہم اس کے ممبر نہیں ہیں، تو چائنا اگر ممبر ہے، بڑا ملک ہے اور پاور فل ملک ہے اور آج وہ ہمارے ساتھ کھڑا ہے تو کیا یہ ہمیں بھولنا چاہیئے کہ روس جو کسی وقت انڈیا کا دوست ہوتا تھا جو ہر بات پر وہ انڈیا کے ساتھ کھڑا ہوتا تھا کیا اس مسئلے پر آج وہ ہمارے ساتھ کھڑا نہیں، کیا اس نے تسلیم نہیں کیا ہے کہ یہ کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے ؟ یہ پچاس سالوں میں جناب سپیکر! ہماری کوششیں رہی، ہمارے کان پک گئے تھے کہ دنیا تسلیم کرے کہ کشمیر عالمی ایشو ہے لیکن ہمیشہ سے اس کو دو طرفہ ایشو قرار دیا گیا۔ آج پہلی مرتبہ جناب سپیکر! دنیا میں کشمیر کا ایشو ایک عالمی ایشو بن کر ابھرا ہے، آج ہمیں جن جن ممالک کے بارے میں درانی صاحب نے بھی بات کی اور دوستوں نے بھی کہی کہ جی اسلامی ممالک ہمارے ساتھ نہیں، جناب سپیکر! اسلامی ممالک جتنے بھی ممالک ہوتے ہیں، ان کے اپنے مفادات ہوتے ہیں اور وہ اپنے مفادات کو ساتھ لیکر چلتے ہیں لیکن جس طرح پرائم منسٹر نے کہا کہ ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے، ہم اپنی کوششیں کریں گے کیونکہ کشمیر کا تو ستر سال کا ایشو ہے، اگر ان ستر سالوں میں سے آپ ایک سال مائنس کر دیں، 69 سال میں کوئی پالیسی ہم بناتے اور جناب سپیکر! پھر ہم پوری دنیا کے اندر جاتے تو آج یہ حال اس کا نہ ہوتا، آج سارا المیہ ایسا ہے کہ

جیسے ہم نے کشمیر کا ایشو پیچھے دھکیلا ہے، جبکہ پرائم منسٹر نے ہر فورم پر کشمیر کی بات کی ہے اور اللہ کے فضل سے جس انداز سے، وہ پہلے پرائم منسٹر ہیں جس نے امریکی صدر کے ساتھ جس انداز سے وہ بیٹھے، جس انداز سے انہوں نے بات کی، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی کہ ہم اگر دوستی چاہتے ہیں تو برابری کی بنیاد پر چاہتے، غلامی کی بنیاد پر نہیں جناب سپیکر! اور مودی نے اگر کچھ کیا ہے تو اس کی نقل کی ہے۔ اس سے پہلے پاکستانی پرائم منسٹر جو اس طرح چٹ لیکر پڑھتے تھے کہ سامنے امریکہ کا صدر ہوتا ہے لیکن وہ (تالیاں) کام نہیں کر سکیں، دیکھیں یہ آواز ہوتی ہے دل کی اور اس وقت پاکستانیوں کے دل کی دھڑکنیں کشمیریوں کے ساتھ ڈھرک رہی ہیں، یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم کسی کو بلاوجہ موردالزام ٹھہرائیں، یہ ساری جتنی بھی پارٹیاں ہیں، کوئی بھی پارٹی کشمیر کے ایشو سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی، سب یہ چاہتے ہیں کہ کشمیر کا ایشو حل ہو، تو جناب سپیکر! وہ بہت ساری چیزیں جس طرح درانی صاحب نے ایک اور چیز کی طرف توجہ دلائی، افغانستان کے ایشو کی طرف توجہ دلائی، ہم تو 2004 سے کہہ رہے ہیں کہ جی یہ مذاکرات کئے جائیں، اگر مذاکرات کئے جاتے تو آج افغانستان کے ساتھ ہمارے معاملات ٹھیک ہوتے، تو آج یہ جو سنٹرل ایشیاء ہے، یہ پاکستان کے لئے معاشی 'حب' ہوتا، آج پاکستان کے اندر انویسٹمنٹ ہوتی، آج اللہ کے فضل سے اس میں بھی پاکستان بڑا رول ادا کر رہا ہے کہ افغانستان کا مسئلہ حل ہو، تو ہمیں تو کہا گیا کہ یہ طالبان خان ہیں تو اس کے بعد آج پوری دنیا اس پر فوکس کر رہی ہے کہ ہاں مذاکرات کے ذریعے مسئلہ حل ہونا چاہیئے، اس میں پاکستان پورا رول ادا کر رہا ہے تو یہ تو کریڈٹ دینا چاہیئے کہ ہم 2004 سے کہہ رہے ہیں تو جناب سپیکر! یہاں بڑی تقریریں بھی ہوئیں لیکن میں اس کی طرف نہیں جاؤں گا، میں کم از کم اپنی وزارت خارجہ کو ضرور یہ کریڈٹ دوں گا کہ جیسے ہی یہ واقعہ ہوا، اس کے فوراً بعد، یہ تنقید تو بڑی ہو رہی ہے لیکن آج تک مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ کسی نے تجویز دی ہو کہ جی یہ کام آپ کریں تو اس سے کشمیر کا ایشو حل ہو جائے گا، تجویز کسی کے پاس نہیں ہے لیکن اس بات کے اوپر کہ دنیا میں کشمیر کو مان لیا گیا ہے کہ متنازعہ ہے، اس کا کوئی کریڈٹ نہیں دے رہا ہے، یہ جی تو ویسے ہونا تھا، یہ تو بند کمرے کا اجلاس تھا، اس کی کوئی قرارداد ہی نہیں آئی تو سیکورٹی کونسل کی بند کمرے کے اجلاس کی قرارداد ہوتی ہی نہیں ہے، پہلے تو اس بات کو سمجھنا چاہیئے اور جو زیادہ تر سپیچز ہوئیں، میں تو نوٹ کر رہا تھا، مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے قومی اسمبلی کے اندر سپیچز ہوں، چونکہ دونوں ماشاء اللہ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب اور میری محترمہ جو ممبر صاحبہ ہیں،

دونوں قومی اسمبلی میں رہ چکے ہیں، تو ان کی جو سپیچ تھی، وہ بھی ایسا لگ رہا تھا جیسے قومی اسمبلی کے اندر ہو رہی ہو، اچھی بات تھی، میں کہتا ہوں کہ یہاں ہمارا جو فورم ہے، اس کی آپ جتنی یکجہتی دکھا سکیں اس کے لئے ہم تیار ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں اس میں جناب سپیکر! میڈیا کا بہت بڑا رول رہا ہے، چاہے وہ مغربی میڈیا ہو، چاہے وہ ہماری پاکستانی میڈیا ہو، انہوں نے اس ایشو کو بہت زیادہ 'ہائی لائٹ' کیا ہے، اٹھایا ہے، میں میڈیا کو بھی اس کا کریڈٹ دینا چاہتا ہوں اور بہت ساروں نے کلبھوشن کا ایشو اٹھایا، ریکوڈک کا ایشو انہوں نے اٹھایا، یہ کس دور کے ایشوز ہیں، میں اس پر نہیں جانا چاہتا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ پرائم منسٹر نے کشمیر کے ایشو کو فرنٹ فٹ پر آکر کھیلا ہے، کبھی اس کو پیچھے ایک سیکنڈ نمبر کا ایشو نہیں سمجھا ہے، جس دن سے یہ واقعہ ہوا ہے اور یہ ہوتی ہے یکجہتی، پوری قوم جو ہے، آج اگر ہم قرارداد پیش کر رہے ہیں تو اس قرارداد سے ہوتا ہے یا نہیں ہوتا لیکن دنیا کو یہ میسج جاتا ہے کہ یہ قوم ایک ہے لیکن اگر ہم یہ کہیں گے جناب سپیکر! اس کے لئے حکومت ہوتی ہے، حکومت کسی چیز کے لئے ایک لائحہ عمل بناتی ہے، آج پرائم منسٹر نے کہا ہے کہ بارہ سے لیکر ساڑھے بارہ بجے تک ساری قوم نکلے اگر ہم یہاں پر آکر ڈیڑھ انچ کی مسجد الگ بنائیں گے کہ نہیں جی ہم نے تو جمعہ کو نہیں نکلنا ہے، ہفتے کو نکلنا ہے، تو یہ ہم دنیا کو کیا میسج دیں گے؟ کم از کم یہ جو چھوٹے چھوٹے ایشوز ہیں جس پر آپ کی پالیسی نہیں بدل رہی، اگر آپ واقعی مخلص ہیں، اگر ہم واقعی مخلص ہیں کہ ہم نے اس ایشو کو زندہ رکھنا ہے کیونکہ 27 ستمبر کو پرائم منسٹر نے امریکہ جانا ہے، وہاں پر ان ساری چیزوں کو وہاں ڈسکس ہونا ہے، تو اگر ہم یہ پریشر رکھیں، روزانہ ہر ہفتے میں آدھا گھنٹہ نکل کر ایک یکجہتی منائیں، ان بیچاروں کے ساتھ جو سارے جیل میں ہیں، جتنی لیڈر شپ ہے وہاں کی، کشمیر کی، وہ ساری جیلوں میں، تو ان کا مقدمہ کون لڑے گا؟ ہم نے لڑنا ہے تو اس لئے جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی تمام اپوزیشن کے لیڈروں سے کہ اس ایشو پر آپ بے شک اپنا دوسرا دن بھی منالیں لیکن جو پرائم منسٹر نے کہا ہے، یہ پورے کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی ہے، اس پر مہربانی کریں کہ اس میں آپ ضرور ساتھ دیں کیونکہ پرائم منسٹر نے Already کہا ہے کہ میں ایمبیسڈر بنوں گا، میں کشمیریوں کا سفیر بنوں گا، ہر فورم پر اس ایشو کو اٹھاؤں گا، تو کم از کم اس میں ہمیں ساتھ دینا چاہیئے اور اس وقت میں یہ ضرور کہوں گا کہ جناب سپیکر! یہ پریشر ہوتا ہے، آپ کے سامنے مشرقی تیمور کا کیس ہے، جب یہ کیس آیا تو ان کو علیحدگی ملی، کیوں ملی اس پر یو این او اس کے ساتھ کھڑا ہوا، آج اگر اللہ کے فضل سے ہم سارے متحد ہیں جو بھی ہمارے

مسلمان بھائی اگر اس وقت وہ ہمارے ساتھ نہیں بھی ہیں لیکن اندر سے وہ ایک ہیں، ان کا دل چاہتا ہے کہ کشمیریوں کو انصاف ملے، تو میرے خیال سے ان شاء اللہ یہ یواین او پر ضرور پریشر پڑے گا اور ان کو یہ بات سمجھ آ گئی ہے کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ اس وقت یواین او کے جتنے بڑے ممالک ہیں، فرانس، روس تو یہ سارے وہ ممالک ہیں جو اس سے پہلے اس ایشو کو سننے کے لئے تیار نہیں تھے، آج اللہ کے فضل سے یہ سارے جو بڑے بڑے ممالک ہیں، یہ بھی تسلیم کر رہے ہیں کہ وہاں انسانی حقوق کی پائمالی ہو رہی ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ گزشتہ دنوں جو بھارت کا اپنے اپوزیشن لیڈر اور بھارت کا جو اپنا میڈیا ہے، وہ آزاد کشمیر گئے لیکن بد قسمتی سے ان کو ائیرپورٹ سے واپس کیا گیا، تو اس وقت وہاں پر جو مودی کھیل کھیل رہا ہے، وہ خون اور آگ کا کھیل ہے جناب سپیکر! اور یہ ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ وہاں پر مودی ایک پلان کر رہا ہے، وہ خود وہاں پر بہانہ بنا کر پاکستان پر الزام لگائے گا لیکن یہ دنیا جانتی ہے جناب سپیکر! کہ دونوں ایٹمی طاقتیں ہیں، اگر یہ جنگ چھڑتی ہے تو جیتنے والا کوئی بھی نہیں ہو گا، اس جنگ سے نہ صرف پاکستان ہندوستان بلکہ دنیا کے اور بہت سارے ممالک متاثر ہو سکتے ہیں، میرا خیال نہیں ہے کہ دنیا اس کو اتنا لائٹ لے گی، یہ ایشو بڑا Important بن چکا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ مودی نے جو غلطی کی ہے، اس غلطی کی وجہ سے کشمیر Flash point بن گیا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اب اس کی آزادی کا وقت آ گیا ہے اور اس کی آزاد ہونے کا وقت آ گیا ہے، یہ بھارت کے پاس آخری پتا تھا اور اب انشاء اللہ جو کرنا ہے، دنیا نے کرنا ہے اور پاکستان نے کرنا ہے جناب سپیکر! میں آخری جو بات کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر! وہ یہ کہ پاکستان کوئی عراق نہیں ہے، نہ پاکستان کوئی دوسرا ملک ہے ایسا جو ہمارے سامنے رہے ہیں، جن کا حشر ہم نے بھی دیکھ لیا، پاکستان ایک ایٹمی ملک بھی ہے لیکن ساتھ ساتھ پاکستان کی پروفیشنل فوج ہے، ایک عظیم فوج ہے جس نے دہشت گردی کو شکست دی ہے، اس ملک میں رہ کر اور جس نے ابھی نندن کو بھی سبق سکھایا ہے اور بھارت کو پتہ ہے کہ پاکستانی فوج کی صلاحیت کیا ہے اور پاکستان کی صلاحیت کیا ہے؟ تو جناب سپیکر! ان شاء اللہ تعالیٰ میں اپنے بھائیوں کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح ہماری قوم نے، ہمارے قبائلی بھائیوں نے اور پاکستانیوں نے مل کر آزاد کشمیر آزاد کیا تھا، ان شاء اللہ جب یہ وقت آئے گا تو ہم سب ہوں گے، جس طرح وزیر اعلیٰ صاحب نے دو تین سپیچوں میں کہا کہ میں سپہ سالار بن کر یہاں سے جاؤں گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ جب وہ وقت آئے گا اس کے لئے بھی ہم جائیں گے لیکن جو ایمانی جذبہ اس قوم کے اندر موجود

ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس قوم کو کوئی شکست نہیں دے سکتا اور جو عظیم فوج ہمارے پاس ہے، ان شاء اللہ اس ملک کو کوئی شکست نہیں دے سکتا، ان شاء اللہ کشمیر پاکستان کا حصہ بن کر رہے گا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، تھینک یو ویری مچ۔ یہ کشمیر کی ریزولیوشن آ گئی ہے، سب کے نام لئے جائیں، ایک گورنمنٹ کے طرف سے پیش کر دیں اور ایک اپوزیشن کی طرف سے آپ پیش کر دیں یا کوئی اور پیش کر دیں۔ جی کون پیش کریں گے؟

جناب سردار حسین: لطف الرحمان۔

جناب سپیکر: لطف الرحمان صاحب! پڑھ لیں، جی شوکت یوسفزئی صاحب رول ریلیکس کروائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): رول 240 کے تحت رول 124 کو سسپنڈ کیا جائے تاکہ میں قرارداد پیش کر سکوں۔

Mr. Speaker: Under rule 240 rule 124 may be suspended to allow the honourable Minister/Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’. Those who are against it may say’No’.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the honourable Minister/Member is allowed to move the motion. Shaukat Ali Yousafzai Sahib.

قراردادیں

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ جو قرارداد میں نے اور عنایت اللہ صاحب نے فائنل کی تھی، اس میں میرے خیال سے چینجز کر دی ہیں، لطف الرحمان صاحب نے کیں یا کسی اور نے کی ہیں، کچھ چینجز کر دی ہیں تو میرے خیال سے کوئی بات نہیں، چلیں۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر کی ریاستی حیثیت سے متعلق اپنے آئین کے آرٹیکل 370 اور 35A ختم کرتے ہوئے ریاست کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا شرمناک صدارتی حکم نامہ جاری کر دیا ہے اور مقبوضہ کشمیر میں مزید ستر ہزار فوجی تعینات کر کے دفعہ 144 کے تحت غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو لگا دیا گیا ہے اور ساتھ ہی نوے سالہ حریت پسند رہنما سید علی گیلانی اور دیگر

یاسین ملک، میر واعظ عمر فاروق سمیت اعلیٰ قیادت کو گرفتار اور نظر بند کر کے انسانی حقوق کی پائمالی اور سنگین جرائم کے مرتکب ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں وحشیانہ تشدد اور بربریت کے ذریعے نہتے کشمیریوں کا جینا دوبھر کر رکھا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں پاکستان کے زیر کنٹرول آزاد کشمیر کے مختلف علاقوں میں لائن آف کنٹرول کی مسلسل خلاف ورزیوں کے ذریعے اشتعال انگیزی اور دراندازی کی بھی مرتکب ہو رہی ہے، ان حالات میں بارڈر کے آر پار عوام میں شدید اضطراب کی کیفیت ہے۔

جناب سپیکر! جس دن بھارت نے مسئلہ کشمیر کی حیثیت بدلنے کے لئے آرٹیکل 370 اور 35A ختم کیا اور وفاقی حکومت نے جس انداز میں سفارتی جنگ لڑی اور ان کی کوششوں سے سیکورٹی کونسل کا بند کمرے کا اجلاس ہوا، اس میں مسئلہ کشمیر کو نہ صرف متنازعہ ایشو تسلیم کیا گیا بلکہ عالمی فورم پر بھی اجاگر ہوا۔ لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ مقبوضہ کشمیر اقوام عالم میں ایک متنازعہ ریاست کی حیثیت رکھتا ہے اور بھارتی حکومت کے یہ جارحانہ اقدامات اقوام متحدہ کے چارٹر کی کھلی خلاف ورزی ہے، اقوام عالم میں مظلوم کشمیریوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھائے اور خطے میں بھارت کے بڑھتے ہوئے جارحانہ عزائم کے خلاف حکومت پاکستان، اقوام متحدہ، او آئی سی سمیت علاقائی اور عالمی فورم پر کشمیر کا مقدمہ لڑے۔

جناب سپیکر! یہ قرارداد مولانا لطف الرحمان صاحب کی طرف سے ہے، سردار یوسف زمان صاحب کی طرف سے، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، عنایت اللہ خان صاحب، حمیرا خاتون صاحبہ، محمد کریم کنڈی صاحب، نعیم خان تنولی صاحب، حاجی قلندر خان لودھی صاحب، سردار حسین بابک صاحب اور میری طرف سے، شوکت یوسفزئی

<u>جناب سپیکر:</u> جی لطف الرحمان صاحب، ریزولیوشن کی کاپی دیں لطف الرحمان صاحب کو۔

<u>مولانا لطف الرحمان:</u> شکریہ جناب سپیکر! بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مقبوضہ کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کرنے کی آڑ میں مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم کے خلاف مذمتی قرارداد: ہرگاہ کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکومت مقبوضہ کشمیر کی ریاستی حیثیت سے متعلق اپنے آئین کے آرٹیکل 370 اور 35A ختم کر کے

ریاست کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا شرمناک صدارتی حکم نامہ جاری کر دیا ہے اور مقبوضہ کشمیر میں مزید ستر ہزار فوجی تعینات کر کے دفعہ 144 کے تحت غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو لگا دیا گیا اور ساتھ ہی نوے سالہ حریت رہنما سید علی گیلانی، یاسین ملک اور میر واعظ عمر فاروق سمیت اپنی قیادت کو گرفتار اور نظر بند کر کے انسانی حقوق کی پائمالی کی سنگین جرائم کی مرتکب ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں وحشیانہ تشدد اور بربریت کے ذریعے نہتے کشمیریوں کا جینا دوبھر کر رکھا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں پاکستان کے زیر کنٹرول آزاد کشمیر کے مختلف علاقوں میں (ایل او سی) لائن آف کنٹرول کی مسلسل خلاف ورزیوں کے ذریعے اشتعال انگیزی اور دراندازی کی بھی مرتکب ہو رہی ہے، ان حالات میں بارڈر کے آر پار عوام میں شدید اضطراب کی کیفیت ہے۔

جناب سپیکر! جس دن بھارت نے مسئلہ کشمیر کی حیثیت بدلنے کے لئے آرٹیکل 370 اور 35A ختم کیا اور وفاقی حکومت نے جس انداز میں سفارتی جنگ لڑ رہی ہے اور ان کی کوششوں سے سیکورٹی کونسل کا بند کمرے کا اجلاس منعقد ہوا اور اس میں مسئلہ کشمیر کو نہ صرف متنازعہ ایشو تسلیم کیا گیا بلکہ عالمی طور پر اجاگر کیا، لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ مقبوضہ کشمیر اقوام عالم میں ایک متنازعہ ریاست کی حیثیت رکھتا ہے، بھارتی حکومت کا یہ جارحانہ اقدامات اقوام متحدہ کے چارٹر کی کھلی خلاف ورزی ہے، اقوام عالم میں مظلوم کشمیریوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھانے اور خطے میں بھارت کے بڑھتے ہوئے جارحانہ عزائم کے خلاف حکومت پاکستان، اقوام متحدہ، او آئی سی سمیت علاقائی اور عالمی فورم پر کشمیر کا مقدمہ لڑے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, the question before the House is that the resolution, moved by the honourable Minister/Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed unanimously.

ایک اور ریزولیوشن ہے، چونکہ Rule Relexed ہیں، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: فلور دے دیا ہے لیکن ان کا مائیک کام نہیں کر رہا ہے، دوسرا کوئی مائیک دیکھ لیں، ساتھ والا مائیک دیکھ لیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ، جناب سپیکر! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ خیبر پختونخوا میں قومی اسمبلی کی طرز پر ایک ڈسپنسری قائم کی جائے جس میں ایک مستند ڈاکٹر تعینات ہو تاکہ اسمبلی ممبران اور جملہ سٹاف کو تمام تر بنیادی علاج معالجہ اور مفت ادویات کی سہولت میسر آ سکے۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed.

Mr. Speaker: Mohtarama Aisha Bano, please move your resolution.

محترمہ عائشہ بانو: بہت بہت شکریہ، سپیکر صاحب! "ہر گاہ کہ صوبے میں بڑھتی ہوئی نفسیاتی-----

جناب سپیکر: جی۔

میاں نثار گل: پوائنٹ آف آرڈر ہے، جناب سپیکر صاحب! سر کشمیر کی ریزولیوشن تھی، اس لئے میں نے آواز نہیں اٹھائی، ایک دن میں ادھر بات کر رہا تھا تو شوکت یوسفزئی صاحب اٹھے انہوں نے کورم کی نشاندہی کی اور میری بات آدھی رہ گئی، ابھی آج میں کورم کی نشاندہی کر رہا ہوں کہ کورم پورا نہیں ہے اور آپ گنتی کروالیں، یہ اس لئے بدلہ لے رہا ہوں کہ آپ نے کورم کی نشاندہی کی تھی، میری بات آدھی رہ گئی تھی اور میں باہر چلا گیا تھا (تالیاں) پہلے میں کشمیر کی وجہ سے خاموش بیٹھا ہوا تھا، آپ کورم گن لیں، پھر کارروائی چلائیں۔

جناب سپیکر: ویسے اجلاس اپوزیشن کا ہے اور کورم پورا کرنا آپ کی ذمہ داری تھی، کاؤنٹ کریں (مداخلت) جی واپس لے سکتے ہیں (مداخلت) اب تیر چل گیا ہے، وہ واپس نہیں ہو سکتا، کل ان شاء اللہ تمام ممبران سے میری گزارش ہے کہ وہ ضرور تشریف لائیں تاکہ جو کشمیر کے ساتھ ہم نے یکجہتی کا اظہار کرنا ہے اور ان شاء اللہ اسی ہاؤس سے ہم فرنٹ گیٹ سے جائیں گے اور خیبر روڈ تک ان شاء اللہ وہاں پہ مارچ کریں گے، میری ایک اور گزارش ہے درانی The sitting is adjourned till 10:30 am

صاحب! کہ کل کوئسچنز آور سسپنڈ کر دیں، کوئسچنز آور کل کے لئے سسپنڈ کر دیں، ٹائم نہیں ہوگا، جمعہ بھی ہے، کل کے لئے کوئسچنز آور سسپنڈ کرتے ہیں، باقی بعد میں۔

Mr Speaker: The sitting is adjourned till 10:30 am 30th August, 2019.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 30 اگست 2019ء صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)